www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.ir

مناسک حج

اردو

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای حاج السید علی الحسینی سیستانی مدظلہ العالی

(کے فتاوی کے مطابق)

بسم الله الرحمن الرحیم

حج کی رسومات (علی الحسینی السیستانی فتویٰ)

مصنف:

آیت اللہ العظمی سید علی حسینی سیستانی

پرنٹ کردہ پبلیشر:

دفتر حضرت آیہ اللہ العظمی سیستانی

ڈیجیٹل پبلشر:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان نئ اسلامی

براؤز کریں

براؤز کریں ----- ۵

حج کی رسومات (علی الحسینی السیستانی فتویٰ) ----- ۸

کتاب کی وضاحتیں ----- ۸

اشارہ ----- ۸

وجوب حج ----- ۱۲

شرائط وجو ب حج ----- ۱۷

حج کی وصیت ----- ۶۴

نیابت کی احکام ----- ۸۴

مستحب حج ----- ۱۰۴

عمرہ کی اقسام ----- ۱۰۶

حج کی قسمیں ----- ۱۱۳

احرام کی میقات ----- ۱۳۰

میقات کی احکام ----- ۱۳۶

احرام کا طریقہ ----- ۱۴۸

احرام میں ترک کی جانی والی چیزیں ----- ۱۶۳

شکار کی کفارات ----- ۱۷۰

محرمات حرم ----- ۲۱۷

کفاری کی جانور ذبح کرنی کی جگہ ----- ۲۲۱

کفارہ کا مصرف (کفارہ خرچ کرنی کی جگہ) ----- ۲۲۲

طواف ----- ۲۲۳

شرائط طواف ----- ۲۲۴

واجبات طواف ----- ۲۳۹

طواف میں زیادتی ----- ۲۴۸

چکروں کی تعداد میں شک ----- ۲۵۱

نماز طواف ---- ۲۵۷
سعی ---- ۲۶۳
احکام سعی ---- ۲۶۷
سعی میں شک ---- ۲۷۲
تقصیر ---- ۲۷۴
احرام حج ---- ۲۷۷
وقوف عرفات ---- ۲۸۲
وقوف مزدلفہ (مشعر) ---- ۲۸۸
دونوں یا کسی ایک وقوف کو حاصل کرنا ---- ۲۹۲
منی اور اس کی واجبات ---- ۲۹۴
منی میں قربانی ---- ۳۰۰
حج تمتع کی قربانی کا مصرف ---- ۳۱۲
۳ حلق یا تقصیر ---- ۳۱۴
حج کا طوا ف، نماز طواف اور سعی ---- ۳۱۸
طواف النساء ---- ۳۲۲
منی میں رات گزارنا ---- ۳۲۷
رمی جمرات ---- ۳۳۱
مصدود کی احکام ---- ۳۳۵
محصور کی احکام ---- ۳۴۰
مستحبات احرام ---- ۳۴۸
مکروہات احرام ---- ۳۵۱
حرم میں داخل ہونی کی مستحبات ---- ۳۵۲
مکہ مکرمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہو نی کی آداب ---- ۳۵۳
نماز طواف کی آداب ---- ۳۵۵
سعی کی آداب ---- ۳۵۷
احرام سی وقوف عرفات تک کی آداب ---- ۳۶۲

وقوف عرفات کی آداب ---- ۳۶۴
وقوف مزدلفہ کی آداب ---- ۳۶۶
رمی جمرات کی مستحاب ---- ۳۶۸
قربانی کی آداب ---- ۳۷۰
حلق سر مونڈوانی کی مستحبات ---- ۳۷۱
حج کی طواف اور سعی کی آداب ---- ۳۷۲
ایام منیٰ کی آداب ---- ۳۷۴
مکہ معظمہ کی آداب ---- ۳۷۵
طواف وداع ---- ۳۷۸
کہ بارہ میل مرکز ---- ۳۸۰

حج کی رسومات (علی الحسینی السیستانی فتویٰ)

کتاب کی وضاحتیں

نردجیکرن:حسینی سیستانی، علی، ۱۳۰۹-

کتاب کا عنوان و مصنف : مناسک ا لحج/فتاوی علی الحسینی السیستانی.

نردجیکرن اشاعت:قم: مکتب آیه الله العظمی السیدالسیستانی، ۱۴۲۶ق. =۲۰۰۵م. =۱۳۸۴.

نوٹ:اردو

صفحات کی تعداد: ۳۷۲ صفحه

موضوع:حج.

موضوع:فقه جعفری-- رساله علمیه.

شناسه افزوده:دفتر حضرت آیت الله العظمی سیستانی دام ظله

ص: ۱

اشاره

مناسک حج

اردو

ص: ۳

مناسک ا لحج

فتاوی علی الحسینی السیستانی

ص: ۴

وجوب حج

هر صاحب شرائط مکلف پر حج واجب هی اور اس کا واجب هونا قرآن اور سنت قطعیه سی ثابت هی (شرائط کا بیان آگی آئی گا)

حج ارکان دین می سی ایک رکن هی اور اس کا وجوب ضروریات دین می سی هی حج کی وجوب کا اقرار کرتی هوئی اس کا ترک کرنا گناه کبیره هی جب که خود حج کا انکار اگر کسی غلطی یا شک و شبه کی وجه سی نه هو تو کفر هی پروردگار عالم قرآن مجید می ارشاد فرماتا هی:

و لله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا و من کفر فان الله غنی عن العالمین

اور لوگو پر واجب هی که محض خدا کی لیی خانه کعبه کا حج کریں جنهیں وهاں تک پهنچنی کی استطاعت هو اور جس نی استطاعت کی باوجود حج سی انکار کیا تو خدا ساری جهاں سی بی نیاز هی (آل عمران آیت ۹۷) شیخ کلینی رحمه الله علیه معتبر ذرائع سی حضرت امام جعفر صادق سی روایت کرتی هیں که امام نی فرمایا: جو شخص حج الاسلام کیی بغیر مرجائی جب که اس کا حج نه کرنا کسی قطعی ضرورت، بیماری یا حکومت کی طرف سی رکاوٹ کی وجه سی نه هو تو اس کی موت یهودی یا نصرانی کی موت هوگی

اس موضوع پر بهت زیاده روایتیں هیں جو حج کی وجوب پر

دلالت کرتیہ ہیہ مگر ہم اختصار کی خاطر ان کو پیش نہیہ کر رہی ہیہ ہ اور اپنی مقصد کی خاطر مذکورہ بالا آیت اور روایت پر ہی اکتفا کر رہیہ ہیہہ

شریعت مقدسہ میہ ہر مکلف پر حج ایک مرتبہ واجب ہی جسی حج الاسلام کہا جاتا ہیہ بعض اوقات ممکن ہی کہ حج ایک یا زیادہ مرتبہ واجب ہو جائی مثلا کسی کی بدلی حج کرنی یا اجیر وغیرہ بننی کی صورت میہ ہجس کا بیان آگی آئی گاہ

مسئلہ نمبر ۱ہ

جب شرائط ثابت ہونی کی صورت میہ حج واجب ہوجائی تو حج واجب فوری ہیہ لہذا استطاعت کی پہلی سال ہی حج کی ادائیگی واجب ہی چنانچہ اگر مکلف پہلی سال حج نہ کری تو دوسری سال انجام دی ہ اسی طرح آئندہ سالوہ میہ عدم

ادائیگی کی صورت میں وجوب باقی رہی گا ۔حج کی واجب فوری ہونی کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ جیسا کہ علماء میں مشہور ہی کہ واجب فوری ہونا شرعی ہی۔

۲۔ احتیاط کی بنا پر واجب فوری ہونا عقلی ہی تا کہ واجب میں بلا عذر تاخیر کی وجہ سی عذاب کا مستحق نہ ہو۔

ان میں سی پہلی صورت احوط اور دوسری صورت اقوی ہی لھذا اگر یہ اطمینان نہ ہونی کی باوجود کہ آئندہ حج انجام دو گا پر بی جلدی نہ کری تو اگر بعد میں انجام دی بی دی تو گستاخ قرار پائی گا اور عدم ادائیگی کی صورت میں گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا۔

(۱) جب حج واجب ہو جائی تو اس کی مقدمات و وسائل کو

اس طرح تیار کرنا ضروری که حج کو وقت پر ادا کیا جا سکی۔ اگر قافلی متعدد ہو۔ اور اطمینان ہو که جس کی سات۔ بلی جاؤ۔ گا حج ادا ہوجائیگا تو مکلف کو اختیار ہی که جس کی سات۔ مرضی ہو جائی اگر چه بهتر یه ہی که جس کی سات۔ زیاده اطمینان ہو اس کی سات۔ جائی اور ایسی قافلی کی سات۔ تاخیر کرنا جائز نہیں۔ ہی سوائی اس کی که اطمینان ہو که دوسرا قافله مل جائی گا جس کی سات۔ جانا اور حج کرنا ممکن ہوگا اسی طرح خشکی، بحری اور ہوائی راستی سی جانی کی باری میں۔ بلی یهی حکم ہی۔

(۳) اگر استطاعت ہونی کی بعد اسی سال حج پر جانا واجب ہوجائی اور کوئی شخص اس اطمینان کی سات۔ که تاخیر کی باوجود اسی سال حج کر سکی گا جانی میں۔ تاخیر کری لیکن اتفاقا کسی تاخیر کی وجه سی حج نه کر سکی تو تاخیر کرنی میں۔ معذور شمار

ہوگا اور اظہر یہ ہی کہ حج اس کی ذمہ ثابت نہ ہو گا اسی طرح دوسری ان تمام موارد میں اگر کسی اتفاق کی وجہ سی حج نہ سکی تو معذور سمجھا جائی گا بشرطیکہ اس کی طرف سی کوئی کوتاہی اور کمی نہ ہوئی ہو

شرائط وجو ب حج

۱۔بلوغت: نابالغ پر حج واجب نہیں ہی چاہی وہ قریب بلوغ ہی کیوں نہ ہو لہذا اگر بچہ حج کری تو یہ حج ،حج الاسلام کی کفایت نہ کری گا اگر چہ اظہر یہ ہی کہ اسکا حج صحیح ہی

(۴) جب ایک بچہ گر سی حج کرنی کی لیی نکلی اور میقات پر احرام باندنی سی پہلی بالغ ہو جائی اور مستطیع ہی ہو جائی چاہی استطاعت اسی جگہ حاصل ہوئی ہو تو بلا اشکال اس کا حج ،

حج الاسلام شمار هوگا اسی طرح اگر احرام باندھی سی پهلی مزدلفه وقوف سی پهلی بالغ هو جائی تو اپنی حج کو تمام کری اور اقوی یه هی که یه حج بھی حج الاسلام شمار هوگا۔

(۵) اگر کوئی اپنی آپ کو نابالغ سجھتی هوئی مستحب حج کری اور حج کی بعد یا حج کی درمیان پته چلی که وه بالغ هی تو یه حج ،حج الاسلام شمار هوگا لهذا اسی کو کافی سمجھی ۔

(۶) ممیز بچی پر حج کرنا مستحب هی لیکن بعید نهیں که اس کا حج صحیح هونی میں اس کی ولی کی اجازت شرط هو جیسا که فقهاء کی درمیان مشهور هی۔

(۷) بالغ شخص کی حج کی صحیح هونی میں والدین کی اجازت مطلقا ضروری نهیں هی لیکن اگر اس کی مستحب حج پر جانی سی مالی پاب میں سی کسی ایک کو اذیت هو مثلا اگر وه راستی

میں پیش آنی والی خطرات سی ڈرتی ہوں اور اس بناپر انہیں اذیت ہو تو اس شخص پر حج کی لیی جانا جائز نہیں ہی

(۸) غیر ممیز بچه یـا بچی کی ولی کی لئی مستحب هی که وه ان کـو حـج کرائی اس طرح که ان کو احرام بانـدیں، ان کو تلـبیه کهلوائی اور اگر وه سیکهنی کی قابـل هوں تو انهیں سکهائی (یعنی جو بولی انهیں کهنی کو کهی وه کهه سکیں) اور اگر سکهانی کی قابـل نه هوں تو خود ان کی جانب سـی تلبیه کهی اور احرام والی شـخص کا، جن چیزوں سـی بچنا واجب هی بچی کی ولی کی لیی جائز هی که اگر وه فـخ کی راستی سـی جارها هو تو مقام فـخ تک بچی کی سـلی هوئی کپڑی یا جو ان کی حکم میں آئی انهیں اتارنی میں تاخیر کری ، افعال حج میں سی جنهیں یه بچه یا بچی انجام دی سکتی هوں اس کو انجام دینی کو کهی اور جو انجام

نه دی سکتی ہو ان کو خود ولی اس کی نیابت میں انجام دی، ان کو طواف کرائی، صفا و مروہ کی درمیان سعی کرائی، عرفات اور مشعر میں وقوف کرائی، اگر بچہ یا بچی رمی (کنکر مارنی) کرنی پر قادر ہو تو اسی رمی کرنی کو کہی اور قادر نہ ہو تو اس کی طرف سی خود رمی کری نماز طواف پڑھی، سر مونڈنی اور دیگر اعمال کا بدلی حکم یہی ہی

(۹) غیر ممیز بچی کا ولی بچی کو احرام پہنا سکتا ہی چاہی خود احرام پہنی ہوئی بدلی ہو

(۱۰) اظہر یہ ہی کہ غیر ممیز بچی کا ولی، جس کی لیی بچی کو حج کرانا مستحب ہی، وہ شخص ہی جس کی پاس بچی کی دیکھ بھال اور سرپرستی کا اختیار ہو، چاہی وہ ما ں باپ ہو یا کو ئی اور اس کی تفصیل "کتاب النکاح" میں بیان ہوئی ہی

(۱۱) بچی کی حج کی اخراجات اگر عام اخراجات سی زیادہ ہو تو زائد مقدار ولی کی ذمی ہوگی لیکن اگر بچی کی حفاظت کی خاطر یا مصلحتا ساتھ جانا ضروری ہو اور حج کی اخراجات، سفر کی اخراجات کی نسبت زیادہ ہو تو بچی کی مال سی صرف سفر کی اخراجات لیی جا سکتی ہیں ،حج کرانی کی اخراجات نہیں

(۱۲) غیر ممیز بچی کی قربانی کا خرچہ ولی کی ذمہ ہی اسی طرح بچی کی شکار کا کفارہ بھی ولی کی ذمہ ہی لیکن وہ کفارات جو موجبات کفارہ کو عمدا انجام دینی کی وجہ سی ہوتی ہیں ظاہر یہ ہی کہ بچی کی انجام دینی کی وجہ سی نہیں ہوتی چاہی بچہ ممیز کیوں نہ ہو لہذا ان کفارات کی ادائیگی نہ ولی کی ذمہ ہی اور نہ ہی بچہ کی مال سی نکالنا واجب ہی

۲ عقل: دیوانی شخص پر حج واجب نہیں ہی لیکن جسی دیوانگی کی دوری پتی ہو اور اس کی یک ہونی کا زمانہ اتنا ہو کہ حج سی متعلق ابتدائی امور اور افعال حج انجام دی سکتا ہو مزید یہ کہ مستطیع بنی ہو تو اس پر حج واجب ہی چاہی باقی اوقات میں دیوانہ رہی اسی طرح دیوانگی ایام حج میں ہوتی ہی تو واجب ہی کہ صحت کی حالت میں نائب مقرر کری

۳ آزادی:

۴استطاعت: اس میں چند چیزیں معتبر ہیں:

(الف) وقت وسیع ہو یعنی مقدس مقامات (مکہ) پر جانی اور واجب اعمال انجام دینی کی لئی وقت کافی ہو لہذا اگر مال یا باقی شرائط ایسی وقت میں حاصل ہو کہ مکہ جانی اور واجب اعمال بجا لانی کی لئی وقت کافی نہ ہو یا وقت تو وسیع ہو لیکن

اتنی زحمتی ہو جو عام طور پر برداشت نہی کی جاتی ہو تو حج واجب نہی ہوگا اس صورت می مال کو اگلی سال تک سنبھالنی کی واجب ہونی سی متعلق حکم مسئله ۳۹ می دیکھی (ب) جسمانی صحت اور توانائی رکھتا ہو لهذا اگر بیماری یا بڑھاپی کی وجه سی مقامات مقدسه (مکه) جانی کی قدرت نه رکھتا ہو یا سفر کر سکتا ہو مگر وہا مثلا شدید گرمی کی وجه اتنی مدت رہ نه سکتا ہو که اعمال حج انجام دی سکی یا وہا رہنا اس کی لئی شدید زحمت اور تکلیف کا سبب بنتا ہو تو اس پر خود حج پر جانا واجب نہی لیکن مسئله ۶۳ می مذکوره تفصیل کی مطابق نائب بنانا واجب ہو جائی گا

(ج) راسته خالی ہو یعنی راسته کھلا اور پر امن ہو لهذا راستی می کوئی ایسی رکاوٹ یا جان و مال و عزت کا خطره نه ہو جس کی وجه

سی میقات یا دوسری مقدس مقامات تک پھنچنا، نا ممکن ھو ورنہ حج واجب نھیں ھوگا یہ جانی کا حکم ھی جبکہ واپسی کا مفصل حکم آگی آئی گا واپسی کی خرچی کی تفصیل مسئلہ (۲۲) کی طرح، احرام باندھنی کی بعد، بیماری، دشمنی یا کسی اور وجہ سی مکلف کا مقدس مقامات کی زیارت کو نہ جا سکنی سی متعلق مخصوص احکام کا ذکر، انشاء اللہ مصدود و محصور کی بحث میں ھوگا

(۱۳) اگر حج کی لئی دو راستی ھوں دور والا۔ پر امن اور نزدیک والا پر خطر ھو تو اس صورت میں حج ساقط نھیں ھوگا بلکہ پر امن راستی سی حج پر جانا واجب ھو گا چاھی وہ راستہ دور والا ھی ھو لیکن اگر دور والی راستی سی جانی کی وجہ سی کئی شھروں سی گزرنا پڑی اور عام تاثر یہ نہ ھو کہ راستہ کھلا اور پر امن ھی تو

اس پر حج واجب نہیں ہوگا۔

(۱۴) اگر کسی کی پاس اپنی شہر میں مال ہو جو حج پر جانی کی وجہ سی ضائع ہو جای گا اور اس مال کا ضائع ہونا اس شخص کی لئی بہت زیادہ ضرر اور نقصان کا باعث بنی تو حج پر جانا واجب نہیں ہی۔

اگر حج کو انجام دینا حج سی زیادہ اہم واجب یا حج کی مساوی واجب کی چھوٹنی کا سبب بنی (مثلا ڈوبتی ہوئی یا جلتی ہوئی شخص کو بچانا واجب ہی) تو حج کو چھوڑ کر زیادہ اہم واجب کام انجام دی اور اگر حج کی وجہ سی حج کی مساوی واجب کام چھوڑ رہا ہو تو مکلف کو اختیار ہی چاہی حج کری یا دوسری واجب کو انجام دی بعینہ یہی حکم ہی کہ جب حج کو انجام دینا ایسی حرام کام کو انجام دینی پر موقوف ہو کہ جس

سی بچنا حج سی زیادہ اہم یا حج کی مساوی ہو

(۱۵) اگر کوئی شخص حج کی وجہ سی کوئی اہم کام چھوڑ جانی یا ایسا حرام کام کہ جس سی بچنا حج سی اہم ہو انجام دی کر حج کری تو گویا کہ یہ شخص اہم واجب کو چھوڑنی اور حرام کام کو سرانجام دینی سی گنہگار ہوگا مگر ظاہر ہی کہ اس کا حج ،حج الاسلام شمار ہو

گا بشرطیکہ باقی تمام شرائط موجود ہو یہ حکم ان دو شخص میں فرق نہیں رکھتا کہ جس شخص پر حج پہلی سی واجب ہو یا جس کی استطاعت کا پہلا سال ہو

(۱۶) اگر راستی میں کوئی دشمن موجود ہو کہ جسی ہٹانا پیسی دینی پر موقوف ہو تو اگر پیسی دینی کی وجہ سی زیادہ نقصان اٹھانا پڑی تو دشمن کو پیسی دینا واجب نہیں ہی اور اس سی حج ساقط ہو

جائی گا ورنہ پیسی دینا واجب ہوگا لیکن دشمن کو راضی کرنی اور راستہ کھولنی کی لیی پیسی دینا واجب نہیں ہی

(۱۷) اگر سفر حج مثلا صرف بحری راستی پر منحصر ہوجائی اور عقلاء کی نزدیک اس سفر میں غرق یا مرض لاحق ہونی یا اسی طرح کا کوئی اور مسئلہ یا پریشانی و خوف لاحق ہو جانی کا احتمال ہو کہ جسی برداشت کرنا مشکل ہو اور علاج بھی ممکن نہ ہو تو وجوب حج ساقط ہوجائیگا لیکن اگر اس کی باوجود حج کیا جائی تو اظہر یہ ہی کہ حج صحیح ہوگا

(د) نفقہ (اخراجات) جسی زاد و راحلہ بھی کہا جاتا ہی، رکھتا ہو زاد سی مراد ہر وہ چیز جس کی سفر میں ضرورت ہو مثلا کھانی پینی یا دوسری ضروریات سفر کی چیزیں، اور راحلہ سی مراد سواری ہی زاد و راحلہ کی لیی لازم ہی کہ وہ انسان کی حیثیت کی

مطابق ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ خود راحلہ رکھتا ہو بلکہ کافی کہ اتنی مقدار میں مال (چاہی نقد رقم ہو یا کسی اور صورت میں) رکھتا ہو جس سی زاد و راحلہ مہیا کر سکی ۔

(۱۸) سواری کی شرط اس وقت ہی جب اس کی ضرورت ہو لیکن اگر کوئی شخص بغیر زحمت و مشقت پیدل چل سکتا ہی اور پیدل چلنا اس کی شان کی خلاف بھی نہ ہو تو پھر سواری کی شرط نہیں ۔

(۱۹) ضروریات سفر اور سواری کا معیار وہ ہی جو فعلا موجود ہو لہذا کسی پر استطاعت اس جگہ حاصل ہونی میں ہی جہاں انسان مقیم ہی نہ کہ اسکی آبائی شہر میں، لہذا اگر مکلف تجارت یا کسی اور وجہ سی کسی دوسری شہر جائی اور وہاں ضروریات سفر اور سواری یا اتنی نقدی مہیا ہو کہ حج کر سکی تو حج واجب ہو

جائی گا اگر چه وه اپنی شهر میں هوتا تو مستطیع نه هوتا

(۲۱) مکلف کی اگر کوئی جائداد هو جسی صحیح قیمت پر خریدنی والا۔ نه مل رها هو اور حج کرنا اس کو بیچنی پر موقوف هو تو بیچنا واجب هی چاهی کم قیمت پر بیچنا پڑی لیکن اگر کم قیمت پر بیچنا زیاده نقصان کا باعث هو تو واجب نهیں هی اگر حج کی اخراجات استطاعت والی سال کی نسبت آئنده سال زیاده هوں مثلا اس سال سواری کا کرایه زیاده هو تو حج کو آئنده سال تک ملتوی کرنا جائز نهیں هی جیسا که گزشته مسائل میں بیاں هو چکا هی که حج کو استطاعت کی سال میں ادا کرنا واجب هی

(۲۲) حج کی واجب هونی میں واپسی کا خرچ اس وقت شرط هی جب حاجی وطن واپس آنی کا اراده رکھتا هوں لیکن اگر اراده نه هو اور کسی دوسری شهر میں رهنی کا اراده هو تو ضروری هی که

اس شهر میں واپسی کا خرچه رکھتا هو چنانچه وطن واپسی کا خرج رکھنا ضروری نهیں هی اسی طرح جس شهر میں جانا چاهتا هی اگر اس کا خرچ اپنی شهر سی زیاده هو تو اس شهر کا خرچ رکھنا ضروری نهیں بلکه اپنی وطن واپس لوٹنی کا خرچ حج کی واجب هونی کی لیی کافی هی سوائی اس کی که (دوسری) شهر میں رهنی پر مجبور هو (تو اس دوسری شهر تک پهنچنی کا خرچ شرط قرار پائی گا)

(ه) رجوع به کفایه یعنی حج سی واپس آکر اپنی اور اپنی اهل و عیال کی خرچ کا انتظام اس طرح کر سکتا هو که مبادا وه دوسروں کی مدد کی محتاج نه هو جائیں یا زحمت و مشقت میں نه پڑ جائیں خلاصه یه هی که مکلف کو حج پر جانی کی وجه سی اپنی یا اپنی اهل وعیال کی فقر و تنگدستی میں مبتلا هونی کا خوف نه هو

چنانچه اس شخص پر حج واجب نہیں ہی جو صرف ایام حج میں کما سکتا ہو اور اگر وہ حج پر چلا جائی تو کسب معاش نہیں کر پائی گا جس کی وجہ سی پورا سال یا بعض ایام میں زندگی کی اخراجات کو پورا نہیں کر سکی گا اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہی جس کی پاس اتنا مال ہو جو حج کی اخراجات کی لیی تو کافی ہو لیکن وہی مال اسکی اور اس کی عیال کی گزاری کا ذریعہ ہو اور وہ اپنی شان کی مطابق کسی اور ذرائع سی مال نہ کما سکتا ہو اس مسئلہ سی یہ واضح ہو جاتا ہی کہ حج کی لیی ضروریات زندگی کی چیزیں بیچنا واجب نہیں ہی اور نہ ہی جو کیفیت اور کمیت (مقدار) کی لحاظ سی اس کی حیثیت کی مطابق ہوں لہذا اگر رہائشی گھر، عمدہ لباس اور گھر کا اثاثہ حیثیت کی مطابق ہوں اور اسی طرح کسب معاش

میں کام آنی والی آلات کاریگری یا کتابیں جو اهل علم کی لیی لازمی ہوں تو ان کو بیچنا واجب نہیں ہی خلاصه یه ہی که جو چیز انسان کی زندگی کی لیی ضروری ہو اور حج کی خاطر ان کی استعمال سی زحمت و مشقت کا سامنا ہو تو ان چیزوں کی وجه سی مکلف مستطیع نہیں ہوگا لیکن اگر مذکوره چیزیں ضرورت سی اتنی زیاده ہوں جو حج کی خرچ کی لیی کافی ہوں یا اگر کافی نه ہوں لیکن دوسرا مال موجود ہو جس کو ملا کر حج کا خرچ پورا کیا جا سکتا ہو تو یه شخص مستطیع شمار ہوگا اور اس پر حج واجب ہوگا چاہی ضرورت سی زیاده چیزوں کو بیچ کر حج کی اخراجات پوری کرنا پڑیں بلکه اگر کوئی بڑا گھر رکھتا ہو جسی بیچ کر اس سی کم قیمت پر ایسا گھر مل سکتا ہو جسمیں وه اور اسکی اهل و عیال بغیر زحمت اور تکلیف کی زندگی گزار سکتی ہوں اور زائد رقم حج

پر جانی اور آنی اور اهل و عیال کی خرچی کی لیی کافی هو یا اگر کافی نه هو لیکن کچھ مال ملا کر کافی هو تو بھی گھر کو بیچ کر حج پر جانا واجب هوگا

(۲۳) اگر ضرورت کی ایسی چیز جسی بیچ کر حج پر جانا واجب نه هو تو جب ضرورت کچھ عرصی بعد ختم هو جائی تو حج واجب هوجائیگا چاهی اسی بیچ کر جانا پڑی مثلا عورت کی پاس زینت کی لیی زیور هو جن کی اسی ضرورت هو اور بعد میں بھائی یا کسی اور وجه سی ضرورت نه رهی تو اس صورت میں حج واجب هی چاهی اسی زیورات بیچ کر جانا پڑی

(۲۴) اگر کسی کا ذاتی مکان هو اور اسی رهنی کی لی ایسی جگه مل جائی جسمیں بغیر تکلیف یا کسی حرج کی زندگی گزار سکتا هو مثلا وقف والی جگه هو جسمیں وه ره سکتا هو اور اس کی هاتھ سی نکل

جان کا خوف نہ ہو تو جب گھر کی قیمت حج کی اخراجات کی لیی کافی ہو یا اگر کافی نہ اور دوسرا مال موجود ہو جسی ملا کر اخراجات حج پوری کیی جا سکتی ہو، تو حج کرنا واجب ہی چاہی اپنی گھر کو بیچنا پڑی، کتب علمی اور دوسری ضرورت کی چیزیں بڑی اسی حکم میں ہیں

(۲۵) اگر کوئی سفر حج کا پورا خرچہ رکھتا ہو اور گھر، شادی کی ضرورت یا دوسری وسائل زندگی کی ضرورت یا کوئی اور ضرورت ہو تو اگر حج پر مال خرچ کرنا تکلیف کا سبب بنی تو حج واجب نہیں گا، ورنہ واجب ہو گا

(۲۶) اگر انسان کا اپنا مال کسی کی ذمہ قرض ہو اور تمام اخراجات حج یا بعض اخراجات حج کی لیی اس مال کی ضرورت تو درج ذیل صورتوں میں اس پر حج واجب ہوگا:

(الف) قرض کی مدت تمام ہو چکی ہو اور مقروض قرض دینی پر آمادہ ہو ۔

(ب) قرض کی مدت پوری ہو چکی ہو اور مقروض رقم دینی میں ٹال مٹول کر رہا ہو یا قرض ادا نہ کر رہا ہو اور اسی ادائیگی پر مجبور کرنا ممکن ہو چاہی حکومتی عدالتوں کی طرف رجوع کرنا پڑی۔

(ج) مقروض انکار کر رہا ہو ار قرض ثابت کرکی وصول کرنا ممکن ہو یا ثابت کرنا ممکن نہ ہو مگر اسکا بدل وصول کرنا ممکن ہو ۔

(د) مقروض قرض کو قبل از وقت ادا کر دی لیکن اگر یہ ادائیگی مقروض کی اس مفروضی پر موقوف ہو کہ قرض کا جلدی ادا کرنا خود مقروض کی مفاد میں ہی جیسا کہ اکثر ایسا ہوتا ہی تو ایسی صورت میں قرض خواہ پر حج واجب نہیں ہو گا۔

ص: ۲۸

درج ذیل صورتو میں اگر قرض کی مقدار کو اس سی کمتر قیمت پر فروخت کرنا ممکن هو اور یه کمی قرضدار کی لیی بںای نقصان کا سسب بںی نه هو اور اس کی فروخت سی حاصل هونی والی رقم حج کی اخراجات کی لیی کافی هو جاهی کچں اور مقـدار کو ملانی سـی هی کیوں نه هو تو اس پر حـج واجب هی لیکن اگر یه صورتیں موجود نه هوں تو اس پر حج واجب نهیں ۔

(الف) ایسا قرض جس کی مدت پوری هوئی هو لیکن مقروض اس کی ادائیگی کی استطاعت نه رکںتا هو ۔

(ب) ایسـا قرض جس کی مـدت پوری هو چکی هو مگر قرض دار ادا نهیں کر رهـا اور وصولی کی لیی مجبور بںی نهیں کیا جا سکتا یا ایسا کرنا قرض خواه کی لیی مشقت اور تکلیف کا باعث هو ۔

(ج) ایسا قرض جس کی مدت پوری هو چکی هو اور مقروض اس

قرض کا انکار کر دی اور اسی پورا وصول کرنا یا اس کا عوض حاصل کرنا بڑی ممکن نہ ہو یا قرضخواہ کی لیی مشقت آور تکلیف کا سبب بنی ۔

(د) قرض کی مدت پوری نہ ہو اور اس کی ادائیگی کو مقررہ میعاد تک موخر کرنا مقروض کی فایدی میں ہو اور وہ اسی میعاد سی پہلی ادا بڑی نہ کر سکتا ہو۔

(۲۷) پیشہ ور افراد مثلا لوہار، معمار، بڑئی وغیرہ جن کی آمدنی اپنی اور اپنی گھر والوں کی خرچی کی لیی کافی ہو تو ان پر حج واجب ہو جائیگا ۔

(۲۸) جو شخض وجوہات شرعیہ مثلا خمس اور زکوہ وغیرہ پر زندگی بسر کرتا ہو اور عام طور پر اس کی اخراجات بغیر مشقت کی پورا ہونا یقینی ہو۔ تو اگر اس کو اتنی مقدار میں مال مل جائی جو

اس کی حج کی اخراجات اور سفر اور اس کی دوران گ□ر والو□ کی خرچی کی لی کافی هو تب بعید نهی□ که اس پر حج واجب هو جائیگا اور اسی طرح اس شخص پر جس کی پوری زندگی کی اخراجات کا کفیل و ذمه دار کوئی اور شخص هو یا اس شخص پر، جو اپنی پاس موجود مال سی حج کری تو حج سی پهلی اور بعد کی زندگی می□ کوئی فرق پیدا نهی□ هو تو حج واجب هو جائیگا□

(۲۹) اگر کوئی شخص اتنی مقدار مال کا مالك بنی جو حج کی اخراجات کی لیی کافی هو مگر اسکی ملکیت متزلزل هو تو اگر یه شخص اتنی قدرت رک□تا هی که جس سی مال ملا هی اسکا حق فسخ ختم کردی چاهی اس مال می□ منتقل کرنی والی تصرف کی وجه سی یا ایسی تصرف کی وجه سی جو مال می□ تبدیلی پیدا کردی تو ظاهر هی که یه استطاعت ثابت هو جائی گی مثلا هبه اور بخشش

میں جو واپس ہونی کی قابل ہو تو ایسا ہی حکم ہی لیکن اگر حق فسخ ختم نہ کر سکتا ہو تو استطاعت مشروط ہوگی کہ وہ شخص جسی مال ملا ہی فسخ نہ کری لهذا اگر اعمال حج تمام ہونی سی پهلی یا بعد میں مال دینی والی نی فسخ کردیا تو پتہ چلی گا کہ شروع سی ہی استطاعت نہیں تی تو ظاهر یہ ہی کہ اس قسم کلی متزلزل ملکیت کی صورت میں حج کی لیی نکلنا واجب نہیں ہی سوائی اس کی کہ انسان کو اطمینان ہو نہ کہ احتمال کہ فسخ نہیں کری گا ۔

(۳۰) مستطیع کی لیی یہ واجب نہیں ہی کہ وہ اپنی ہی مال سی حج کری لهذا اگر مال خرچ کیی بغیر یا دوسری کی مال سی خواہ غصب شدہ ہو حج کری تو کافی ہی لیکن اگر طواف یا نماز طواف میں ستر پوشی کرنی والا کپڑا غصبی ہو تو احوط یہ کہ اس پر

اکتفا نه کری اگر قربانی کی رقم غصبی هو تو حج نهیں هوگا لیکن اگر قربانی اداںار خریدی اور پںر اسکی رقم غصبی مال سی ادا کری تو اس صورت میں حج صحیح هوگا

(۳۱) کسب وغیره کی ذریعی سی اپنی آپ کو حج کی لیی مستطیع بنانا واجب نهیں هی لهذا اگر کوئی کسی کو مال هبه کرتا هی جو سفر حج کی لیی کافی هو تو مال کا قبول کرنا واجب نهیں هی اسی طرح اگر کوئی کسی کو خدمت کی لیی اجیر بنانا چاهی اور وه اس اجرت سی مستطیع هو جائی تو چاهی خدمت کرنا اس کی شان کی خلاف بںی نه هو پںر بںی قبول کرنا واجب نهیں هی لیکن اگر کوئی سفر حج کی لیی اجیر هو اور اس کی اجرت سی وه مستطیع هو جائی تو اس پر حج واجب هوگا

(۳۲) اگر کوئی نیابتی حج کی لیی اجیر بنی اور اجرت کی وجه سی

خود بلی مستطیع هو جائی تو اگر حج نیابتی کو اسی سال انجام دینی کی شرط هو تو پهلی حج نیابتی انجام دی اور اگلی سال تک اسکی استطاعت باقی رهی تو اس پر حج واجب هوگا ورنه نهیں اگر حج نیابتی اسی سال انجام دینی کی شرط نه هو تو پهلی اپنا حج انجام دیں سوائی اس صورت کی که اطمینان هو که آئنده سال وه اپنا حج انجام دی سکی گا (تو اپنا حج پهلی بجا لانا واجب هی)

(۳۳) اگر کوئی شخص اتنی مقدار قرض لی جو حج کی اخراجات کی لیی کافی هو تو اس پر حج واجب نهیں هی چاهی بعد میں قرض ادا کرنی پر قادر هوں لیکن اگر قرض ادا کرنی کی مهلت اتنی زیاده هو که عقلا اس لمبی مدت کی وجه سی قرض کو قابل اعتبار نهیں سمجهتی هوں تو حج واجب هو جائی گا

(۳۴) اگر کسی کی پاس اتنا مال هو جو حج کی اخراجات کی

لیی کـافی هو اور اس مـال کی برابر قرض ب□ی هو یـا قرض ادا کرنی پر وہ مـال حـج کی اخراجات کی لیی کافی نہ رهی تو اظهر یه هی که اس پر حج واجب نهی□ هی□ اس سی فرق نهی□ پ□تا که قرض کا وقت پورا هو چکا هو یا اب□ی مدت پوری نه هـوئی هو سوائی اس کی که قرض ادا کرنی کی مهلت زیـاده هو مثلا ۵۰ سال که عقلا اسـی قابل اعتبار نهی□ سمج□تی هو□□ اس سـی فرق نهی□ پ□تا که قرض پهلی هو اور مال بعـد می□ حاصل هو یا مال پهلی هو اور قرض بعد می□ حاصل هو مگر یه که مقروض هونی می□ اس سی کوتاهی نه هوئی هو □

(۳۵) اگر کسی شخص پر خمس یا زکوه واجب هو اور اسکی پاس اتنی مقدار می□ مال هی که اگر خمس یا زکات ادا کردی تو حج کی ا خراجات کی لیی کافی نه رهی تو اس پر خمس یا زکوات ادا کرنا

واجب ہوگا اور حج واجب نہیں ہوگا اس سی فرق نہیں پڑتا کہ خمس و زکات اسی مال پر واجب ہو یا اس سی پہلی پر واجب تھا اور مال اب ملا ہو

(۳۶) اگر کسی پرحج واجب ہو اور اس خمس و زکات یا اور کوئی واجب حق ہو تو ضروری ہی کہ اسی ادا کری چونکہ سفر حج کی وجہ سی انکی ادائیگی میں تاخیر نہیں کر سکتا اگر طواف یا نماز طواف میں ساتر یا قربانی کی قمیت میں پر خمس واجب ہو تو اس کا حکم وہی ہی جو غصبی مال کا حکم ہی جو مسئلہ نمبر ۳۰ میں بیان ہو چکا ہی

(۳۷) اگر کسی کی پاس کوئی مال موجود ہو اور اسی معلوم نہ ہو کہ یہ مال حج کی اخراجات کی لیی کافی ہی یا نہیں تو احیتاط واجب کی بنا پر تحقیق کرنا واجب ہی

(۳۸) اگر کسی کی پاس اس کی دسترس سی باهر اتنا مال هو جو حج کی اخراجات کی لیی کافی هو یا دوسرا مال ملاکر جو اس کی پاس موجود هو اگر اس مال میں تصرف کرنی یا کسی کو وکیل بنا کر بیچنی پر قادر نه هو تو اس پر حج واجب نهیں هی ورنه واجب هی ۔

(۳۹) اگر کوئی سفر حج کا خرچه رکتا هو اور حج کی زمانی میں حج پر جانی پر قادر هو تو اس پر حج واجب هوجائیگا۔ اگر یه اس مال میں اتنا تصرف کری جس کی وجه سی اس کی استطاعت ختم هو جائی اور یه که اس کا جبران و تدارک بنی نه کر سکتا هو اور اس کی لیی واضح هو جو که حج کی زمانی من حج پر جانی پر قادر تها تو اظهر یه هی که حج اس کی ذمه ثابت هوجائیگا لیکن اگر اسکی لیی واضح نه هو که زمانه حج میں حج پر جانی پر قادر تها تو اظهر یه هی که حج

اسکی ذمه ثابت نهیں ہوگا۔

پهلی صورت میں جب مال میں سی اتنا خرچ کر دی جس کی وجه سی استطاعت ختم هو جائی جیسی مال کو کم قیمت پر بیچ دی یا هدیه کر دی تو یه تصرف صحیح هو گا لیکن اگر زحمت و مشقت سی بںی حج پر جانی پر قادر نه هو تو گنهگار هوگا۔

(۴۰) ظاهر یه هی اخراجات سفر اور سواری کا اس کی اپنی ملکیت میں هونا شرط نهیں هی لهذا اگر اسکی پاس ایسا مال هو جسی خرچ کرنی کی اسی اجازت هو اور یه مال حج کی اخراجات کی لیی کافی هو اور دوسری شرائط بںی موجود هوں تو حج واجب هو جائی گا لیکن حج پر جانا اس وقت واجب هوگا جب مال کو استعمال کرنی کی اجازت شرعا واپس نه لی لی جا سکتی هو یا اطمینان هو که اجازت واپس نهیں لیگا۔

(۴۱) جس طرح حج کی ہونی میں اخراجات سفر اور جاتی وقت سواری کا ہونا شرط ہی اسی طرح اعمال حج کی پورا ہونی تک ان کا باقی رہنا بھی شرط ہیں لہذا اگر حج پر جانی سی پہلی یا سفر کی دوران مال ضائع ہو جائی تو حج واجب نہیں ہوگا اور مال کی ضائع ہونی سی پتہ چلتا ہی کہ یہ شخص شروع سی ہی مستطیع نہیں تھا اسی طرح اگر کوئی مجبورا کوئی قرضہ اس کی ذمہ آجائی مثلا غلطی سی کسی کا مال تلف ہوجائی اور یہ اس مال کا ضامن ہو چنانچہ اسی یہ مال دینا پڑی تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا لیکن اگر جان بوجھ کر کسی کا مال تلف کردی تو حج ساقط نہیں ہوگا بلکہ حج اس کی ذمی باقی رہی گا لہذا اس پر حج واجب ہوگا چاہی اسی زحمت و مشقت ہی کیوں نہ برداشت کرنا پڑی اور اگر اعمال حج انجام دینی کی بعد یا

دوران میں واپسی کا خرچہ تلف ہوجائی تو اس سی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ شخص شروع سی ہی مستطیع نہیں تھا بلکہ اس کا یہ حج کافی ہوگا اور بعد میں اس پرحج واجب نہیں ہوگا۔

(۴۲) اگر کسی کی پاس حج کا خرچہ تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ حج کی لیی کافی ہی یا اس سی غافل تھا یا وجوب حج کو نہیں جانتا تھا یا وجوب حج سی غافل تھا پھر مال کی ضائع ہونی اور استطاعت کی ختم ہونی کی بعد اس کو پتہ چلا یا یاد آیا تو اگر اپنی نہ جاننی اور غفلت میں معذور تھا یعنی اس میں اس کی کوتاہی نہیں تھی تو حج اس کی ذمہ ثابت نہیں ہو گا ورنہ ظاہر یہ ہی کہ اگر باقی تمام شرائط پائی جاتی تھیں تو اس پر حج ثابت اور واجب ہو جائی گا ۔

(۴۳) جس طرح اخراجات اور سواری کی موجود ہونی سی

استطاعت پیدا هو جاتی هی اسی طرح اگر کوئی اخراجات سفر اور سواری یا اس کی قیمت بخشش کری تو اس سی بﻟی استطاعت پیدا هو جائی گی اگر اس سی فرق نهیﻟ پﻟتا که دینی والا ایک شخص هو یا کئی شخص هوﻟ لهذا اگر کوئی یه پیشکش کری که وه حج کی لیی اخراجات سفر سواری اور گﻟر والوﻟ کا خرجه فراهم کرنا اور اس کی قول پر اطمینان هو تو حج واجب هو جائی گاﻟ اسی طرح اگر کوئی مال دی تا که اسی حج میﻟ خرچ کیا جائی اور وه مال حج پرآنی ا ور جانی اور گﻟر والوﻟ کی خرچی کی لیی کافی هو تو حج واجب هو جائی گا ﻟچاهی جو مال دیا جا رها هی اس کا مالک بنا دی یا صرف اس کو استعمال کرنی کی اجازت دیﻟ لیکن متزلزل ملکیت (یعنی جو شرعا واپس لی جا سکتی هو) استعمال کرنی کی اجازت کا حکم مسئله

نمبر ۲۹ اور ۳۰ میں بیان ہو چکا ہی اگر حج کی اخراجات کی ایک مقدار موجود ہو اور باقی مقدار کوئی بخش دی تو حج واجب ہو جائی لیکن اگر صرف جانی کی اخراجات دی اور واپسی کی اخراجات نہ ہو تو مسئلہ نمبر ۲۲ میں موجود تفصیل کی مطابق حج واجب نہیں ہو گا اسی طرح اگر اهل و عیال کا خرچه نه دیا جائی تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا سوائی اسکی که انکا خرچه خود رکھتا ہو یا حج پر نه جانی کی باوجود ان کی اخراجات برداشت نه کرسکتا ہو یا بغیر اخراجات کی گھر والوں کو چھوڑنی کی وجه سی حرج و مشقت میں نه پڑتا ہو اور گھر والوں کا نفقه اس پر واجب نه ہو ۔

(۴۴) اگر مرنی والا کسی دوسری کی لئی مال کی وصیّت کری تا که وه اس سی حج انجام دی اور مال اس کی حج اور

اهل و عیال کی اخراجات کی لئی کافی هو تو مسئله ۴۳ میں موجود تفصیل کی مطابق وصیت کرنی والی کی مرنی کی بعد حج اس پر واجب هو جائی گا اسی طرح اگر مال کو حج کی لئی وقف یا نذر کیا جائی یا وصیت کی جائی اور واقف کا متولّی یا نذر کرنی والا یا وصی یه مال کسی کو بخش دی تو اس پر حج واجب هو جائی گا

(۴۵) رجوع به کفایت جس کی معنی شرط پنجم میں بیان هو چکی هیں، بخشش سی پیدا هونی والی استطاعت میں شرط نهیں هی لیکن اگر اس کی آمدنی صرف ایام حج میں هو اور وه اس آمدنی سی پوری سال کی اخراجات کو پورا کرتا هو اور اگر وه حج کرنی جائی تو پورا یا کچھ ایام کی اخراجات کو پورا کرنی کی صلاحیت نه رکھتا هو تو اس پر حج واجب نهیں هو گا سوائی اس کی که اس

کو اس وقت کا خرچ بنی دی دیا جائی اگر کسی کی پاس کچھ مال پھلی سی موجود ہو جو حج کی اخراجات کی لئی کافی نہ ہو اور باقی مقدار کوئی اسی بخشش دی تو اظہر یہ ہی کہ حج کی واجب ہونی میں رجوع بہ کفایت معتبر ہوگا

(۴۶) اگر ایک شخص کسی کو مال دیدی کہ وہ اس سی حج انجام دی تو اس کو قبول کرنا واجب ہی لیکن اگر مال دینی والا۔ حج کرنی یا نہ کرنی کا اختیار دی یا مال دی اور حج کا ذکر نہ کری تو ان دونو صورتو میں مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہی

(۴۷) بخشش سی پیدا ہونی والی استطاعت میں قرض مانع نہیں ہوتا (یعنی قرض کی باوجود انسان بخشش کی وجہ سی مستطیع ہو سکتا ہی) لیکن اگر حج پر جانی سی قرض وقت پر ادا نہ کیا جا سکتا ہو تو چاہی قرض کی مدت تمام ہو چکی ہو یا ابنی باقی

هو حج پر جانا واجب نہیں ہی

(۴۸) اگر مال کچھ افراد کو دیا جائی که ان میں سی کوئی ایک حج کر لی تو جو پهلی قبول کر لی صرف اس پر حج واجب هوگا دوسری افراد پر واجب نہیں هوگا اور اگر کوئی بڑی قبول نه کری اگر چه قدرت رکھتی هو تو ظاهر یه هی که حج کسی پر بڑی واجب نہیں هوگا

(۴۹) جس شخص کو مال دیا جا رها هی اس پر حج اس صورت میں واجب هوگا که اتنی مقدار میں مال دیا جائی که اس کی مستطیع هونی کی صورت میں جو حج کا پهلا فریضه بنتا هو اسی انجام دی سکی ورنه واجب نہیں هوگا مثلا اگر کسی کا فریضه حج تمتع هو اور اسی حج افراد یا قران کی لئی مال دیا جائی یا اسی طرح کی کوئی بڑی صورت هو تو اس پر قبول کرنا واجب نہیں هی اسی طرح

جو شخص حج اسلام انجام دی چکا هو اس پر بلی قبول کرنا واجب نهیں هی لیکن اگر کسی کی ذمه حج اسلام باقی اور وه تنگدست هو چکا هو اور اس کو مال دیا جائی تو اگر قبول کیی بغیر حج انجام نه دی سکتا هو تو قبول کرنا واجب هی اسی طرح وه شخص جس پر نذر وغیره کی وجه سی حج واجب هو اور مال کو قبول کیی بغیر حج انجام دینی پر قادر نه هو تو اس پر بلی قبول کرنا واجب هی

(۵۰) اگر کسی کو حج کی لئی مال دیا جائی اور وه مال سفر کی دوران ضائع هو جائی تو وجوب حج ساقط هو جائی گا لیکن اگر سفر کو اپنی مال سی جاری رکنی پر قادر هو یعنی اس جگه سی حج کی استطاعت رکتا هو تو حج واجب هو جائی گا اور یه حج حج الاسلام شمار هوگا مگر وجوب کی لئی شرط هی که واپسی پر اپنی

اور اپنی گ□ر والو□ کی اخراجات کو پورا کرسکی□

(۵۱) اگر ایک شخص دوسری سی کهی که میری نام پر قرض لی کر اپنا حج انجام دو اور بعد مي□ قرض کو ادا کر دینا تو دوسری شخص پر قرض لینا واجب نهي□ هی لیکن اگر پهلا شخص قرض لی کر دی تو پ□ر اس پر واجب هو جائی گا □

(۵۲) ظاهر یه هی که قربانی کی قیمت مال بخشنی والی کی ذمه هی لهذا مال بخشنی والا قربانی کی قیمت کی علاوه باقی اخراجات حج دی تو مال لینی والی پر حج واجب هونیمي□ اشکال هی سوایی اس کی که قربانی کو اپنی مال سی خریدنی پر قادر هو اور قربانی پر خرچ کرنی سی اسی تکلیف و تنگدستی کا سامنا نه هو تو حج واجب هو جائی ورنه قبول کرنا واجب نهي□ هی□ لیکن ظاهر یه هی که کفارات مال لینی والی پر واجب هي□ □

(۵۳) حج بدل (وہ حج جو کسی کی مال دینی کی وجہ سی واجب ہو جائی) حج الاسلام کی لیی کافی ہی لهذا بعد میں اگر مستطیع ہو بنی جائی تو دوسری مرتبہ حج واجب نہیں ہوگا۔

(۵۴) مال بخشنی والی کی لیی جائز ہی کہ وہ اپنا مال واپس لی لی چاہی دینی والی نی احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو لیکن اگر احرام باندھنی کی بعد واپس لی تو اظہر یہ ہی کہ اگر مال لینی والی کی لیی تکلیف و تنگدستی کا باعث نہ ہو تو چاہی مستطیع نہ بنی ہو تو حج کو پورا کری اور حج مکمل کرنی اور واپس آنی کی تمام اخراجات مال بخشنی والی ذمہ ہونگی لیکن اگر مال بخشنی والا راستی میں مال واپس لی تو صرف واپسی کا خرچ مال بخشنی والی کی ذمہ ہوگا۔

(۵۵) اگر کسی کو زکات فی سبیل اللہ کی حصہ سی دی جائی وہ

اسی حج پر خرچ کری اور اسمیں مصلحت عامه بںی هو اور احوط کی بنا پر حاکم شرع اجازت بںی دی دی تو اس پر حج واجب هو جائی گا اور اگر سهم سادات سی یا زکات کی سهم فقراء سی کسی کو مال دیا جائی اور شرط رکںی جائی که اسی حج پر خرچ کری گا تو یه شرط صحیح نهیں هی اور اس سی استطاعت بذلی حاصل نهیں هوتی

(۵۶) اگر کوئی بخشش شده مال سی حج کری اور بعد میں پته چلی که وه مال تو غصبی تںا تو یه حج حج اسلام شمار نهیں هو گا اور مال بخشنی والی سی اپنی مال کا مطالبه کری لهذا اگر مال دینی والا مال لینی والی سی اپنا مال حاصل کر لیتا هی تو اگر مال لینی والی کو اس مال کی غصبی هونی کا علم پهلی سی نه هو تو وه بخشش کرنی والی سی مطالبه کرنی کا حق رکںتا هی بصورت

دیگر مطالبی کا حق نہیں رکھتا

(۵۷) اگر کوئی مستطیع نه هو مگر پھر بھی مستحب حج اپنی لیی یا کسی اور کی لیی اجرت پر یا بغیر اجرت کی انجام دی تو اسکا یه حج حج الاسلام شمار نه هوگا لهذا اس کی بعدجب بھی مستطیع هو حج انجام دینا واجب هی

(۵۸) اگر کسی کو یقین هو که میں مستطیع نهیں هوں اور مستحب کی عنوان سی حج کری مگر نیت یه هو که اس وقت جو میری ذمه داری هی اسی انجام دی رها هوں پھر بعد میں معلوم هو که میں مستطیع تھا تو وه حج حج الاسلام کی لیی کافی هی اور دوباره حج کرنا واجب نهیں هی

(۵۹) اگر زوجه مستطیع هو تو حج کرنی کی لیی شوهر کی اجازت ضروری نهیں اور نه هی شوهر کی لیی جائز هی که وه حج الاسلام

کی لیی یا کسی اور واجب کی لیی لیکن اگر حج کا وقت وسیع هو تو بیوی کو پهلی قافلی سی روک سکتا هی طالق رجعی والی عورت جب تک عدت میں هی بیوی کا حکم هی

(۶۰) جب عورت مستطیع هو جائی اور اس کی جان کو خطره نه هو تو محرم کا ساتھ هونا شرط نهیں هی اگر جان کا خطره هو تو ضروری هی که کوئی ایسا شخص ساتھ هو جس کی وجه سی اس کی جان محفوظ هو چاهی اس شخص کو اجرت دینا پڑی اور البته اجرت دینی پر قادر هو ورنه اس پر حج واجب نهیں هی

(۶۱) اگر کوئی شخص نذر کری مثلا هر سال عرفه کی دن کربلا میں حضرت امام حسین کی زیارت کری گا اور بعد میں مستطیع هو جائی تو اس پر حج واجب هو جائی گا اور نذر ختم هوجائی گی اور یهی حکم هر اس نذر کا هی جو حج سی متصادم هو رهی هو

(۶۲) اگر مستطیع شخص خود حج کرنی پر قادر هو تو اسی خود حج کرنا هوگا لهذا اگر کوئی دوسرا شخص اجرت پر یا بغیر اجرت کی اس کی طرف سی حج کری تو کافی نهی هی ۔

(۶۳) اگر کسی پر حج واجب هو جائی مگر بڈھاپی یا بیماری کی وجه سی خود انجام دینی پر قادر نه هو یا تکلیف کا باعث هو اور آئنده بغیر تکلیف کی حج ادا کرنی کی امید بڑی نه هو تو حج کی لیی کسی کو نائب بنانا واجب هی اسی طرح جو شخص ضرورت مند هو مگر اعمال حج خود انجام دینی پر قادر نه هو یا خود انجام دینا حرج و تکلیف کا سبب هو تو وه شخص بڑی کسی کو نائب بنائی جس طرح حج کو فورا انجام دینا واجب هی اسی طرح نائب بنانا بڑی واجب فوری هی ۔

(۶۴) اگر مستطیع شخص (کسی عذر کی وجه سی) خود حج انجام دینی

پر قادر نه هو اور نائب اس کی جانب سی حج کری اور وه مستطیع شخص مر جائی جب که اس کا عذر باقی هو تو نائب کا حج کافی هوگا اگر چه حج اسکی ذمه مستقر هی کیو نه هو لیکن اگر مرنی سی پهلی عذر ختم هو جائی تو احوط یه هی که اگر خود حج کرسکتا هی هو تو خود کری اگر نائب کی احرام باندنی کی بعد اسکا عذر ختم هو جائی تو خود اس پر حج کرنا واجب هی اگر چه احوط یه هی که نائب بلی اعمال حج پوری کری

(۶۵) اگر کوئی خود حج انجام نه دی سکتا هو اور نائب بنانی پر بلی قادر نه هو تو حج ساقط هو جائیگا لیکن اگر حج اس کی ذمه واجب هو چکا تا تو اس کی مرنی کی بعد حج کی قضا کرانا واجب هی ورنه قضاء واجب نهیں هی اگر نائب بنایا ممکن تا لیکن نائب نه بنائی اور مر جائی تو اس کی طرف سی قضاء

کرانا واجب ہی

(۶۶) اگر نائب بنانا واجب ہو اور نائب نہ بنائی لیکن شخص بلا معاوضہ اس کی جانب سی حج انجام دی تو یہ حج کافی نہیں ہوگا اور احتیاط کی بناپر نائب بنانا واجب رہی گا

(۶۷) اگر نائب بنانی کی بابت واضح ہو کہ میقات سی نائب بنانا کافی ہی اور اپنی شہر سی نائب بنانا ضروری نہیں ہی

(۶۸) جس شخص کی ذمہ حج واجب ہو اور وہ حج کیاحرام کی بعد حرم میں مر جائی تو یہ حج الاسلام سی کفایت کریگا چاہی اس کا حج تمتع ہو، قران ہو یا افراد اور اگر عمرہ تمتع کی درمیان مرجائی تب بھی حج کی لیی کافی ہی اور اس کی قضا واجب نہیں ہی اور اگر اس سی پہلی مرجائی تو قضا کرانا واجب ہی چاہی احرام کی بعد حرم میں داخل ہونی سی پہلی مری یا

حرم میں داخل ہونی کی بعد بغیر احرام کی اور ظاہر یہ کہ حکم حج الاسلام کی لیی مخصوص ہی اور وہ حج جو نذر یا افساد (کسی کی حج کی باطل ہونی) کی وجہ سی واجب ہوئی ہوں ان پر یہ حکم جاری نہیں ہوگا بلکہ عمرہ مفردہ میں بھی یہ حکم جاری نہیں ہوتا اس بناپر ان میں سی کسی ایک پر بھی کافی ہونی کا حکم نہیں لگایا جا سکتا اگر کوئی احرام کی بعد مرجائی اور حج اس کی ذمہ گذشتہ سالوں سی واجب نہ تو وہ حرم میں داخل ہونی کی بعد مر جائی تو اس کا حج، حج الاسلام شمار ہوگا لیکن اگر حرم میں داخل ہونی سی پہلی مر جائی تو ظاہر یہ ہی کہ اس کی طرف سی قضا واجب نہیں ہی

(۶۹) مستطیع کافر پر حج واجب ہی لیکن جب تک کافر ہی اس کا حج صحیح نہیں ہوگا اگر استطاعت ختم ہونی کی بعد مسلمان ہو

تو حج اس پر واجب نہیں ہی ۔

(۷۰) مرتد (جو اسلام سی پھر جائی) پر حج واجب ہی لیکن اگر ارتداد کی حالت میں حج کری تو یہ حج صحیح نہیں ہی لیکن توبہ کرنی کی بعد حج کری تو صحیح ہی اور اقوی یہ ہی کہ مندرجہ بالا حکم مرتد فطری کی لیی بولی ہی ۔

(۷۱) اگر کوئی غیر شیعہ مسلمان حج کری اور بعد میں شیعہ ہو جائی تو دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہی لیکن یہ حکم اس صورت میں ہی کہ اپنی مذہب کی مطابق صحیح حج کیا ہو اسی طرح اگر اسی نی مذہب شیعہ کی مطابق حج ادا کیا ہو اور قصد قربت حاصل ہو گئی ہو تو حج صحیح ہو گا ۔

(۷۲) جب کسی پر حج واجب ہو اور وہ اسی انجام دینی میں سستی اور تاخیر سی کام لی یہا تک کہ اس کی استطاعت ختم

هو جائی تو جس طرح سی بی ممکن هو حج کو ادا کرنا واجب هی چاهی مشقت و زحمت برداشت کرنا پی اگر حج سی پهلی مر جائ تو واجب هی که اس کی ترکه سی حج کی قضا کری اور اگر کوئی اس کی قضا مرنی کی بعد بغیر اجرت کی اس کی طرف سی حج انجام دی تو بی صحیح هو گا

حج کی وصیت

جو شخص مرنی کی قریب هو اس کی ذمه حج الاسلام هو تو اگر اس کی پاس اتنی مقدار می مال هو جو حج کی اخراجات کی لیی کافی هو تو اس پر لازم هی که ایسا انتظام کری که اسی اطمینان هو جائی که اس کی مرنی کی بعد اس کی جانب سی

حج ادا کیا جائی گا یا وہ گواہو کی موجودگی میں وصیت کری لیکن اگر اس کی پاس مال موجود نہ ہو اور احتمال ہو کہ اس کی مرنی کی بعد کوئی شخص بلا معاوضہ اس کی طرف سی حج کری تب بھی وصیت کرنا واجب ہی کسی کی ذمہ حج واجب ہو اور وہ مرجائی تو واجب ہی کہ حج کی قضا اس کی اصل ترکہ میں سی کرائی جائی چاہی اس نی وصیت نہ کی ہو اور اسی طرح اگر اس نی وصیت تو کی ہو مگر حج کی اخراجات کو ثلث مال (ایک تہائی) سی مخصوص نہ کیا ہو تو اس صورت میں بھی حج کی اخراجات کو اصل ترکہ سی لیا جائی گا اور اگر حج کی وصیت بھی کی ہو اور اس کی اخراجات کو مال کی ایک تہائی حصی سی لینی کی شرط بھی کی ہو تو اگر تہائی مال حج کی اخراجات کی لیی کافی ہو تو واجب ہی کہ حج کو ثلث مال سی کرایا جائی

اور باقی وصیتو پر حج مقدم ہوگا اور ثلث مال حج کی اخراجات کی کافی نہ ہو تو کمی کو اصل ترکہ سی پورا کیا جائی گا

(۷۴) اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو مر جائی اور اس کا کچ مال کسی اور کی پاس امانت کی طور رکا ہو تو کہا گیا ہی کہ امین شخص کو احتمال ہو کہ اگر ورثاء کو واپس کر دی گا تو ورثا مرحوم کی جانب سی حج انجام نہی دی گی تو امین کی لی جائز ہی بلکہ واجب ہی کہ وہ خود یا کسی کو نائب بناکر مرحوم کی جانب سی حج انجام دی اور اگر مال حج کی اخراجات سی زیادہ ہو تو باقی مال ورثاء کو واپس کردی لیکن یہ حکم اشکال سی خالی نہی ہی

(۷۵) اگر کوئی شخص جس کی ذمہ حج الاسلام ہو مر جائی اور اس پر خمس واجب ہو یا زکات اور ترکہ (وہ مال جو مرنی والا

چ□و□ کر مرتا ھی) کم ھو جس مال پر خمس یا زکات واجب ھو اس مال سی خمس یا زکات نکالا۔ جائی گا اور اگر خمس و زکوہ اس کی ذمه ھو□ مگر وہ مال موجود نه ھو جس پر خمس و زکات واجب ت□ا تو پ□ر حج مقدم ھوگا اور اگر اس کی ذمه کوئی قرض ھو تو بعید نھی□ ھی که قرض حج پر مقدم ھو جائی □

(۷۶) اگر کوئی مر جائی اور اس کی ذمه می□ حج الاسلام واجب ھو جب تک حج مرنی والی باقی ھو □ اس کی ورثا کو ترکه می□ ایسا تصرف جائز نھی□ ھو نیت کی قضا حج کی منافی ھو اور اس سی فرق نھی□ پ□تا که حج کی اخراجات ترکه سی کم ھو□ تو زائد رقم کا تصرف کرنی می□ کو ئی حرج نھی□ ھی چاھی اس تصرف کی وجه سی زائد مقدار ضائع ھو جائی □

(۷۷) اگر مرنی والی کی ذمه حج الاسلام ھو اور اس کا ترکه حج

کی اخراجات کی لیی کافی نه هو تو اگر اس کی ذمه کوئی قرض یا خمس و زکوه هو تو واجب هی که اس کا ترکه اس کی ادائیگی پر خرچ کیا لیکن اگر کوئی قرضه وغیره نه هو تو اس کا ترکه اس کی ورثا کی لی هوگا اور ورثا پر واجب نهیں که حج کی ادائیگی کی لیی اخراجات حج کو اپنی مال سی پورا کریں

(۷۸) اگر مرنی والی کی ذمه حج الاسلام واجب هو تو اس کی مرنی کی بعد اس کا نائب بنانا اس کی وطن سی ضروری نهیں هی بلکه میقات حتی که مکه کی قریب ترین میقات سی نائب بنانا بںی کافی هی اگر چه احوط یه هی که اس کی اپنی وطن سی نائب بنانا چاهیی اگر مرنی والی کا ترکه حج کی اخراجات کی لیی کافی هو تو کسی بںی میقات سی نائب بنایا جا سکتا هی بلکه جس میقات سی اجرت و خرچه کم هو اس میقات سی نائب

بنایا جائی اگر چه احتیاط مستحب یه هی که که اگر مال کافی هو تو اس کی شهر سی نائب بنایا جائی اس صورت می زائد اجرت اس کی بالغ ورثا کی رضامندی سی ان کی مال سی دی جائی گی نه که نا بالغ ورثا کی حصه سی

(۷۹) اگر مرنی والی کی ذمه حج الاسلام اور اس کا ترکه حج کی اخراجات کی لیی کافی هو تو احتیاط واجب یه هی که حج ادا کرنی می جلدی کرنی چاهی اس کی مال سی کسی کو اجرت پر حج کی لیی بیجنا پی اگر پهلی سال میقات سی اجیر نه ملی تو احتیاط واجب یه هی که اس کی وطن سی نائب و اجیر مقرر کری اور اگلی سال تک تاخیر نه کری چاهی معلوم هو که اگلی سال میقات سی اجیر مل جائی گا اور اس صورت می (جب نائب کو وطن سی مقرر کری) میقات سی زائد خرچه نابالغ ورثا

کی حصه سی نهیں لیا جا سکتا

(۸۰) اگر مرنی والی کی ذمه حج الاسلام اور اس کا ترکه حج کی اخراجات کی لیی کافی هو اور حج (بدل کی لیی) نائب معمول سی زیاده قیمت پر هی ملنا ممکن هو تو احیتاط واجب یه هی که زیاده قیمت دی کر نائب بنایا جائی اور ورثا میراث کا حصه زیاده کرنی کی لیی آئنده سال تک تاخیر نهیں کر سکتی لیکن اس صورت میں معمول سی زیاده قیمت کو نابالغ ورثا کی حصه سی نهیں لیا جا سکتا

(۸۱) اگر مرنی کی بعض ورثا اقرار کریں که اس پر حج اسلام واجب تها اور باقی ورثا اس کا انکار کریں تو صرف اقرار کرنی والوں پر واجب هی که مال وراثت کی نسبت سی اپنی مال میں سی حج کی لیی خرچه دیں (مثلا اگر اقرار کرنی والوں کی حصی

نصف ارث آیا هو تو حج کی لیی اخراجات کا نصف خرچه دیا) لهذا مقدار حج کی اخراجات کی لیی کافی هو چاهی کسی اور کی ملانی کی وجه سی پوری هو رهیا هوا یا کسی اور طرح سی حج کی اخراجات کی لیی کافی هو تو نائب بنانا واجب هوگا ورنه نهیا اور اقرار کرنی والوا پر اپنی حصی سی یا اپنی دوسری مال سی کمی کو پورا کرنا واجب نهیا هی ا

(۸۲) اگر مرنی والی کی ذمه حج الاسلام هو اور کوئی بلا معاوضه اس کی جانب سی حج انجام دی تو کافی هی اور ورثاء کی لئی مرنی والی کی مال سی نائب بنانا واجب نهیا هی اسی طرح اگر مرنی والا ایک تهائی مال سی حج کی وصیت کرکی مری اور کوئی شخص بلا معاوضه اس کی جانب سی حج کو انجام دیدی تو کافی هی اور ایک تهائی مال سی نائب بنانا واجب نهیا هی لیکن

حج کی اخراجات کی برابر مال کو ایک تہائی مال میں سی ورثہ نہیں دیا جائی گا بلکہ مرنی والی کی نظر میں جو نیکی کا کام ہو اس میں صرف کیا جائی گا ۔

(۸۳) اگر مرنی والی کی ذمہ حج الاسلام ہو اور اس نی اپنی شہر سی نائب بنانی کی وصیت کی ہو تو اس کی شہر سی نائب بنانا واجب ہی لیکن میقات کی نسبت زائد اخراجات کو ایک تہائی مال سی ادا کیا جائی گا اور اگر حج کی وصیت کری لیکن جگہ کا معین نہ کری تو میقات سی نائب بنانا کافی ہی مگر یہ کہ کو ئی ایسی علامت یا قرینہ ہو جس سی ظاہر ہو کی مرنی والی کا ارادہ اپنی شہر سی نائب بنانی کا تھا مثلا مرنی والا حج کی لئی اتنی مقدار معین کری جو اس کی شہر کیلئی کافی ہو (تو اس کی ارادی کی مطابق عمل کیا جائی)

(۸۴) اگر مرنی والا اپنی شـهر سـی حج کرنی کی وصـیت کری لیکن وصی یا وارث میقات سی نائب بنائیۃ تو اگر مرنی والی کی مال سی نائب کو خرچه دیا هو تو اجاره باطل هوگا لیکن اجیر کی حج انجام دینی پر مرنی والا بری الذمه هو جائی گا ۔

(۸۵) اگر مرنی والا کسـی دوسـری شـهر سی حج کی وصیت کری مثلا وصیت کری که نجف سی کسی کو نائب بنایا جائی تو اس وصیت پر عمل کرنا واجب هی اور میقات سی زائد اخراجات کو تهائی مال سی لیا جائی گا۔

(۸۶) اگر مرنی والا وصیت کری که اس کی جانب سی حج الاسلام انجام دیا جائی اور اس کی لئی اجرت معین کری تو اس پر عمل کرنا واجب هی لهذا اگر اجرت معمول کی مطابق هو تو مرنی والی کی اصل مال سی ادا کی جائی گی،

ورنه معمول سی زائد مقدار کو تهائی مال سی ادا کیا جائی

(۸۷) اگر مرنی والا کسی ایسی مال معین سی حج کی وصیت کری جس کی باری میں وصی کو معلوم هو که اس مال پر خمس اور زکوه واجب هی تو وصی پر واجب هی که پهلی خمس نکالی اور پهر باقی مال حج پرخرچ کری اور اگر باقی مال حج کی اخراجات کیلئی کافی نه هو تو ضروری هی اصل مال سی کمی کو پورا کری بشرطیکه وصیت حج الاسلام کی هو لیکن اگر وصیت تعدّد مطلوب کی بناء پر هو یعنی وصیت کرنی والی کی نظر میں دو چیزیں هوں ایک یه که کوئی کار خیر انجام پائی اور دوسری یه که وه کار خیر حج هو تو مرنی والی کی نظر میں جو بهی کار خیر هو مال اس پر خرچ کیا جائی او راگر وصیت تعدّد مطلوب کی بناء پر نه هو تو مال معین سی بچنی والی مقدار ورثاء میں تقسیم هو گی

(۸۸) اگر مرنی والی کی طرف سی حج کی لیی نائب بنانا واجب هو جائی چاهی وصیت کی وجه سی یا کسی اور وجه سی، اور وه شخص (مثلا وصی یا وارث) جس پر نائب بنانا واجب تها غفلت کری یا مال ضائع هو جائی تو یه شخص ضامن هوگا اور اس پر اپنی مال سی نائب بنانا واجب هی ۔

(۸۹) اگر یه معلوم هو جائی که میت کی ذمه حج واجب هی اور یه پته نه چلی که اس نی انجام دیا تها یا نهیں تو قضا کرانا واجب هی اور اس کی اخراجات اصل مال سی لیی جائیں گی ۔

(۹۰) حج کی لیی صرف مرنی والا نائب بنانی سی بری الذمه نهیں هوتا لهذا اگر پته چلی که نائب نی حج نهیں کیا تو چاهی کسی عذر کی وجه سی یا بغیر کسی عذر کی تو دوسرا نائب بنانا واجب هی اور اس کی اخراجات اصل مال سی ادا کیی جائیں گی ۔ اگر

پهلی اجرت مرنی والی کی مال سی دی هو اور اس کو واپس لینا اگر ممکن هو تو واپس لیا جائی

(۹۱) اگر اجیر متعدد هو تو اظهر یه هیکه ایسی شخص کو اجیر بنایا جائی که جس کا نائب بننا مرنی والی کی شان و حیثیت کی منافی نه هو چاهی دوسرا کم قیمت پرجانی پر راضی هو اور نائب ایک تهائی مال سی بنایا جا رها هو اور چاهی ورثا کی حصی می کمی هو رهی هو اور وه راضی نه هو لیکن یه حکم اس صورت می مشکل هی جب درج بالا طریقی سی اجیر بنانا دوسری مالی واجبات مثلا قرض و زکوه جو مرنی والی کی ذمه هو یا غیر مالی واجبات جن کی مرنی والی نی وصیت کی هو ،سی متصادم هو

(۹۲) نائب مرنی والی کی شهر سی یا میقات سی نائب بنانا

واجب هی اور اس میں وارث کی تقلید یا اجتهاد کو مدنظر رکھا جائی نه که مرنی والی کی لهذا اگر مرنی والی کا اعتقاد یه هو که اپنی شهر سی حج واجب هی جبکه وارث اعتقاد یه هو که میقات سی بهی نائب بنانا جائز هی تو وارث پر واجب نهیں هی که وه مرنی والی کی شهر سی نائب بنائی ۔

(۹۳) اگر مرنی والی ذمه حج الاسلام هو مگر اس کی میراث و ترکه نه هو تو وارث پر نائب بنانا واجب نهیں لیکن مستحب هی خصوصا مرنی والی کی اقربا کیلیی مستحب هی که وه مرنی والی کو بری الذمه کرائیں۔

(۹۴) اگر مرنی والا حج کی وصیت کری اور معلوم هو که یه حج الاسلام هی تو اگر ایک تهائی مال سی حج کرانی کی وصیت نه کی هو تو پهر حج کی اخراجات کو اصل مال سی لیا جائی گا اور

اگر معلوم هو که جس حج کی وصیت کی هی وه حج االاسلام نهیں هی یا حج االاسلام هونی میں شک هو تو پھر حج کی اخراجات ایک تهائی ما ل سی لیی جائی گی

(۹۵) اگر مرنی والا حج کی وصیت کری اور کسی خاص شخص کو اس کی لیی معین کری تو وصیت پر عمل کرنا واجب هی اور اگر یه خاص شخص معمول سی زیاده اجرت طلب کر رها هو اور حج، حج الاسلام هو تو پھر معمول سی زیاده اجرت ترکه کی ثلث (تهائی) مال سی ادا کی جائی گی اور اگر یه بھی ممکن نه هو تو اگر وصیت تعدد مطلوب کی بنا پر هو (یعنی وصیت سی مرنی والی کی غرض یه هو که حج انجام پائی اور اسی خاص شخص کی توسط سی انجام پائی یعنی دونوں چیزیں هوں) یا حج الاسلام کی وصیت کی گئی هو تو پھر کسی ایسی شخص کو نائب بنانا چاهیی جو

معمول کی مطابق اجرت لی رہا ہو

(۹۶) اگر مرنی والا حج کی وصیت کری اور اس کی لیی مال بلی معین کری مگر کوئی اس قیمت پر جانی کی لیی راضی نہ ہو تو اگر حج، حج الاسلام ہو اصل مال سی کمی کو پورا کیا جائی گا اور اگر حج ،حج الاسلام کی علاوہ ہو اور وصیت تعدد کی مطلوب کی بناپر ہو یعنی وصیت سی میت کی غرض دو چیزیں ہو ایک یہ کہ کوئی کار خیر انجام پائی اور دوسری یہ کہ کارخیر حج ہو تو اس مال معین کو میت کی نظر میں جو کار خیر تلی اس پر خرچ کیا جائی گا ورنہ وصیت باطل ہی اور یہ مال معین میراث کا حصہ شمار ہوگا

(۹۷) اگر کوئی اپنا گھر اس شرط پر بیچی کہ خریدار اس قیمت کو اس کی مرنی کی بعد حج پر خرچ کری تو گھر کی قیمت میراث

کا حصه شمار هوگی اور اگر حج، حج الاسلام هو تو شرط لازم هو جائی گی اور تو اس پر واجب هی که گ□ر کی قیمت کو حج کی اجرت می□ صرف کری لیکن اجرت معمول کی مطابق هو ورنه زیاده مقدار کو ثلث مال سی لیا جائی گا□ اور اگر حج، حج الاسلام کی علاوه هو تب ب□ی شرط لازم هی اور حج کی پوری اجرت کو ایک تهائی مال سی لیا جائی گا اور اگر ایک تهائی مال حج کی اخراجات کی لیی کافی نه هو تو زائد مقدار می□ شرط لازم نهی□ هوگی□

(۹۸) اگر کوئی اپنا گ□ر کسی کو اس شرط پر دی دی که وه اس کی مرنی کی بعد اس کی طرف سی حج کرائی گا تو یه معاهده صحیح اور لازم هی (یعنی اس پر عمل کرنا ضروری هی) اور یه گ□ر مالک کی ملکیت سی خارج هو جائی گا اور اس گ□ر کو میراث می□ شمار نهی□ کیا جائی چاهی حج مستحب ب□ی هو اور وصیت کا حکم

اس گ□ر پر جاری نہی□ ہوگا یہی حکم اس وقت ب□ی ہی جب کوئی اپنا گ□ر کسی اور کی ملکیت می□ اس شرط پر دی کہ وہ اس کی مرنی کی بعد وہ اس کو بیچ کر گ□ر کی قیمت سی اس کی جانب سی حج کرائی گا یہ صورتی□ صحیح اور لازم ہی□ چاہی وہ جس چیز کو بیچ کر شرط کیا ہی□ مستحب عمل ہی ہو اور وارثو□ کا گ□ر پر کوئی حق نہی□ ہوگا□ اگر وہ شخص جس پر شرط کی ت□ی شرط کی مخالفت کری تو ورثاء معاملہ ختم کرنی کا حق نہی□ رک□تی لیکن مرنی والی کا سر پرست چاہی وہ وصی ہو حاکم شرع معاملہ ختم کر سکتا ہی اور اگر مرنی والی کا سرپرست معاملہ ختم کردی تو مال مرنی والی کی ملکیت می□ لو□ آئی گا اور میراث کا حصہ بن جا ئی گا □

(۹۹) اگر وصی (وہ شخص جس کی نام وصیت کی گئی ہو) مر

جائی اور پته نه چلی که وصی نی مرنی سی پهلی کسی کو نائب مقرر کیا هی یا نهیں تو اصل مال سی نائب بنانا واجب هی بشرطیکه حج، حج الاسلام هو لیکن اگر حج الاسلام کی علاوه کوئی اور حج هو تو پںر ثلث مال سی نائب بنایا جائی گا اور اگر ولی نی حج کی مقدار کی مطابق مال لیا هو اور وه مال موجود بںی هو تو اس کو واپس لیا جائی گا چاهی یه احتمال هو که وصی نی اپنی مال سی نائب بنا دیا هوگا اور بعد میں اپنی مال کی بدلی مرنی والی کی مال سی لیی هوں گی اور اگر مال موجود نه هو تو وصی ضامن نهیں هوگا اس لیی که احتمال هی که بغیر کوتاهی کی مال ضائع هو گیا هو

(۱۰۰) اگر وصی سی لاپرواهی کی بغیر مال ضائع هو جائی تو وه ضامن نهیں هوگا اور اگر حج، حج الاسلام هو تو واجب هی که باقی

ترکه سی نائب بنایا جائی ۔حج الاسلام کی علاوہ حج ہو تو باقی ثلث مال سی نائب بنایا جائی اگر باقی مال ورثا میں تقسیم ہو چکا ہو تو ان کی حصی کی نسبت اجرت کی لیی واپس لیاجائی گا۔ یهی حکم اس صورت میں ہی ہی جب کوئی حج کی لیی نایب بنی اور حج ادا کرنی سی پهلی مر جای اور اس کا ترکه نه هو اور اگر هو اس سی واپس لینا ممکن نه هو ۔

(۱۰۱) اگر وصی سی نائب مقرر کرنی سی پهلی مال ضائع هو جائی اور پته نه چلی که ولی سی لاپرواهی هوئی هی یا نهیں تو وصی سی اس مال کی بدلی مال لینا جائز نهیں هی ۔

(۱۰۲) اگر مرنی والا حج الاسلام کی علاوہ کسی حج کی لیی مال معین کی وصیت کری اور احتمال هو که یه مال معین ایک تهائی

مال سی زیادہ ھی تو اس مقدار مال کو ورثاء کی اجازت کی بغیر صرف کرنا جائز نھیں ھی ۔

نیابت کی احکام

(۱۰۳) حج کی لیی نائب میں چند شرائط کا ھونا معتبر ھی ۔

(۱) بلوغ، نابالغ بچی کا کسی دوسری کی لیی حج الاسلام یا کوئی دوسرا واجب حج کرانا کافی نھیں ھی بلکه بنابر احوط ممیز بچه کا (یعنی اچھی بری کی تمیز رکھنی والا) بھی یھی حکم ھی لیکن مستحبی حج میں بعید نھیں که ولی کی اجازت سی ممیز بچه کا نائب بننا صحیح ھو ۔

(۲) عقل، دیوانی شخص کو نائب بنانا کافی نھیں ھی چاھی

دیوانگی مستقل ہو یا کبھی کبھی اس کا دورہ پڑتا ہو اور وہ دوری کی حالت میں حج کری البتہ سفیہ کو نائب بنانی میں کوئی حرج نہیں ہی۔

(۳) ایمان، ائمہ کی امامت کی منکر غیر مومن کو نائب بنانا کافی نہیں ہی اور اگر وہ ہماری مذہب کی مطابق حج کری تب بھی بنابر احوط کافی نہیں ہی۔

(۴) فارغ الذمہ، یعنی نائب جانتا ہو کہ جس سال اس نی نیابت کا حج انجام دینا ہی اس سال اس کی ذمہ کوئی اور واجب حج نہیں ہی یا اس سی غافل نہیں ہو لیکن اگر وجوب کو نہ جانتا ہو یا اس سی غافل ہو تو ایسی شخص کو نائب بنانی میں کوئی حرج نہیں ہی۔ یہ شرط اجارہ کی صحیح ہونی کی شرط ہی نہ کہ نائب کا حج صحیح ہونی کی ۔

لهذا اس صورت میں جب که نائب پر حج واجب هو اور وه کسی کی طرف سی حج کری تو جس کا حج کری گا وه بری الذمه هو جائی گا لیکن نائب طی شده اجرت کی بجائی معمول کی مطابق اجرت کا مستحق هوگا

(۱۰۴) نائب میں عدالت کی بجائی حج انجام دینی کی باری میں منوب عنه (جس کی نیابت میں حج کر رها هی) کا مطمئن هونا معتبر هی ناقابل اطمئنان نائب کا حج انجام دینی کی باری میں خبر کو کافی سمجھنی میں اشکال هی

(۱۰۵) منوب عنه (جس کی طرف سی حج کر رها هی) کا بری الذمه هونی کی لیی نائب کا صحیح طرح سی حج کرنا معتبر هی لهذا نائب کیلیی ضروری هی که وه اعمال و احکام حج کو صحیح طرح سی جانتا هو یا کسی دوسری شخص کی راهنمائی سی اعمال حج کی

ادائیگی کی وقت هی جان لی جب شک هو که نائب اعمال حج کو صحیح طرح سی بجا لایا هی یا نهیں چاهی یه شک اس وجه سی هو که خود نائب کا اعمال حج کو صحیح طرح سی جاننا مشکوک هو تو بعید نهیں که حج کو صحیح سجھا جائی

(۱۰۶) ممیز بچی کی نیابت کی جا سکتی هی جس طرح دیوانه شخص کی، بلکه دیوانه شخص کو اگر دیوانگی کا دوره کبی کبی پتا هو اور معلوم هو که همشیه ایام حج میں دیوانگی کا دوره پتا هی تو صحت کی حالت میں نائب بنانا واجب هی اسی طرح اس صورت میں بی بنانا واجب هوگا جب صحتمندی کی حالت میں حج اس پر واجب هو چکا هو چاهی مرتی وقت دیوانگی کی حالت میں هو

(۱۰۷) نائب اور منوب عنه کا ایک جنس هونا ضروری نهیں هی لهذا عورت کی طرف سی مرد اور مرد کی طرف سی عورت

کا نائب بننا صحیح ھی۔

(۱۰۸) صروره (جو پھلی مرتبه حج کر رها هو) غیر صروره اور صروره دونو۔ کی طرف سی نائب بن سکتا ھی چاھی نائب یا منوب عنه مرد هو یا عورت کھا گیا ھی که صروره کو نائب بنانا مکروه ھی لیکن یه کراهت ثابت نھی۔ ھی بلکه ایسی شخص کی لیی جو مالی استطاعت کی باوجود خود حج نه کرستا هو بعید نھی۔ ھی که صروره کو نائب بنانا اولی اور بهتر هو ،جیسا که وه شخص جس پر حج واجب اور ثابت هو چکا هو اور وه مر جائی تو اولی اور بهت یه ھی که صروره کو اس کی طرف سی نائب بنایا جائی۔

(۱۰۹) منوب عنه کا مسلمان هونا شرط ھی لهذا کافر کی طرف سی نیابت صحیح نھی۔ ھی اگر کافر حالت استطاعت می۔ مر جائی اور اس کی وارث مسلمان هو۔ تو ان پر واجب نھی۔

ھی کہ اس کی طرف سی حج کرائیں اسی طرح اگر ناصبی ھو تو اس کی نیابت بںی جائز نھیں ھی سوائی اس کی کہ وہ ناصبی، باپ ھو، باپ کی علاوہ باقی رشتہ دارو کی جانب سی نائب بنانی میں اشکال ھی لیکن حج انجام دی کر اس کا ثواب ان کو ھدیہ کرنی میں کوئی حرج نھیں ھی

(۱۱۰) زندہ شخص کی مستحبی حج میں نیابت کی جا سکتی ھی چاھی اجرت لی کر ھو یا بغیر اجرت کی اسی طرح اگر واجب حج ھو اور خود انجام دینی سی معذور ھو تو جیسا کہ پھلی بیان ھو چکا ھی نائب بنانی میں کوئی حرج نھیں ھی لیکن اس کی علاوہ زندہ شخص کی نیابت جائز نھیں ھی مردہ شخص کی طرف سی ھر حالت میں نیابت جائز ھی چاھی اجرت لی کر ھو یا بغیر اجرت کی چاھی، واجب حج ھو یا مستحب

(۱۱۱) نیابت کی صحیح ہونی میں نیابت کا قصد ضروری ہی یعنی منوب عنه کو کسی بھی طرح سی مشخص و معین کری البته نام لی کر معین کرنا ضروری نهیں ہی تاهم تمام مواطن و موافق میں ایسا کرنا مستحب ہی ۔

(۱۱۲) جس طرح کسی کا نیابتی حج اجرت لی کر یا مفت انجام دینا صحیح ہی اسی طرح جعاله یا کسی عقد و معامله میں شرط کرنی یا کسی اور طرح سی بھی نیابت صحیح ہی ۔

(۱۱۳) ظاهر ہی که نائب کی شخصیت اسی شخص کی طرح ہی جو خود اپنا حج کر رہا ہو مگر بعض اعمال حج کو بالکل مقرره طریقی سی صحیح طور پر انجام نه دی سکتا ہوں لهذا نائب کا حج بعض موقعوں پر صحیح ہوگا اور منوب عنه بری الذمه ہوگا جبکه دوسری موارد میں باطل ہوگا لهذا اگر عرفات میں وقوف اختیاری سی عاجز

هو اور وقوف اضطراری انجام دی تو اس کا حج صحیح ہوگا اور منوب عنه بری الذمه هو جائی گا ۔ لیکن اگر دونو وقوف سی عاجز هو تو اس کا حج باطل هی اور ایسی شخص کو نائب بنانا جس کی باری میں پهلی سی معلوم هو که یه عمل اختیاری انجام نه دی سکی گا احتیاط کی بنا پر جائز نهیں هی یها تک که بلا معاوضه بھی اگر کسی کی طرف سی حج کری تو اس کی عمل پر اکتفا کرنا مشکل هی البته ایسی شخص کو نائب بنانی میں کوئی حرج نهیں جس کی باری میں معلوم هو که وه محرمات احرام مثلا سائی میں رهنا یا کوئی اور حرام کام میں سی کسی کا مرتکب هوگا چاهی عذر کی وجه سی یا بغیر کسی عذر کی اسی طرح اس شخص کو بھی نائب بنانی میں کوئی حرج نهیں جس کی باری میں معلوم هو که ایسی واجبات حج کو چھوڑ دی گا جن کی وجه سی

حج کی صحت پر ضرر نہیں پہنچتا، چاہی انہیں جان بوجھ کر چھوڑا جائی مثلا طواف النساء یا گیارھویں اور بارھویں شب کو منی میں رھنا

(۱۱۴) اگر نائب احرام باندھنی سی پھلی مر جائی تو منوب عنه بری الذمه نهی هوگا لهذا اگر نائب بنانا ضروری هی تو کسی اور شخص کو نائب بنایا جائی لیکن احرام باندھنی اور حرم میں جانی کی بعد مرا هو تو احوط یه هی که منوب عنه بری الذمه هو جائی گا اور اس حکم میں حج الاسلام اور دوسری حج برابر هیں لیکن یه حکم اس وقت هی جب نائب اجرت لی کر حج پر گیا هو اور اگر اجرت کی بغیر حج کر رها هو تو پھر منوب عنه کا بری الذمه هونا اشکال سی خالی نهیں هی

(۱۱۵) اگر اجیر احرام باندھنی اور حرم میں داخل هونی کی بعد

مر جائی جبکه میت کو بری الذمه کرنی کی لیی نائب بنایا هو تو یه اجیر پوری اجرت کا مستحق هوگا لیکن اگر اسی اعمال حج انجام دینی کی لیی نائب و اجیر بنایا هو اور اجاره میں ایک سی زیاده چیزوں کو مدنظر رکھا گیا هوں (یعنی دو مقاصد هوں ایک تو ذمه سی بری هو جائی اور دوسرا اعمال انجام پائیں) تو پھر جتنی اعمال انجام دیی هوں ان کی نسبت سی اجرت کا مستحق هوگا (مثلاً ایک تهائی اعمال انجام دیی هوں تو ایک تهائی اجرت کا مستحق هوگا) لیکن اگر اجیر (نائب) احرام سی پهلی مر جائی تو اجرت میں سی کچھ نهیں ملی گا البته اگر عمل کی مقدمات بھی اجاره (معامله) میں داخل هوں یعنی اجاره سی دو چیزیں مقصود هوں ایک اعمال انجام پانا اور دوسرا مقدمات انجام پانا تو اس وقت جتنی مقدار کو انجام دیا هو اتنی اجرت کا مستحق

ہوگا۔

(۱۱۶) اگر کسی کو شہر سی حج کرنی کی لیی اجیر بنایا جائی اور راستہ معین نہ کیا جائی تو اجیر کو اختیار ہی کہ جس راستی سی چاہی جائی اور اگر راستہ معین کیا گیا ہو تو خلاف ورزی جائز نہیں ہی۔ لیکن اگر اجیر خلاف ورزی کرکی اعمال حج انجام دی اور راستہ اجارہ میں شرط نہ ہو اور اجارہ کا حصہ ہو تو اجیر پوری اجرت کا مستحق ہوگا اگر راستہ کو اعمال حج کا جز سمجھ کر اجارہ کیا ہو تو اس وقت نائب بنانی والی کو حق حاصل ہوگا اور فسخ کرنی کی صورت میں اجیر ان اعمال کی جن کو انجام دی چکا ہو معمول کی مطابق اجرت لی گا نہ کہ راستہ طی کرنی کی اجرت اور اگر معاملہ ختم نہ کری تو پر پوری طی شدہ اجرت کا مستحق ہوگا۔ لیکن نائب بنانی والی کو اجیر سی طی

شده راستی سی نه جانی کی صورت میں بقایاجات واپس لینی کا حق حاصل هی ۔

(۱۱۷) اگر کوئی معین سال میں کسی کا حج خود انجام دینی کی لیی نائب بنی تو اسی سال میں دوسری شخص کا حج خود انجام دینی کی لیی نائب نهیں بن سکتا۔ لیکن اگر دونوں اجارے کی سال جدا هوں یا کسی ایک میں یا دونوں میں خود انجام دینی کی شرط نه هو تو دونوں اجاری صحیح هوں گی۔

(۱۱۸) جو شخص کسی معین سال میں کسی کا حج انجام دینی کیلیی اجیر بنی تو جائز نهیں که وه نائب بنانی والی کی رضامندی کی بغیر اس حج کو معین سال سی پهلی یا بعد میں انجام دی۔ چنانچه اگر تاخیر کردی تو اگر چه منوب عنه (جس کی جانب سی حج کیا هو) بری الذمه هو جائی گا لیکن نائب بنانی والی کو معامله ختم

کرنی کا حق ہوگا۔ یعنی اجارہ ختم کرنی کی صورت میں اجیر کسی اجرت کا حقدار نہیں ہوگا اور یہ اسی صورت میں ہی کہ جب اجارہ معین شدہ سال میں حج کرنی کا ہو۔ لیکن اگر اجارہ تو حج کرنی کا ہو اور سال محض شرط ہو تو نائب معمول کی مطابق اجرت کا مستحق ہوگا۔ بلکہ اجارہ ختم نہ کرنی کی صورت میں اجیر طی شدہ اجرت کا مستحق ہوگا۔ اس کی برعکس اگر اجارہ معین شدہ سال میں حج کرنی کا ہو اور اجیر اس کی خلاف ورزی کری تو اس نتیجہ میں بچنی والی رقم کا مطالبہ کرنیکا حق نائب بنانی والی کو حاصل ہی۔

اسی طرح اگر اجیر حج کو معین سال سی پهلی انجام دی دی اور جس حج کی لیی اجارہ کیا ہو وہ حج الاسلام ہو تو منوب عنه فارغ الذمه ہو جائی گا اگر چه اجیر نی معینه سال سی پهلی انجام

دیا ہو تو اب چونکہ منوب عنہ تو فارغ الذمہ ہو گیا ہی لھذا معین شدہ سال میں حج انجام دینا ممکن ہی نہیں تو اجرت سی متعلق حکم وہ ہی جو قبل ازیں تاخیر کی صورت میں ہو چکا ہی اور اگر ایسا نہ ہو یعنی مستحب حج انجام دینی کی لیی اجیر بنایا گیا ہو کہ مثلا آئندہ سال حج انجام دی اور اجیر اسی سال انجام دیدی تو اگر اجارہ معین شدہ سال میں حج کرنیکا ہو تو اجیر اجرت کا مستحق نہیں ہوگا بلکہ واجب ہی کہ حج معینہ شدہ سال میں انجام دی اور اگر اجارہ میں سال محض شرط ہو تو بلی یہی حکم ہی بشرطیکہ اجر نی اس شرط کو ختم نہ کیا ہو اور اگر کر دیا ہو تو پر اجیر طی شدہ قیمت کا مستحق ہوگا

(۱۱۹) اگر اجیر دشمن کی روکنی یا بیماری کی وجہ سی اعمال حج انجام نہ دی سکی تو اس کا حکم خود اپنا حج انجام دینی والی

انسان کی طرح ھی جو دشمن یا بیماری کی وجه سی اپنا حج انجام نه دی سکی جس کی تفصیل آگی آئی بیان ھوگی لھذا اگر حج کا اجاره اسی سال کی لیی مقید ھو تو اجاره فسخ ھو جائی گا اور اگر اسی سال سی مقید نه ھو تو حج اس کی ذمه باقی رھی گا لیکن اگر سال کا یقین شرط کی صورت می ھو تو امیر بنانی والی کو خیار تخلف (شرط کی خلاف ورزی کی بنا پر اختیار) حاصل ھو جائی گا

(۱۲۰) اگر نائب کوئی ایسا کام انجام دی جس کی وجه سی کفاره واجب ھوتا ھو تو کفاره اپنی مال سی ادا کری گا چاھی پیسی لی کر نائب بنا ھو یا بغیر پیسو کی

(۱۲۱) اگر کسی کو حج کی لیی معین اجرت پر نائب بنایا جائی اور اجرت حج کی اخراجات سی کم نکلی تو اجیر پر اجرت پوری

کرنا واجب نہیں ہی، اسی طرح حج کی اخراجات سی زیادہ نکلی تو واپس لنیی کا حق بنی نہیں رکتا

(۱۲۲) اگر کسی کو واجب یا مستحب حج کی لیی نائب بنایا جائی اور نائب اپنی حج کو مشعر سی پهلی جماع کی ذریعی فاسد کر دی تو اس پر واجب هی که حج کو مکمل کری اور اس حج سی منوب عنه بری الذمه هو جائی گا لیکن نائب پر واجب هو جائی گا که آئنده سال حج کری اور ایک اونٹ کفاره بنی دی تا هم ظاهر یه هی که اجیر اجرت کا مستحق هوگا چاهی آئنده سال عذر کی وجه سی یا بغیر عذر کی حج نه بنی کری بلا معاوضه حج کرنی والی کا بنی یهی حکم هی فرق صرف یهی هی که مستحق اجرت نهیں هی

(۱۲۳) ظاهر یه هی که اجیر حج انجام دینی سی پهلی اجرت کا تقاضا

کرنیکا حق رکتا ھی چاھی حج سی پھلی اجرت دینی کی شرط واضح نہ بی کی ھو اس لیی کہ اس شرط پر قرینہ موجود ھی اور وہ یہ کہ عام طور پر اجرت پھلی دی جاتی ھی کیونکہ اجیر کی لیی اجرت لینی سی پھلی حج پر جانا اور عمل بجا لانا ممکن نھیں ھوتا

(۱۲۴) اگر کوئی خود حج کرنی کی لیی نائب بنی تو اسی حق نھیں ھی کہ نائب بنانی والی کی اجازت کی بغیر کسی دوسری کو نائب بنائی لیکن اگر اجارہ کی ذریعی عمل اپنی ذمہ لی اور خود انجام دینی کی شرط نہ کری تو پر اس کی لیی جائز ھی کہ اس حج کی لیی کسی دوسری کو نائب بنائی

(۱۲۵) اگر کسی کو وسیع وقت میں حج تمتع کی لیی نائب بنایا جائی اور اتفاقا وقت تنگ ھو جائی اور نائب حج عمرہ کو حج افراد سی بدل کر حج افراد انجام دی اور بعد میں عمرہ مفردہ انجام دی

تو منوب عنه بری الـذمه هو جـائی گا اور اگر اجاره عمره تمتع اور حـج تمتع کی اعمال انجام دینی کا هو تو نائب اجرت کا مستحق نهیں هوگا لیکن منوب عنه کو بری الذمه کرنی کا هو تو مستحق هوگا

(۱۲۶) مستحبی حج میں ایک شخص کئی افراد کا نائب بن سکتا هی لیکن واجب حج میں ایک شخص ایک یا دو سی زیاده کا نائب نهیں بن سکتا سوائی اس صورت کی که جب دو یا دو سی زیاده افراد پر حج مشترک طور پر واجب هوا هو مثلا دو افراد منت مـانیں که اگر همـارا کام هو گیا تو هم مل کر کسـی کو حـج پر بهیجیں گی، اس صورت میں دونوں کی لیی اپنی جانب سـی ایک شـخص کو حج پر بهیجیں گی، اس صورت میں دونوں کیلیی اپنی جانب سـی ایک شـخص کو نائب بنا کر بهیجنا جائز هی

(۱۲۷) مستحب حج میں کئی افراد ایک ہی شخص کی نیابت کر سکتی ہیں چاہی منوب عنه زنده هو یا مرده اور چاہی نائب اجرت لی کر حج کر رہا هو یا بغیر اجرت کی اسی طرح واجب حج میں بھی ایک شخص پر متعدد حج واجب ہوں مثلا کسی زنده یا مرده شخص پر دو حج واجب ہوں اور دونوں نذر سی واجب ہوئی ہوں یا مثلا ایک حج الاسلام ہو اور دوسرا نذر سی واجب ہوا ہی تو کئی افراد ایک شخص کی نیابت کرنا جایز ہی یعنی ایک کو حج الاسلام کی لیی دوسری کو دوسری حج کی لیی بنایا جا سکتا ہی اسی طرح ایک شخص کی جانب سی دو افراد کو ایک کو واجب حج کیلیی اور دوسری کو مستحب حج کی لیی نائب بنانا جائز ہی بلکه بعید نہیں ہی که اس احتمال کی بنا پر که ایک شخص کا حج ناقص هو سکتا ہی احتیاط کی خاطر ایک شخص کی طرف سی ایک واجب

حج کیلیی دو نائب بنانا جائز ہو

(۱۲۸) طواف فی نفسه مستحب هی لهذا طواف میں جائز هی که مرنی والی کی طرف سی نیابت کی جائی اسی طرح اگر زنده (منوب عنه) مکه میں نه هو یا مکه میں هو لیکن خود طواف نه کر سکتا هو تو اس کی طرف سی بںی نیابت کرنا جائز هی

(۱۲۹) نائب نیابتی حج کی اعمال سی فارغ هونی کی بعد اپنی جانب سی یا کسی اور جانب سی عمره مفرده کر سکتا هی جس طرح که اپنی یا کسی اور کی جانب سی طواف کرنی میں کوئی حرج نهیں هی

مستحب حج

(۱۳۰) جس شخص کی لیی حج کرنا ممکن هو اسی چاهیی که وه حج کری چاهی وه استطاعت نه بی رکتا هو یا حج الاسلام انجام دی چکا هو بلکه اگر ممکن هو تو هر سال حج کرنا مستحب هی

(۱۳۱) مناسب هی که مکه سی آتی وقت دوباره حج کی لیی آنی کی نیت هو، بلکه بعض رویات میں وارد هی نه آنی کی نیت کرنا موت کو قریب کرتا هی

(۱۳۲) مستحب هی که جس میں استطاعت نه هو اسی حج کرایا جائی جس طرح حج کی لیی قرض کرنا مستحب هی جب ادا

کرنی کا اطمینان هو اسی طرح حج میں زیاده خرچ کرنا بہتر هی

(۱۳۳) فقیر کی لیی جائز هی که جب اس کو سهم فقراء میں سی زکات دی جائی تو اس کو مستحب حج پر خرچ کری

(۱۳۴) شادی شده عورت کی لیی مستحب حج کی لیی شوهر کی اجازت ضروری هی طلاق رجعی کی عدت گزارنی والی کی لیی بہتر یهی حکم هی لیکن طلاق نائب والی عورت کی لیی شوهر کی اجازت معتبر نهیں هی اور جس عورت کا شوهر مرگیا هو اس کی لیی عده وفات میں حج کرنا جائز هی

عمره کی اقسام

(۱۳۵) عمره بی حج کی طرح کبی واجب هوتا هی اور کبی مستحب اور عمره یا مفرده هوتا هی یا تمتع

(۱۳۶) حج کی طرح عمره بی هر صاحب شرائط مستطیع پر واجب هی اور حج کی طرح واجب فوری هی لهذا عمره کی استطاعت رکنی والی پر چاهی وه حج کی استطاعت نه بی رکتا هو عمره واجب هی لیکن ظاهر یه هی که جس کا فریضه حج تمتع هو اور اس کی استطاعت نه رکتا هو بلکه عمره مفرده کی استطاعت رکتا هو تو اس پر عمره مفرده واجب نهی هی لهذا ایسی شخص کی مال سی

عمره مفرده کی لیی نائب بنانا جو مستطیع هوگیا هو اور ایام حج سی پهلی مر جائی واجب نهیں هی اسی طرح حج کی لیی اجیر بننی والی پر حج نیابتی کی اعمال سی فارغ هونی کی بعد عمره مفرده انجام دینا واجب نهیں هی اگر چه عمره کی استطاعت رکھتا هو لیکن مناسب هی که ان موارد میں احیتاط کو ترک نه کری اسی طرح وه شخص جو حج تمتع کری تو یقینا اس پر عمره مفرده واجب نهیں هی

(۱۳۷) سال کی هر مهینی میں عمره مفرده کرنا مستحب هی اور دو عمروں کی درمیاں تیس دن کا وقفه ضروری نهیں هی لهذا ایک ماه کی آخر اور دوسری ماه کی اول میں عمره کرنا جائز هی ایک مهینی میں دو عمری کرنا چاهی اپنی طرف سی یا کسی اور کی طرف سی جائز نهیں هی تا هم دوسرا عمره رجاء انجام دینی میں

کوئی حرج نہیں ہی اسی طرح اگر ایک عمرہ اپنی لیی اور دوسرا عمرہ کسی اور کی طرف سی یا دونو عمری دو مختلف افراد کی طرف سی ہو تو پر ایک ماہ میں دو عمری کرنی میں کوئی حرج نہیں ہی عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کی درمیان تیس دن فاصلہ ہونی کی شرط میں اشکال ہی وہ شخص جو ذی الحجہ میں عمرہ تمتع کرنی کا ارادہ رکتا ہو کہ اعمال حج کی بعد عمرہ مفردہ انجام دی گا تو اس کی لیی احوط یہ ہی کہ عمرہ کو ماہ محرم تک تاخیر کری اسی طرح وہ شخص جو عمرہ مفردہ شوال میں کری اور ارادہ رکتا ہو کہ اس کی بعد عمرہ تمتع انجام دی گا، اس کی لیی احوط یہ ہی کہ عمرہ اسی مہینی میں انجام نہ دی عمرہ مفردہ کو عمرہ تمتع اور حج تمتع کی درمیان انجام دینی میں ظاہر یہ ہی کہ عمرہ تمتع باطل ہو جاتا ہی لہذا عمرہ تمتع دوبارہ کرنا ضروری ہی

لیکن اگر حج کی لیی یوم ترویه (۸ ذی الحجه) تـک مکه میـ رهی تو جو اس وقت عمره مفرده انجـام دی چکا هی وه عمره تمتع شمار هوگا اور اس کی بعد حج تمتع کری۔

(۱۳۸) جس طرح عمره مفرده استطاعت کی وجه سی واجب هو جاتا هی اسی طرح نذر، قسم اور عهد وغیره بـی واجب جاتا هی۔

(۱۳۹) ذیل میـ چند چیزو۔ کی علاوه عمره مفرده اور عمره تمتع کی اعمال مشترک هیـ جن کی تفصیل آگی آئیگی۔

۱۔ عمره مفرده میـ طواف النساء واجب هی جب که عمره تمتع میـ واجب نهیـ هی ۔

۲۔ عمره تمتـع صـرف حـج کی مهینو۔ میـ انجـام دیـا جـا سـکتا هی جو شوال، ذی القعـده اور ذی الحجه هیـ جب که عمره مفرده کو سال کی

کسی مہینہ میں انجام دیا جاسکتا ہی تاہم ماہ رجب میں فضیلت ہی ۔

۳۔ عمرہ تمتع کی احرام سی باہر آنا صرف تقصیر (کچھ بال کٹوانا) پر منحصر ہی جب کہ عمرہ مفردہ کی احرام سی تقصیر سی بھی باہر آ سکتی ہیں اور حلق (بال منڈوانی) سی بھی تاہم حلق افضل ہی یہ حکم مردوں کی لیی ہی جب کہ عورتوں کی لیی تقصیر معین ہی چاہی عمرہ تمتع کی احرام سی باہر آنا ہو یا عمرہ مفردہ کی ۔

۴۔ عمرہ تمتع اور حج تمتع ایک ہی سال میں انجام دینا واجب ہی جس کی تفصیل آئیگی۔ جبکہ عمرہ مفردہ میں یہ واجب نہیں ہی۔ لھذا جس شخص پر حج افراد و عمرہ مفردہ واجب ہو وہ ایک سال میں حج اور دوسری سال میں عمرہ کر سکتا ہی۔

۵ اگر کوئی شخص عمره مفرده میں سعی سی پهلی حجامت کر لی تو بغیر اشکال کی اس کا عمل باطل هوجائیگا اور دوباره انجام دینا واجب هوگا یعنی آئنده ماه تک مکه میں رکی اور پھر سی عمره کری، جب که عمره تمتع میں اگر سعی سی پهلی جماع کری تو اس کا حکم جدا هی جیسا که مسئله ۲۲۰ میں آئی گا

(۱۴۰) عمره مفرده کی لیی احرام ان هی میقاتوں سی باندھنا واجب هی جهاں سی عمره تمتع کا احرام باندھا جاتا هی میقات کا بیان آگی آئیگا لیکن اگر مکلف مکه میں هو اور عمره مفرده کا اراده کری تو اس کی لیی جائز هی که حرم سی باهر نزدیک ترین مقام مثلا حدیبیه، جعرانه یا تنعیم سی احرام باندھی اس کی لیی میقات جاکر احرام باندھنا واجب نهیں هی تاهم جس شخص نی اپنا عمره مفرده سعی سی پهلی جماع کی وجه سی باطل کر دیا هو

اسی کسی ایک میقات پر جاکر احرام باندنا پڑیگا اور احوط یہ ھی کہ حرم سی باھر نزدیک ترین مقام سی احرام باندنا کافی نہیں ھوگا جیسا کہ مسئلہ ۲۲۳ میں تفصیلا آئی گا

(۱۴۱) مکہ میں بلکہ حرم میں بھی بغیر احرام کی داخل ھونا جائز نہیں ھی لھذا اگر کوئی حج کی مھینوں (شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ) کی علاوہ کسی مھینی میں داخل ھونا چاھی تو اس پر واجب ھی کہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھی سوائی ان لوگوں کی جو مسلسل کام کی لیی آتی جاتی ھیں مثل لکڑھارا اور چرواھا وغیرہ اسی طرح ایسی لوگ جو عمرہ تمتع، حج تمتع یا عمرہ مفردہ انجام دی کر مکہ سی باھر جائیں، ان کی لیی اسی مھینہ میں احرام کی بغیر مکہ میں جانا جائز ھی عمرہ تمتع کی بعد اور حج تمتع سی پھلی مکہ سی باھر آنی والوں کا حکم مسئلہ ۱۵۳میں آئی گا

(۱۴۲) جو شخص حج کی مہینو (شوال، ذی القعده، ذی الحجه) می عمره مفرده انجام دی اور یوم ترویه (۸ذی الحجه) تک مکه می رهی اور حج کا قصد کری تو اس کا عمره، عمره تمتع شمار هوگا لهذا وه حج تمتع کری اس حکم می واجب اور مستحب حج کا فرق نهی

حج کی قسمی

(۱۴۳) حج کی تین قسمی هی تمتع، افراد اور قران حج تمتع ان افراد کا فریضه هی جن کی وطن اور مکه کی درمیان سوله فرسخ سی زیاده فاصله هو جبکه افراد و قران مکه کی رهنی والو اور ان لوگو کا فریضه هی جن کی وطن اور مکه می سوله فرسخ سی کم

فاصله هو

(۱۴۴) جن کـا فریضه حـج تمتع هو ان کی لیی حـج افراد و قران اور اسـی طرح جن کا فریضه قران و افراد هو ان کی لیی حج تمتع کافی نهیـ هی لیکن کبـی کـبی حج تمتع والی کا فریضه تبدیل هو کر حج افراد هو جاتا هی جس کا ذکر آگی آئیگا اور یه حکم حـج الاسـلام کا هی جب که مسـتحب حـج نـذر کرده اور وصـیت کرده وه حج جن کی قسم معین نه کی هو تو دور والوـ اور قریب والوـ کو تینوـ اقسام حج میـ اختیار هی اگر چه حج تمتع افضل هیـ

(۱۴۵) دور کا رهنی والا اگر مکه میـ رهائش اختیار کر لی تو جب وه تیسری سال میـ داخل هوگا فریضه تمتع سی تبدیل هو کر افراد یـا قران هو جـائی گاـ لیکن تیسـری سال میـ داخل هونی سـی پهلی اس پر حـج تمتع واجب هوگا اور اس حکم میـ اس سی فرق نهیـ

پ□تا که وه مکه مي□ رهائش سی پهلی مستطیع هوا هی اور حج اس پر واجب هوا هی یا رهائش کی دوران مستطیع هوا هی اور حج اس پر واجب هوا هی اسی طرح اس سی ب□ی فرق نهي□ پ□تا که مکه کو وطن قرار دی کر یا قرار نه دی کر رهائش اختیار کری اور یهی حکم ان افراد کیلیی ب□ی هی جو مکه کی اطراف سوله فرسخ مي□ رهائش اختیار کري□ □

(۱۴۶) اگر کوئی شخص مکه مي□ رهائش اختیار کری اور اپنا فریضه تبدیل هونی سی پهلی حج تمتع کرنی کا اراده کری تو کها گیا هی اس کی لیی حرم سی باهر قریب ترین مقام سی احرام باند□نا جائز هی لیکن یه قول اشکال سی خالی نهي□ هی اور احوط یه هی که وه کسی میقات پر جاکر احرام باند□ی، بلکه احوط یه هی که ان شهر والو□ کی میقات پر جائی □ ظاهر یه هی که یه حکم هر اس

شخص کا ھی جو مکه میں ھو اور حج تمتع کا اراده کرنا چاھی حج مستحب ھی ھو ۔

۱۔ حج تمتع ۔

(۱۴۷) یه حج دو عبادتوں حج اور عمره سی مل کر بنتا ھی۔ کبھی کبھی صرف حج کو حج تمتع کھتی ھیں حج تمتع میں عمره تمتع کو پھلی انجام دینا واجب ھی ۔

(۱۴۸) عمره تمتع میں پانچ چیزیں واجب ھیں۔

۱۔ کسی ایک میقات سی احرام باندھنا جس کی تفصیل آگی آئیگی ۔

۲۔ خانه کعبه کی گرد طواف کرنا۔

۳۔ نماز طواف

۴۔ صفا مروه کی درمیان سعی کرنا ۔

۵ تقصیر یعنی سر، داڑھی یا مونچھوں کی کچھ بال کٹوانا

جب حاجی تقصیر انجام دیدی تو احرام سی فارغ هو جاتا هی لهذا احرام کی وه چیزیں جو اس پر حرام هوئی تھیں وه اس پر حلال هو جائیں گی

(۱۴۹) مکلف پر واجب هی که نویں ذی الحجه کی نزدیک هونی پر خود کو اعمال حج کی لیی تیار کری

واجبات حج تیره هیں جو که درج ذیل هیں:

۱ مکه سی احرام باندھنا جس کی تفصیل آگی آئیگی

۲ وقوف عرفات یعنی نویں ذی الحجه کی دن زوال آفتاب کی بعد غسل اور ظهر و عصر کی اکٹھی نماز ادا کرنی کی بعد سی لی کر غروب آفتاب تک عرفات کی مقام پر قیام کری عرفات مکه سی چار فرسخ کی فاصلی پر هی

۳ وقوف مزدلفه یعنی شب عید قربان کی کچھ حصی سی طلوع آفتاب سی کچھ پهلی تک مزدلفه (مشعر) میں قیام کرنا مزدلفه عرفات و مکه کی درمیان ایک جگه کا نام هی

۴ رمی جمره عقبه (کنکر مارنا) عید قربان کی دن منی کی مقام پر رمی کرنا، منی مکه سی تقریبا ایک فرسخ کی فاصلی پر هی

۵ عید کی دن یا ایام تشریق (۱۱،۱۲،۱۳ذی الحجه) میں منی کی مقام قربانی کرنا

۶ سر منوانا یا سر، داڑھی یا مونچھوں کی کچھ بال کاٹنا (حلق یا تقصیر) اور اس کی بعد احرام کی وجه سی حرام هونی والی چیزیں حلال هو جائیں گی سوائی احیتاط واجب کی بنا پر عورت، خوشبو اور شکار کی

۷ مکه واپس آنی کی بعد خانه خدا کی زیارت کا طواف کرنا

۸ نماز طواف ادا کرنا

۹ صفا و مروہ کی درمیان سعی کرنا اس عمل کی بعد خوشبو بی حلال ہو جائی گی

۱۰ طواف النساء

۱۱ نماز طواف النساء اس عمل کی بعد عورت (بیوی) بی حلال ہوجائیگی

۱۲ گیارہ اور بارہ کی رات منی میں گزارنا بلکہ بعض صورتو میں تیرویں کی شب بی منی میں گزارنا جس کا ذکر آگی آئی گا

۱۳ رمی جمرات گیارہ اور بارہ کو دن کی وقت تینو جمرات (اولی، وسطی اور عقبہ) کو کنکریا مارنا بلکہ اظہر یہ ہی کہ جو شخص تیرویں رات منی میں گزاری وہ تیرویں کی دن بی

رمی کری (۱۵۰) حج تمتع میں ذیل میں درج چیزیں شرط ہیں:

۱۔ نیت یعنی حج تمتع کو ادا کرنی کی نیت کری لهذا اگر کسی دوسری حج کی نیت کری یا نیت میں تردد کری تو یه حج صحیح نهیں هوگا

۲۔ عمره اور حج دونوں کو حج کی مهینوں (شوال، ذی القعده، ذی الحجه) میں انجام دی لهذا اگر عمره کا ایک حصه شوال سی پهلی انجام دی تو عمره صحیح نهیں هوگا

۳۔ عمره اور حج ایک هی سال میں انجام دینا ضروری هی لهذا اگر ایک سال عمره تنتع اور دوسری سال حج تمتع انجام دی تو حج تمتع صحیح نه هوگا اس سی فرق نهیں پڑتا که اگلی سال تک مکه میں قیام کری یا عمره کی بعد وطن واپس لوٹ جائی اور دوباره آئی اور اس سی بڑی فرق نهیں پڑتا که عمره کی بعد، تقصیر کی

بعد احرام کول دی یا آئنده سال تک حالت احرام میں باقی رهی۔

۴۔ حالت اختیار میں حج کا احرام شهر مکه سی باندںی اور بهترین مقام مسجدالحرام هی لیکن اگر کسی وجه سی مکه سی حرام نه باندں سکی تو جهاں سی ممکن هو وهاں سی باندں لی۔

۵۔ ایک شخص کی طرف سی عمره تمتع اور حج تمتع کی تمام اعمال ایک هی شخص انجام دی سکتا هی۔ لهذا اگر دو افراد کو اس طرح سی نائب بنایا جائی که ایک کو عمره تمتع کی لیی اور دوسری کو حج کی لیی تو یه صحیح نهیں هوگا۔ چاهی منوب عنه زنده هو یا مرده اسی طرح اگر ایک هی شخص عمره و حج دونوں کری لیکن عمره ایک کی جانب سی اور حج دوسری کی جانب سی تو یه بںی صحیح نهیں هوگا۔

(۱۵۱) مکلف کا عمره تمتع کی اعمال سی فارغ هونی کی بعد حج تمتع ادا کیی بغیر مکه سی نکلنا بنابر احوط جائز نهیں هی سوائی اس کی که اسی کوئی کام هو چاهی وه ضروری نه بلکی هو تا هم اعمال حج کی فوت هونی کا خوف نه هو لهذا اسی معلوم هو که وه مکه واپس آکر حج کیلیی احرام باندھ سکی گا تو اظهر یه هی که بغیر احرام کی مکه سی نکلنا جائز هی ورنه حج کی لیی احرام باندھ کر اپنی کام کی لیی جائی اس صورت میں ظاهر یه هی که اس پر مکه واپس آنا واجب نهیں هی بلکه وه اپنی جگه سی هی عرفات جا سکتا هی اگر کوئی عمره تمتع انجام تو اس کی لیی حالت اختیار میں حج تمتع کو چھوڑنا جائز نهیں هی چاهی حج مستحب هی هو لیکن اگر حج انجام دینا ممکن نه هو تو احوط یه هی که عمره تمتع کو عمره مفرده قرار دی کر طواف النساء انجام دی

(۱۵۲) اظهر یه هی که حج تمتع کرنی والی کیلیی عمره کی اعمال مکمل کرنی سی پهلی مکه سی باهر جانا جائز هی جبکه مکه واپس آنا ممکن هو اگر چه احوط یه هی که نه جائی

(۱۵۳) عمره تمتع کی اعمال سی فارغ هونی کی بعد مکه سی باهر کسی دوسری جگه جانا حرام هی نه که ان نئی محلو میں جو اب شهر مکه کا حصه شمار هوتی هیں اور قدیم محلو کا حکم رکتی هیں لهذا حاجی کا عمره تمتع کی اعمال سی فارغ هونی کی بعد ان نئی محلو میں کسی کام سی یا بغیر کام کی جانا جائز هی

(۱۵۴) جب حاجی عمره تمتع کی اعمال سی فارغ هونی کی بعد بغیر احرام کی مکه سی باهر جائی تو اس کی دو صورتیں هیں:

(۱) جس مهینی میں عمره کیا تها اس کی تمام هونی سی پهلی اگر مکه واپس آئی تو ضروری هی که احرام کی بغیر مکه میں داخل هو

اور مکه سی حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفات جائی

(۲) جس مهینی میں عمره کیا هو اس کی ختم هونی کی بعد مکه واپس آئی تو ضروری هی که مکه واپس آنی کیلیی عمره کا احرام باندھی

(۱۵۵) جس شخص کا فریضه حج تمتع هو اگر حج افراد یا قران انجام دی تو اس کا فریضه ساقط نهیں هوگا اس حکم سی وه شخص مستثنی هی جو عمره تمتع شروع کری لیکن پورا کرنی کا وقت باقی نه رهی اور یه شخص اپنی نیت کو حج افراد کی طرف پھیر لی اور حج کی بعد عمره مفرده بجا لائی وقت اتنا تنگ هو جس کی وجه سی حج افراد کی طرف عدول جائز هوتا هیو اس میں فقهاء کا اختلاف هی اظهر یه هی که عدول اس وقت واجب هوگا جب عرفه کی دن زوال آفتاب سی پهلی عمره کی اعمال کو پورا نه کر

سکتا ہو لیکن اگر زوال آفتاب سی پہلی اعمال کو مکمل کرنا ممکن ہو چاہی یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) میں یا اس کی بعد تو اس صورت میں عدول کا جائز ہونا اشکال سی خالی نہیں ہی

(۱۵۶) وہ شخص جس کا فریضہ حج تمتع ہو اور وہ عمرہ کا احرام باندھنی سی پہلی جانتا ہو کہ وہ عرفات کی دن زوال آفتاب تک عمرہ کی اعمال مکمل نہیں کر سکی گا تو اس کا افراد یا قران کی طرف عدول کرنا کفایت نہیں کری گا بلکہ اگر حج اس کی ذمہ قرار پائی تو اس پر واجب ہی کہ وہ آئندہ سال حج تمتع انجام دی

(۱۵۷) اگر کوئی وسیع وقت میں حج تمتع کا احرام باندھی لیکن طواف اور سعی میں جان بوجھ کر عرفہ کی دن زوال آفتاب تک تاخیر کری تو اس کا عمرہ باطل ہوجائیگا اور اظہر یہ ہی کہ حج افراد

کی طرف عدول کرنا کافی نہیں ہوگا اگر چہ احوط یہ ہی کہ رجاء حج افراد کی اعمال انجام دی بلکہ طواف نماز طواف سعی اور حلق یا تقصیر کو عمرہ میں بنابر احوط عمومی نیت (یعنی حج افراد اور عمرہ مفردہ دونوں کو شامل کرنی والی) سی انجام دی ۔

۲۔ حج افراد ۔

جیسا کہ پہلی بیان ہو چکا ہی کہ حج تمتع کی دو جز ہیں ایک عمرہ تمتع اور دوسرا حج اس کا پہلا جز دوسری جز سی ملا ہوا ہی اور عمرہ، حج پر مقدم کیا جاتا ہی جبکہ حج افراد خود ایک مستقل عمل ہی اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہی یہ مکہ اور اس کی اطراف سولہ فرسخ میں رہنی والوں کا فریضہ ہی اور مکلف کو اختیار ہی کہ حج افراد انجام دی یا قران جب مکلف حج افراد کی ساتھ عمرہ مفردہ بھی انجام دی سکتا ہو تو مستقل طور پر عمرہ مفردہ بھی

واجب هو جائی گا لهذا اگر کوئی حج افراد و عمره میں سی کوئی ایک عمل انجام دی سکتا هو تو صرف وه عمل واجب هوگا جو خود انجام دی اور اگر ایک وقت میں ایک عمل کو انجام دی سکتا هو اور دوسری وقت میں دوسری عمل کو تو اس پر واجب هی که ان اوقات میں اپنی فریضه کو انجام دی اگر ایک هی وقت میں دونو کو انجام دینا ممکن هو تو دونو کو انجام دینا واجب هی اس صورت میں فقهاء کی درمیان مشهور هی که حج افراد کو عمره مفرده سی پهلی انجام دی اور یهی احوط هی

(۱۵۸) حج افراد اور حج تمتع کی تمام اعمال درج ذیل چند چیزو کی علاوه مشترک هی

(۱) حج تمتع میں عمره اور حج کو حج کی مهینو (شوال، ذی القعده اور ذی الحجه) میں ایک هی سال میں انجام دینا معتبر هی جیسا که

پهلی بیان هو چکا هی جبکه حج افراد میں واجب نهیں هی ۔

۲۔ حج تمتع میں قربانی واجب هی جبکه افراد میں نهیں هی۔

۳۔ طواف کو سعی اور وقوف عرفات و مشعر سی پهلی انجام نه دیا جائی سوائی کسی عذر کی جیسا که مسئله ۴۱۲ میں آئی گا ۔ جب که افراد میں جائز هی۔

۴۔ حج تمتع کا احرام مکه سی باندھا جاتا هی۔ جبکه افراد کا احرام کسی ایک میقات سی باندھا جاتا هی ۔ یه مسئله میقات کی بحث میں آئیگا۔

۵۔ عمره تمتع کا حج تمتع سی پهلی انجام دینا واجب هی۔ جبکه حج افراد میں ایسا نهیں۔

(۱۵۹) مستحب حج کا احرام باندھنی والی کی لیی عمره تمتع کی طرف عدول کرنا جائز هی۔ لهذا اگر وه تقصیر کری اور احرام

کول دی لیکن اگر سعی کی بعد تلبیه پ چکا هو تو پر عمره تمتع کی طر ف عدول نهی کر سکتا

(۱۶۰) حج افراد کا احرام باند کر مکه می داخل هونی والی کی لیی مستحب طواف کرنا جائز هی لیکن جس مورد می عمره تمتع کی طرف عدول کرنا جائز هو اور یه عدول کا قصد نه رکتا هو تو احوط اول یه هی که وه نماز طواف سی فارغ هونی کی بعد دوباره تلبیه کهی یه احتیاط واجب طواف می بی جاری هوگی

۳ حج قران

(۱۶۱) حج قران حج افراد کی ساتھ تمام پهلو می مشترک هی

سوائی اس کی که حج قران می احرام باندتی وقت حاجی کو قربانی ساتھ رکنا هوتی هی اور اسی لیی اس پر قربانی واجب هی حج قران می احرام تلبیه کهنی کی علاوه اشعار (حیوان پر

علامت لگانا) اور تقلید (حیوان کی گردن میں کسی چیز کا لٹکانا) سی بھی منعقد ہو سکتا ہی اور جب کوئی حج قران کا احرام باندھ لی تو اس کی لی حج تمتع کی طرف عدول جائز نہیں ہی

احرام کی میقات

اسلامی شریعت مقدسه نی احرام باندھنی کی لیی چند جگھیں مقرر کی ہیں جھاں سی احرام باندھنا واجب ہی اور اسی جگه کو میقات کھتی ہیں جن کی تعداد نو ہی

۱ ذوالحلیفه

یه مدینه کی نزدیک واقع ہی، یه مدینه میں رهنی والوں اور هر اس شخص کی لیی ہی جو مدینه کی راستی حج کی لیی جانا چاهیں

احوط یه هی که احرام مسجد شجره سی نباندا جائی کیونکه مسجد سی باهر باندا هوا احرام کافی نهیں هی چاهی وه مسجد کی مقابل، دائیں، بائیں کںںی هو کر باندا جائی سوائی اس عورت کی جو حالت حیض میں هو یا حائضه کا حکم رکںںتی هو

(۱۶۲) بلا کسی عذر یا بیماری یا کمزوری کی ذوالحلیفه (مسجد شجره) سی جحفه تک احرام باندںںنی میں تاخیر کرنا جائز نهیں هی

۲ وادی عقیق

یه اهل عراق، نجد اور هر اس شخص کی لیی هی جو اس کی راستی حج کی لیی جائی اسکی تین حصی هیں:

پهلی حصی کو مسلخ دوسری کو غمره اور تیسری کو ذات عرق کهتی هیںں احوط اولی یه هی که تقیه، بیماری یا کوئی اور رکاوں نه هو تو حاجی کو ذات عرق پهنچنی سی پهلی احرام باندں لینا چاهیی

(۱۶۳) کھا گیا ھی که تقیه کی حالت میں ذات عرق سی پھلی لباس اتاری بغیر چھپ کر احرام باندھنا جائز ھی اور جب ذات عرق پھنچ جائی تو اپنی کپڑی اتار کر احرام باندھ لی اور اس پر کفاره بھی واجب نھیں ھی ھاں یه قول اشکال سی خالی نھیں ھی ۔

۳۔ حجفه ۔

یه اھل شام، مصر اور مغرب والوں بلکه هر اس شخص کا میقات ھی جو اس راستی سی گزری حتی که بنابر اظھر اس شخص کا بھی جو ذوالحلیفه سی گزر کر آیا ھو لیکن کسی وجه سی یا بغیر کسی وجه کی احرام نه باندھ سکا ھو ۔

۴۔ یلملم ۔

یه اھل یمن اور هر اس شخص کا میقات ھی جو اس راستی سی

آئی، یلملم ایک پہاڑی کا نام ہی ۔

۵۔ قرن منازل

یہ طائف اور اس راستی آنی والوں کا میقات ہی گزشتہ چار میقاتوں میں احرام وہاں موجود مسجد سی باندھنا ضروری نہیں ہی بلکہ ہر اس جگہ سی جس پر میقات کا نام صادق آئی احرام باندھا جا سکتا ہی ۔ اور اگر اسی یقین نہ ہو سکی تو اس سی پہلی نذر کرکی احرام باندھ سکتا ہی کیونکہ یہ حالت اختیاری میں بڑی جائز ہی ۔

۶۔ مذکورہ میقاتوں میں سی کسی ایک کا متوازی ۔

یہ ان لوگوں کی لیی ہی جو ان راستوں سی آ رہی ہوں جہاں سی مذکورہ بلا مواقیت نہ آتی ہوں۔ چنانچہ اس وقت ان میقاتوں کی متوازی سی احرام باندھا جا سکتا ہی ۔

متوازی میقات سی وہ جگہ مراد ھی کہ اگر انسان قبلہ رخ ھو کر کا ھو تو مذکورہ بالا میقاتو میں سی کوئی اس کی سیدھی یا الٹی ھاتھ میں اس طرح پڑی کہ اگر متوازی میقات سی گزر جائی تو مذکورہ میقات اس کی پشت میں آئیگی

متوازی میقات کی پہچان کی لیی عرفا تصدیق کافی ھی، عقلی طور سی تحقیق اور غور فکر ضروری نھیں ھی اگر حاجی اپنی راستی میں ایسی دو جگھوں سی گزری جن میں سی ھر ایک میقات کی متوازی ھو تو احوط اور اولی یہ ھی کہ پھلی جگہ سی احرام باندھی

۷ مکہ

جس طرح یہ حج تمتع کا میقات ھی اسی طرح مکہ اور اطراف مکہ میں رھنی والوں کی لیی یہ افراد و قران کا میقات بھی ھی

چاهی ان کا فریضه اهل مکه کی فریضی کی طرف منتقل هوا هو یا نهیں لهذا ان کی لیی حج افراد و قران کی لیی مکه سی احرام باندنا جایز هی ۔ اگر چه عورت کی علاوه مرد کی لیی بهتر یه هی که وه کسی میقات مثلا جعرانه پر جا کر احرام باندی احوط اولی یه هی که پیغمبر صلی الله علیه واله و سلم کی زمانی میں جو مکه تا وهاں سی احرام باندا جائی تاهم اظهر یه هی که نئی محلوں سی بی احرام باندا جا سکتا هی سوائی ان حصوں کی جو حرم سی باهر هیں ۔

۸۔ محل رهائش

یه ان کا میقات هی جن کی رهائش گاه میقات کی نسبت مکه سی زیاده قریب هو، ان کی لیی اپنی گر سی احرام باندنا جائز هی اور میقات جانا ضروری نهیں هی۔

۹ ادنی حل (مثلا حدیبیه، جعرانه اور تنعیم)

یه عمره مفرده کی لیی میقات هی ان لوگو کی لیی جو حج قران و افراد سی فارغ هونی کی بعد عمره مفرده کرنا چاهتی هو بلکه هر اس شخص کی لی جو مکه می هو اور عمره مفرده کرنا چاهتا هو سوائی اس صورت می جو مسئله ۱۴۰ می گزر چکی هی

میقات کی احکام

(۱۶۴) میقات سی پهلی احرام باندنا جائز نهی هی لهذا حالت احرام می میقات سی گزر جانا کافی نهی هی بلکه ضروری هی خود میقات سی احرام باندا جائی، سوائی مندرجه ذیل صورتو کی:

۱ میقات سی پهلی احرام کی نذر کری لهذا نذر کی وجه سی میقات سی پهلی احرام باندنا صحیح هوگا اور میقات سی دوباره احرام باندنا یا گزرنا ضروری نهیں هی بلکه ایسی راستی سی مکه جانا بںی جائز هی جس میں میقات نه آئیں اس میں واجب یا مستحب حج یا عمره مفرده هونی سی فرق نهیں پںتا لیکن اگر احرام حج یا عمره مفرده کی لیی هو تو اس بات کو مدنظر رکںنا ضروری هی که احرام حج کی مهینوں سی پهلی نه هو جیسا که پهلی بیان هو چکا هی

۲ جب رجب میں عمره مفرده کا قصد کری اور خوف هو که اگر احرام باندںنی میں تاخیر کری گا یا میقات تک پهنچنی کا انتظار کری گا تو رجب میں عمره ادا نهیں کر سکی گا تو اس کی لی میقات سی پهلی احرام باندںنا جائز هی اور عمره ماه رجب کا هی

شمار ہو گا۔ چاھی باقی اعمال شعبان میں انجام دی اور اس حکم میں واجب یا مستحب عمرہ میں فرق نہیں ھی۔

(۱۶۵) مکلف کو جب میقات پر پھنچنی کا یقین ہو جائی یا دلیل موجود ہو تو واجب ھی کہ احرام باندھی اور اگر اس کو میقات پر پھنچنی کا شک ہو تو احرام باندھنا جائز نہیں ھی۔

(۱۶۶) اگر کوئی میقات سی پھلی احرام باندھنی کی لیی نذر کری اور پھر نذر کی مخالفت کرتی ہوئی میقات سی احرام باندھی تو اس کا احرام باطل نہیں ہو گا۔ تاہم اگر اس نی جان بوجھ کر مخالفت کی ہو تو نذر توڑنی کا کفارہ اس پر واجب ہو جائی گا۔

(۱۶۷) قبل از میقات کی طرح بعد از میقات بھی احرام باندھنا جائز نہیں ھی۔ لھذا جو شخص حج یا عمرہ کرنا یا مکہ اور حرم میں

داخل ہونا چاہی اس کی لیی اختیاری حالت میں بغیر احرام میقات سی گزرنا جائز نہیں ہی ۔ چاہی آگی دوسرا میقات موجود ہو ۔ چنانچہ اگر کسی میقات سی گزر جائی تو ممکنہ صورت میں واپس لوٹنا واجب ہی ۔ تاہم اس حکم سی وہ مستثنی ہی جو ذوالحلیفہ سی بلا عذر احرام کی بغیر گزر کر حجفہ پہنچ جائی لہذا اظہر یہ ہی کہ اس شخص کی لیی حجفہ سی احرام باندھنا کافی ہی ۔ لیکن گنہگار ہوگا ۔ احوط یہ ہی کہ مکلف متوازی و مقابل میقات سی بھی بغیر احرام کی نہ گزری اگر چہ بعید نہیں کہ آگی کوئی اور میقات موجود ہو تو متوزای میقات سی بغیر احرام کی گزرنا جائز ہو ۔ ایسا مسافر جو حج و عمرہ یا حرم اور مکہ میں داخل ہونی کا ارادہ نہ رکھتا ہو بلکہ باہر ہی اس کا کام کی سلسلی سی آنا جانا ہو ۔ اگر میقات سی گزرنی کی بعد حرم میں داخل

ہونی کا ارادہ کری تو اس کی لیی عمرہ مفردہ کی لیی ادنی حل (حرم سی باہر نزدیک ترین مقام) سی حرام بانـدنا جائز ہی

(۱۶۸) مذکورہ بالا صورت کی علاوہ اگر مکلف جان بوجہ کر میقات سی بغیر احرام کی گزری تو دو صورتیں بنیں گی

۱ میقـات تک واپسی کی ممکنہ صورت میں واپس جا کر میقات سی احرام بانـدنا واجب ہی چاہی حرم کی انـدر سی واپس جایا جائی یا باہر سی لہذا ایسا کرنی سی بغیر اشکال کی عمل صحیح ہوگا

۲ میقـات تـک ممکنہ صورت نہ ہو تو چـاہی حرم کی انـدر ہو یـا باہر اور انـدر ہونی کی صورت میں باہر آ سـکتا ہو یا نہیں، اظہر یہ ہی کہ حج باطل ہی اور میقات کی علاوہ کسی اور جگہ سی

احرام کافی نہیں ہوگا، مستطیع ہونی کی صورت میں آئندہ سال حج کی ادائیگی واجب ہوگی۔

(۱۶۹) مسئلہ ۱۶۷ میں موجود صورت کی علاوہ اگر مکلف بےولنی، بی ہوشی، مسئلہ نہ جاننی یا میقات کو نہ پھنچاننی کی وجہ سی بغیر احرامِ میقات سی گزر جائی تو اس مسئلہ کی درج ذیل چار صورتیں ہیں:

۱۔ اگر میقات واپس جانا ممکن ہو تو واجب ہی کہ میقات واپس جا کر میقات سی احرام باندےی۔

۲۔ حرم میں جا چکا ہو اور میقات تک جانا ممکن نہ ہو لیکن حرم سی باہر جانا ممکن ہو تو لازم ہی کہ حرم سی باہر جائی اور وہاں سی احرام باندےی اور اولی یہ ہی کہ حرم سی جتنا دور ہونا ممکن ہو اتنا دور جا کر احرام باندےی ۔

۳ حرم میں داخل ہو چکا ہو اور حرم سے باہر جانا ممکن نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ جہاں پر ہو وہاں سے احرام باندھی چاہے مکہ میں داخل ہو چکا ہو

۴ حرم سے باہر ہو اور میقات تک واپس جانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں جتنا ممکن ہو اتنا واپس جائے اور پھر احرام باندھی

مذکورہ چار صورتوں میں اگر مکلف نے بیان شدہ وظائف پر عمل کیا تو اس کا عمل صحیح ہوگا احرام کو میقات سے پہلے یا بعد میں باندھنے والا شخص خواہ لا علمی یا بھول کی وجہ سے ایسا کرے، تارک احرام کا حکم رکھتا ہے

(۱۷۰) اگر حائضہ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے میقات سے احرام نہ باندھی اور حرم میں داخل ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ اگر

میقات تک واپس نہیں جا سکتی تو حرم سی باہر جائی اور وہاں سی احرام باندھی بلکہ اس صورت میں احوط یہ ہی کہ جتنا ممکن ہو اتنا حرم سی دور ج اکر احرام باندھی بشرطیکہ اس کا یہ عمل حج کی چھوڑ جانی کا سبب نہ بنی اور اگر یہ اس کی لیی ممکن نہ ہو تو وہ اس کی لیی دوسروں کی ساتھ برابر ہی اور اس کا حکم وہی ہی جو مسئلہ ۱۶۹ میں بیان ہو چکا ہی ۔

(۱۷۱) اگر کسی کا عمرہ باطل ہو جائی خواہ اس کی وجہ احرام کا باطل ہونا ہو تو ممکنہ صورت میں اس کی قضا کرنا واجب ہی اور اگر دوبارہ انجام نہ دی خواہ اس کی وجہ تنگی وقت ہو تو اس کا حج باطل ہو جائی گا اور ضروری ہی کہ آئندہ سال دوبارہ حج کری ۔

(۱۷۲) فقہاء کی ایک گروہ کا کہنا ہی کہ اگر مکلف بھول

جائی یا لاعملی کی وجه سی بغیر احرام کی عمره کری تو اس کا عمره صحیح هی لیکن یه قول اشکال سی خالی نهیں هی اور اس صورت میں احوط یه هی که اگر ممکن هو تو قبل ازیں مذکوره طریقی کی مطابق دوباره عمره کری

(۱۷۳) سابقه مسئلو میں بیان هو چکا هی که اگر کسی کا گزر مکه سی دور هو اور وه شخص حج کرنا چاهی تو پهلی طی پانچ میقاتو میں سی کسی ایک سی عمره کا احرام باندنا واجب هی لهذا اگر اس کا راسته میقاتو سی گزرتا هو تو کوئی اشکال نهیں هی لیکن اگر اس کا راسته کسی میقات سی گزرتا هو تو جیسا که آج کی زمانی میں بیشتر حجاج جده ایرپور پر اترتی هیں، ان میں سی بعض حاجی مدینه منوره جانی پر اعمال حج و عمره کو ترجیح دیتی هیں جب که معلوم هی که جده میقات نهیں هی بلکه متوازی

میقات ہونا بڑی ثابت نہیں ہی اور نہ ہی اطمئنان ہی لہذا اس صورت میں حجاج ذیل تین صورتوں میں سی کسی ایک انتخاب کریں:

۱۔ نذر کا احرام اپنی وطن یا بعض مواقیت کی گزرنی سی پہلی باندھ لیں اس میں کوئی اشکال نہیں ہی جب سورج کا سائی میں ہونا لازم نہ آتا ہو مثلا سفر رات کا ہو اسی طرح بارش سی بچنا مقصود نہ ہو ۔

۲۔ جدہ سی کسی میقات یا متوازی میقات پر جائی یا ایسی جگہ جائی جو میقات کی پیچھی ہو اور وہاں سی نذر کرکی احرام باندھی مثلا رابغ جو حجفہ کی پیچھی ہی اور مشہور شہر ہی جو عام راستی سی جدہ سی ملا ہوا ہی اور حجفہ کی نسبت یہاں تک پہنچنا آسان ہی۔

۳۔ جدہ میں ہی نذر کرکی احرام باندھ لی بشرطیکہ معلوم ہو خواہ سرسری طور پر ہی سہی کہ حرم اور جدہ کی درمیان ایک میقات کا متوازی حصہ موجود ہی جیسا کہ وہ حصہ حجفہ سی متوازی و مقابل ہونا بعید نہیں ہی۔ البتہ اگر اس بات کا صرف احتمال ہو اور علم نہ ہو تو ایسی شخص کی لیی جدہ میں نذر کرکی احرام بندھنا جائز نہیں ہی۔ لیکن اگر حاجی جدہ آئی اور میقات یا میقات کا حکم رکھنی والی جگہ پر جانی ارادہ رکھتا ہو اور بعد میں نہ جا سکی تو اس صورت میں جدہ سی نذر کرکی احرام باندھنا جائز ہی اور اظہر یہ ہی کہ اس صورت میں حرم میں داخل ہونی سی پہلی احرام کی تجدید کرنا لازم نہیں ہی۔

(۱۷۴) جیسا کہ پہلی بیان کیا جا چکا ہی کہ حج تمتع کرنی والی پر واجب ہی کہ حج تمتع کا احرام مکہ سی باندھی لہذا اگر جان بوجھ

کر حج تمتع کا احرام کسی اور جگہ سی باندی تو اس کا احرام صحیح نہیں ہوگا چاهی مکه میں احرام باندے کر داخل هو لهذا اگر ممکن هو تو پھر سی مکه سی احرام باندی ورنه حج باطل هوگا

(۱۷۵) اگر حج تمتع کرنی والا۔ مکه سی احرام بھول جائی تو ممکنه صورت میں مکه جانا واجب هی ورنه جس جگه هی وهیں سی احرام باندے لی چاهی عرفات میں هی هو اور اس کا حج صحیح هوگا یهی حکم اس شخص کا هی جسی مسئله معلوم نه هو

(۱۷۶) اگر کوئی حج کی احرام کو بھول جائی اور اعمال حج کرنی کی بعد یاد آئی تو اس کا حج صحیح هوگا اور جو شخص مسئله نه جانتا هو اس کا بھی یهی حکم هی

احرام کا طریقه

احرام میں تین چیزیں واجب ہیں:

۱۔ نیت یعنی مکلف اراده کری که عمره یا حج قربه الی الله انجام دوں گا نیت میں معتبر نہیں که اعمال کو تفصیل سی جانتا هو بلکه اجمالی معرفت بھی کافی هی لهذا اگر نیت کرتی وقت مثلا عمره میں جو کچھ واجب هی تفصیلا نه جانتا هو تو ایک ایک عمل کو رساله عملیه یا قابل اعتماد شخص سی سیکھ کر انجام دینا کافی هی

نیت میں چند چیزیں معتبر هیں:

۱ قصد قربت و قصد اخلاص، جیسا که ساری عبادتو میں ضروری ہیں

۲ خاص جگه سی احرام کی نیت کرنا، اس کی تفصیل میقاتو میں بیان هو چکی هی

۳ احرام کو معین کرنا که عمره کا هی یا حج کا اور حج کی صورت میں معین کرنا که حج تمتع کا هی یا قران کا اور کسی کی جانب سی حج کر رها هو تو نیابت کا قصد کرنا اور کسی جانب سی قصد نه کرنا هی کافی هوگا که عبادت خود اس کی جانب سی هی اظهر یه هی که جو حج نذر کی وجه سی واجب هوا هو اس کی ساقط هونی کی لیی کافی هی که نذر کرده عمل اس کی انجام شده عمل پر منطبق هو جائی اور اس کا صحیح هونا حج نذر هونی پر موقوف نهیں هی جس طرح اس شخص کیلیی جو حج کری تو اس حج کو حج اسلام

سمجھنی کی لیی یهی کافی هی که جو حج الاسلام اس پر واجب تھا وه اس عمل پر جسی یه بجا لایا هی منطبق هو جائی اور مزید کسی قصد کی ضرورت نهیں هی

(۱۷۷) نیت کی صحیح هونی کی لیی معتبر نهیں که زبان سی کهی اگر چه مستحب هی جس طرح قصد قربت میں دل سی گزارنا معتبر نهیں هی بلکه داعی کافی هی (یعنی عبادت پر ابھارنی والی چیز قربت خدا و) جیسا که دوسری عبادات میں داعی کافی هی

(۱۷۸) احرام کی صحیح هونی میں محرمات احرام کو ترک کرنی کا عزم اول سی آخر تک هونا معتبر نهیں هی اس بناء پر محرمات کو انجام دینی کا عزم هو پھر بھی احرام صحیح هوگا لیکن عمره مفرده کی احرام کی دوران اگر کوئی اپنی بیوی سی، سعی

سی فارغ ہونی سی پہلی، جماع کا ارادہ رکتا ہو یا جماع کرنی میں متردد ہو تو ظاہر یہ ہی کہ اس کا احرام باطل ہی اور بناء بر احوط استمناء کا بلی یہی حکم ہی اگر احرام کی وقت جماع یا استمناء کو ترک کرنی کا عزم ہو مگر بعد میں اس عزم پر باقی نہ رہی یعنی احرام کی بعد دونو افعال میں سی کسی ایک کو انجام دینی کا قصد کری تو اس کا احرام باطل نہیں ہوگا

۲ تلبیہ تلبیہ اس طرح کہی لبیک اللہم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک اور احوط اولی ہی کہ اس جملی کا اضافہ کری ان الحمد و النعمہ لک والملک، لا شریک لک اور جائز ہی کہ اس جملی کی آخر میں لبیک کا اضافہ کری اور یو کہی لا شریک لک لبیک

(۱۷۹) نماز میں تکبیرہ الاحرام کی طرح تلبیہ کی الفاظ بلی سیکھنا

اور صحیح ادا کرنا ضروری ھی خواہ کسی دوسری شخص کی مدد سی صحیح ادا کر سکی لیکن اگر کسی کو تلبیہ یاد نہ ھو اور کوئی پ انی والا ب ی نہ ھو تو جس طرح سی ادا کر سکتا ھو ادا کری بشرطیکہ اتنا غلط نہ ھو کہ عمومی طور پر تلبیہ ھی نہ سمجھا جائی اور اس صورت می احوط یہ ھی کہ جمع کری یعنی دوسری زبان کی حروف مگر عربی زبان می تلبیہ پ ی، ترجمہ ب ی پ ی اور کسی کو تلبیہ پ نی کی لیی نائب ب ی بنائی

(۱۸۰) کسی حادثی می گونگا ھونی والا شخص اگر تلبیہ کی الفاظ کی کچھ مقدار ادا کر سکتا ھو تو جتنی مقدار تلبیہ کھہ سکتا ھی کھی اور اگر بالکل ادا نہ کر سکتا ھو تو تلبیہ کو دل سی گزاری اور دل سی گزارتی وقت اپنی زبان اور ھونٹو کو حرکت دی اور اپنی انگلی سی اس طرح اشارہ کری کہ گویا الفاظ تلبیہ کی تصویر پیش

کر رہا ہی۔ لیکن وہ شخص جو پیدائشی گونگا ہو یا پیدائشی گونگی کی طرح ہو تو وہ اپنی زبان اور ہونٹو۔ کو اس طرح حرکت دی جس طرح تلبیہ کہنی والا شخص حرکت دیتا ہی اور اس کی ساتھ انگلی سی بلی اشارہ کری۔

(۱۸۱) غیر ممیز بچی کی طرف سی دوسرا شخص تلبیہ کہی۔

(۱۸۲) حج تمتع، عمرہ تمتع، حج افراد اور عمرہ مفردہ کی احرام بغیر تلبیہ کی نہیں باندھی جا سکتی۔ لیکن حج قران کا احرام نہ صرف تلبیہ بلکہ اشعار (جانور پر علامت لگانا) اور تقلید (جانور کی گلی میں کوئی چیز لٹکانا) سی بھی باندھا جا سکتا ہی ۔ اشعار اونٹ کی قربانی کی لیی مخصوص ہی جبکہ تقلید تمام جانورو میں مشترک ہی۔ اولی و بہتر یہ ہی کہ اونٹ کی قربانی میں اشعار و تقلید کو جمع کیا جائی اور حج قران کرنی والا اگر اپنی احرام کو شعار یا تقلید

سی باندی تو احوط اولی یه هی که تلبیه بی کهی

تلبیه یه هی که اونی کی کوهان کو ایک طرف سی چیر کر خون آلوده کیا جائی تا که معلوم هو که یه قربانی هی اور احوط یه هی که دائیی حصه کو چیرا جائی لیکن اگر قربانی کیلیی اونی زیاده هوی تو ایک شخص دو اونیو کی درمیان میی کیا هو کر ایک اونی کی دائیی اور دوسری کی بائیی جانب سی کوهان کو چیرنا جائز هی

تقلید یه هی که حاجی رسی یا چمیای کا پیه یا نعلین یا اسی طرح کی کوئی چیز قربانی کی گردن میی لیکائی تا که پته چلی که یه قربانی هی بعید نهیی هی که تقلید کی بجائی تجلیل کافی هو اور تجلیل یه هی که حاجی کپیای یا اسی طرح کی کسی چیز سی قربانی کو ییانپ دی تا که معلوم هو که یه قربانی هی

(۱۸۳) احرام کی صحیح ہونی میں حدث اصغر یا اکبر سی پاک ہونا شرط نہیں، چنانچہ وہ شخص جو حدث اصغر یا اکبر کی وجہ سی محدث ہوا ہو مثلا مجنب، حائض اور نفساء وغیرہ تو اس کا احرام صحیح ہی

(۱۸۴) تلبیہ یا حج قران کرنی والی کی لیی اشعار یا تقلید کی منزل سیدی ہی جیسی نماز پڑنی والی کی لیی تکبیرہ الاحرام کی ہی لهذا تلبیہ یا حج قران کی صورت میں اشعار و تقلید کی بغیر احرام نہیں باندا جا سکتا چنانچہ اگر کوئی احرام کی نیت کرکی احرام باندی اور تلبیہ کهنی سی پهلی محرمات احرام میں سی کسی کا مرتکب ہو تو نہ گنہگار ہی اور نہ ہی اس پر کفارہ واجب ہوگا

(۱۸۵) افضل یہ ہی کہ جو مسجد شجرہ سی احرام باندی وہ تلبیہ

کو اول بیدا، جو ذی الحلیفه کی آخر میں هی اور جهاں سی زمین هموار هوتی هی، تک تاخیر کری ۔ اگر چه احوط هه هی که تلبیه کهنی میں جلدی کری (یعنی میقات میں کهی) اور بلند آواز میں کهنی میں بیداء تک تاخیر کری یه حکم مرد کی لیی هی جب که عورت کو کسی بهی مقام پر تلبیه کنهی کی لیی آواز کو بلند نهیں کرنی چاهیی ۔

دیگر میقاتوں سی احرام باندهنی والوں کی لیی اولی و بهتر یه هی که چند قدم چلنی تک تلبیه کو تاخیر کریں اسی طرح مسجد الحرام سی احرام باندهنی والوں کیلیی اولی و بهتر یه هی که تلبیه کو رقطا تک تاخیر کریں۔ رقطا ردم سی پهلی کا مقام هی ۔ ردم مکه میں ایک جگه کا نام هی جسی آجکل مدعی کهتی هیں۔ جو مسجد راعیه کی قریب کا مقام هی اور مسجد جن سی پهلی کا مقام هی ۔

(۱۸۶) تلبیه ایک دفعه کهنا واجب هی جب که زیاده کهنا بلکه جتنی مرتبه کهه سکتا هو اس کا تکرار کرنا مستحب هی اور عمره تمتع ادا کرنی والی کی لیی احوط یه هی که جب پرانی مکه کی گ□رو□ کی مقام تک پهنچی تو تلبیه کهنا بند کردی اور پرانی مکه کی گ□رو□ کا مقام اس شخص کیلیی جو مکه کی اوپری جانب سی مدینه کی راستی آئی اس کی حد عقبه مدینین هی اور جو شخص مکه کی نچلی حصه سی آئی □ اس کی حد عقبه ذی طوی هی□ اسی طرح عمره مفرده انجام دینی والی کی لیی احوط یه هی که اگر وه حرم کی باهر سی داخل هو تو حرم می□ داخل هوتی وقت تلبیه کهنا بند کردی لیکن اگر اس نی ادنی حل کی مقام سی احرام باند□ا هو تو پ□ر مکه کی گ□رو□ کو نظر آنی کی جگه سی تلبیه کهنا بند نه کری اور کسی ب□ی حج کا ادا کرنی والا تلبیه کو عرفه کی دن

زوال کی وقت بند کر دی

(۱۸۷) اگر کوئی احرام کی دو کپ‌ی پهننی کی بعد اور اس جگه سی گزرنی سی پهلی جس جگه تلبیه کهنی می تاخیر کرنا جائز نهی هی شک کری که تلبیه کهی هی یا نهی تو سمجی که نهی کهی اور اگر تلبیه کهنی کی بعد شک کری که صحیح تلبیه کهی هی یا نهی تو سمجی که صحیح تلبیه کهی هی

۳ احرام کی دو کپ‌ے (لنگ اور چادر) کا پهننا مگر انهی اس لباس کو اتارنی کی بعد پهنا جائی جس کا پهننا احرام والی پر حرام هی اس سی بچی مستثنی هی اور بجی لباس اتارنی می مقام فخ تک تاخیر کر سکتی هی جب که وه اس راستی سی جارهی هو

ظاهر یه هی که ان دو کپ‌ے کو پهننی کا کوئی طریقه معتبر نهی هی

چنانچه ایک جس طرح چاهی لنگ کی طور پر استعمال کری اور دوسری کو چادر کی طور پر بغل سی نکال کر کندی پر ڈال لی یا کسی بلی طرح سی اوڑھی اگر چه احوط یه هی که جس طرح عام طور پر ان کپڑوں کو استعمال کیا جاتا هی اسی طرح استعمال کری

(۱۸۸) اظهر یه هی که احرام کی دو کپڑوں کا پهننا واجب هی اور احرام کی درست ثابت هونی میں بطور شرط نهیں هی

احیتاط یه هی که لنگ اتنا هو که ناف سی لی کر زانو تک چھپالی اور چادر اتنی هو که دونوں کندھوں، دونوں بازوں اور کمر کا کافی حصه چھپالی احتیاط واجب یه هی که احرام کو نیت اور تلبیه سی پهلی پهنی اور اگر نیت اور تلبیه کو احرام سی پهلی انجام دی تو احوط اولی یه هی که احرام کی بعد دوباره نیت اور تلبیه کا اعاده

کری

(۱۹۰) اگر کوئی مسئله نه جاننی کی بنا پر یا بول کر قمیض پر احرام باندھ لی تو قمیض اتار دی، اس کا احرام صحیح هوگا بلکه اظهر یه هی که اگر جان بوجھ کر قمیض کی اوپر احرام باندھ لی تب بھی اس کا احرام (قمیض اتارنی کی بعد) صحیح هوگا

لیکن اگر احرام کی بعد قمیض پهن لی تو اس کا حرام بغیر شک کی صحیح هی تاهم لازم هی که قمیض پھاڑ دی اور پاؤں کی طرف سی اتار دی

(۱۹۱) حالت احرام میں خواه شروع میں یا بعد میں سردی یا گرمی سی بچنی کی لیی یا کسی دوسری وجه سی دو کپڑوں سی زیاده پهننی میں اشکال نهیں هی

(۱۹۲) احرام کی کپڑی میں جو شرائط معتبر هیں جو نمازی کی

لباس میں معتبر ہیں چانچہ لازم ہی کہ احرام کی لباس میں خالص ریشم یا درندوں کی اجزاء نہ ہوں بلکہ احوط یہ ہی کہ کسی بھی حرام گوشت جانور کی اجزا اور سونی کی تاروں کا بنا ہوا نہ ہو اسی طرح ضروری ہی کہ پاک ہو تا ہم جو نجاست نماز میں معاف ہی وہ احرام میں بھی معاف ہی ۔

(۱۹۳) احوط یہ ہی کہ لنگ ایسی کپڑی کا نہ ہو جس سی بدن ظاہر ہو بلکہ بدن کو چھپانی والا ہو مگر یہ شرط چادر میں معتبر نہیں ہی ۔

(۱۹۴) لباس احرام میں احوط اولی یہ ہی کہ دونوں کپڑی بنی ہونی ہوں اور چمڑی کھال اور کمبل کی طرح نہ ہوں ۔

(۱۹۵) مردوں کیلئی لنگ اور چادر پہننا واجب ہی جب کہ عورتوں کیلئی جائز ہی کہ وہ اپنی عام لباس پر احرام باندھ سکتی

ہیں بشرطیکہ ان میں ذکر شدہ شرائط موجود ہوں ۔

(۱۹۶) اگر چہ ریشم کا لباس پہننا صرف مردوں پر حرام ہی اور عورتوں پر حرام نہیں ہی مگر احوط یہ ہی کہ عورتوں کی احرام کا کپڑا بھی ریشم کا نہ ہو بلکہ احوط یہ ہی کہ عورتیں حالت احرام میں خالص ریشم کی کوئی بھی چیز نہ پہنیں مگر یہ کہ ضرورت ہو جیسی گرمی یا سردی سی حفاظت کی لیی پہننا پڑی ۔

(۱۹۷) اگر احرام باندھنی کی بعد ایک یا دونوں کپڑی نجس ہو جائیں تو احوط یہ ی کہ اس کو پاک کرنی یا تبدیل کرنی میں جلدی کری ۔

(۱۹۸) احرام کی کپڑوں کو ہر وقت پہنی رکھنا ضروری نہیں ہی ۔ چنانچہ چادر کو کندھی سی ہوئانی میں خواہ ضرورت کی تحت

ھ ائی یا بلا ضـرورت کی ۔ کوئی اشـکال نھیں ھی ۔ اسـی طرح جب دوسری چادر میں شرائط موجود ھو ۔ تو بدلا بلی نھیں جا سکتا ھی ۔

احرام میں ترک کی جانی والی چیزیں

گذشـتہ مسائل میں بیان ھوا کہ تلبیہ اور تلبیہ کا حکم رکنی والی چیزوں (مثلا اشـعار و تقلیـد حـج قران میں) کی بغیر احرام نھیں باندھا جا سکتا چاھی نیت بلی کر لی جائی ۔

جب مکلف احرام باندھ لی تو ذیل میں درج پچیس چیزیں اس پر حرام ھو جاتی ھیں:

(۱) خشکی کی جانور کا شکار

(۲) جماع کرنا

(۳) عورت کا بوسہ لینا

(۴) عورت کو مس کرنا

(۵) عورت کو دیکھنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا

(۶) استمناء

(۷) عقد نکاح

(۸) خوشبو لگانا

(۹) مردوں کی لئی سلا ہوا یا ایسا لباس پہننا جو سلی ہوئی کی حکم میں ہو

(۱۰) سرمہ لگانا

(۱۱) آئینہ دیکھنا

(۱۲) مردوں کی لئی بند جوتی یا موزی پہننا

(۱۳) فسوق (جھوٹ بولنا، مغلظات بکنا)

(۱۴) بحث و جگا کرنا ایسا طرز عمل اختیار کرنا جو کسی مومن کی لئی اهانت کا باعث هو

(۱۵) جسم کی جوئی وغیره مارنا

(۱۶) آرائش کرنا بننا سنورنا

(۱۷) بدن پر تیل ملنا

(۱۸) بدن کی بال صاف کرنا

(۱۹) مردو کیلئی سر انپنا اسی طرح پانی می سر بونا اور یه عورتو پر بی حرام هی

(۲۰) عورتو کا اپنی چهری کو چپانا

(۲۱) مردو کا سائی می رهنا

(۲۲) جسم سی خون نکالنا

(۲۳) ناخن کانا (۲۴) ایک قول کی مطابق دانت نکالنا

(۲۵) ھتیار لی کر چلنا

۱ خشکی کی جانور کا شکار

(۱۹۹) محرم کی لئی خشکی کی جانورو کا شکار کرنا، ھلاک کرنا زخمی کرنا یا ان کی کسی عضو کو توڑنا بلکه کسی قسم کی اذیت جائز نھیں اسی طرح محل ؑ(جو حالت احرام میں نه ھو) کی لئی بڑی حرم میں حیوانات کو اذیت پھنچانا جائز نھیں یھاں خشکی کی جانور سی مراد وہ جانور ھیں جو جنگلی ھوں چاھی اس وقت کسی وجه سی پالتو ھوگئی ھوں اور ظاھر یه ھی که اس حکم میں حلال و حرام گوشت جانور میں فرق نھیں

(۲۰۰) محرم کی لئی خشکی کی جانور کو شکار کرنی میں کسی اور کی مدد کرنا بڑی حرام ھی خواہ دوسرا شخص محرم ھو یا محل یھاں

تک که اشاره وغیره کی ذریعی بی مدد کرنا حرام هی بلکه احوط یه هی که محرم شخص هر اس کام میں جو خود محرم پر حرام هیں جو مسئله (۱۹۹) میں بیان هوئی کسی دوسری کی مدد نه کری

(۲۰۱) محرم کی لئی جائز نهیں هی که وه شکار کو اپنی پاس محفوظ رکی چاهی احرام سی پهلی خود اس نی کیا هو یا کسی اور نی حرم میں کیا هو یا حرم سی باهر

(۲۰۲) محرم کیلئی شکار کا کانا جائز نهیں چاهی محل نی حرم سی باهر شکار کیا هو اسی طرح محل کی لئی بی اس حیوان کا گوشت کانا جسی محرم (احرام والی شخص نی سی شکار کیا هو، خواه شکار کو مارا هو یا شکار کرکی ذبح کیا هو بنابر احوط حرام هی نیز محل پر اس حیوان کا گوشت کانا بی حرام هی جسی کسی محرم یا کسی اور شخص نی حرم میں شکار یا ذبح کیا هو

(۲۰۳) بری جانورو کا بلی وهی حکم هی جو خود جانورو کا حکم هی چنانچه بعید نهیں که اس حیوان کی انڈی کو کھانا، تونا اور اڈانا بلی محرم پر حرام هی لهذا احوط یه هی که انڈو کی اڈانی کھانی اور تولی میں بلی کسی کی مدد بلی نه کری

(۲۰۴) جیسا که بیان هوا هی که یه مسائل خشکی کی جانورو کی لیی مخصوص هیں اور لڑی بلی انهیں میں سی هی لیکن دریائی جانورو کی شکار میں کوئی حرج نهیں هی دریائی حیوانات سی مراد وه جانور هیں جو صرف پانی میں زندگی گزارتی هو مثلا مچھلی، خشکی اور پانی دونو میں زندگی گزارنی والی جانورو کا شمار خشکی کی جانورو میں هوگا اگر چه اظهر یه هی که وه حیوان جس کی خشکی کی هونی میں شک هو، اس کا شکار کرنی میں کوئی حرج نهیں هی

(۲۰۵) جس طرح خشکی کی جانور کا شکار حرام ھی اسی طرح ھلاک کرنا، خواہ شکار نہ بںی کری حرام ھی اس حکم سی چند چیزیں مستثنی ھیں ۔

۱۔ پالتو جانور چاھی کسی وجہ سی وحشی بن گئی ھوں مثلا بںیں، گائی، اونں اور پرندی جو مستقل طور ا نھیں سکتی مثلا مرغ، چینی مرغ وغیرہ کو ذبح کرنا محرم کی لیی جائز ھیں اسی طرح ان حیوانات کو بںی ذبح کرنا جائز ھی جن کی پالتو ھونی کا احتمال ھو ۔

۲۔ اجگر اور سانپ وغیرہ جن سی محرم کو اپنی جان کا خطرہ ھو، مارنا جائز ھی ۔

۳۔ درندہ صفت پرندی جو حرم کی کبوترون کو اذیت دیں ان کو مارنا جائز ھی ۔

۴ زهریلا سیاه سانپ بلکه هر خطرناک سانپ، بچو اور چوها، ان کو هر هال میں مارنا جائز هی اور ان کو مارنی میں کوئی کفاره نهیں هی مشهور قول کی بناپر شیر مستثنی هی مزید بر آں جن درندوں سی جان کا خوف نه هو ان کو مارنی سی کفاره واجب هو جاتا هی اور ان کا کفاره ان کی قیمت هی

(۲۰۶) محرم کی لئی کوی اور شکاری باز کو تیر مارنا جائز هی اور اگر وه تیر لگ جانی سی مر جائیں تو کفاره واجب نهیں هی

شکار کی کفارات

(۲۰۷) اگر محرم شتر مرغ کو هلاک کر دی تو ایک اونٹ کفاره دینا هوگا اگر جنگلی گائی کو ماری تو ایک گائی کا کفاره دی بنابر

احوط وحشی گائی کو بلی مارنی کا بلی یهی حکم هی هرن اور خرگوش کی مارنی پر ایک بکری دی بنابر احوط لومڑی کو مارنی کا بلی یهی حکم هی۔

(۲۰۸) جو شخص ایسی جانور کا شکار کری جس کا کفاره اونٹ هو اور اس کی پاس اتنا مال نه هو جس سی اونٹ خرید سکی تو ساٹھ مسکینو کو کھانا کھلانا واجب هی اور هر مسکین کو ایک مدّ (تقریبا ۷۵۰گرام) کھانا دی اور اگر اس پر بلی قادر نه هو تو (۱۸) روزی رکھی اگر وه ایسا جانور هو که جس کا کفاره گائی هو اور گائی خریدنی کی پیسی نه هو تو تیس مسکینو کو کھانا کھلائی اور کھانا نه کھلا سکتا هو (۹) روزی رکھی اگر وه ایسا جانور هو جس کا کفاره بکری هو اور اگر بکری نه خرید سکتا هو تو (۱۰) مسکینو کو کھانا کھلائی اور یه بلی نه کر سکی تو ۳ دن روزی رکھی۔

(۲۰۹) قطاہ، چکور اور تیتر کو مارنی پر بٹیر کا ایسا بچہ جو دودھ چھوڑ کر گھاس چرنا شروع کر دی بطور کفارہ دینا واجب ہی چڑیا، چنڈول اور ممولا وغیرہ مارنی پر اظہر یہ ہی کہ ایک مد طعام دی اور مذکورہ پرندوں کی علاوہ کبوتر یا کوئی اور پرندہ مارنی پر ایک دنبہ کفارہ دی اور ان کی بچی کو مارنی پر ایک بکری کا بچہ یا بٹیر کا بچہ کفارہ دی اور انڈی کہ جس میں بچہ حرکت کر رہا ہو، کا بڈی یہی حکم ہی اور اگر انڈی میں بچہ ہو جو حرکت نہ کر رہا ہو تو ایک درہم کفارہ دی بلکہ بنابر احوط اگر انڈی میں بچہ نہ بڈی ہو تو بڈی ایک درہم کفارہ دی ایک انڈی کی قتل پر ایک کھجور یا مٹھی بھر طعام کفارہ دی اور مٹھی بھر طعام دینا افضل ہی اور اگر متعدد انڈیاں ہوں تو کفارہ بڈی متعدد ہو جائی گا لیکن اگر عمومی طور پر وہ بہت زیادہ شمار ہوں تو کفارہ پھر ایک بکری

دینا ہوگا۔

(۲۱۰) جنگلی چوہی، خار پشت اور سوسمار (گوہ) وغیرہ مارنی پر بکری کا بچہ اور صحرائی چھپکلی مارنی پر مٹھی بھر کفارہ دی ۔

(۲۱۱) زنبور (شہد کی مکھی) کو عمدا مارنی پر کچھ مقدار طعام کفارہ دی تاہم اذیت سی بچنی کی لئی مارنی پر کوئی کفارہ نہیں ہی۔

(۲۱۲) اگر محرم حرم سی باہر شکار کری تو اس کو ہر حیوان کی مطابق کفارہ دینا ہوگا اور جن حیوانات کی لئی کفارہ معیّن نہ ہو تو ان کی بازار میں موجودہ قیمت کفارہ کی طور پر دی اور اگر کسی حیوان کو محل (بغیر احرام والا) شخص مار دی تو اس کی قیمت کفارہ دی سوائی شیر کی اظہر یہ ہی کہ اس کا کفارہ ایک میں ۱۱ دینا ہوگا اور اگر محرم حرم میں شکار کری تو اسی دونو۔

کو جمع کر کی دینا ہوگا

(۲۱۳) محرم کی لئی ایسی راستی کو ترک کرنا جس پر ی زیادہ ہو واجب ھی اور اگر ایسا نہ کر سکی تو تو پر ان کی مارنی میں کوئی حرج نہیں ھی

(۲۱۴) اگر کچھ لوگ جو کہ حالت احرام میں ہو مل کر شکار کریں تو ان میں سی ھر ایک کو علیحدہ کفارہ دینا پی گا

(۲۱۵) شکار کئی گئی جانور کا گوشت کانی کا کفارہ اور شکار کرنی کا کفارہ برابر ھی چنانچہ اگر کسی نی حالت احرام میں شکار کیا اور پر اس کو کا لیا تو دو کفاری واجب ہو گی ایک شکار کا، دوسرا کانی کا

(۲۱۶) محرم کی علاوہ اگر کوئی اور شخص شکار کو لی کر حرم میں داخل ھو تو اس پر واجب ھی کہ اسی چھوڑ دی چنانچہ

اگر وہ نہ چ□و□ی اور وہ مر جائی تو اس پر کفارہ دینا واجب ہی مسئلہ نمبر ۲۰۱ می□ بیان شدہ تمام صورتو□ می□ احرام باند□تی وقت شکار کو ساتھ رک□نا حرام ہی □ چنانچہ اگر اس نی آزاد نہ کیا اور وہی□ مرگیا تو کفارہ دی اور احوط یہ ہی کہ خواہ حرم می□ داخل ہونی سی پہلی ب□ی مرجائی تب ب□ی کفارہ دی□

(۲۱۷) حیوان کا شکار یا اس کا گوشت ک□انی پر کفارہ واجب ہو جاتا ہی اور اس سی فرق نہی□ پ□تا کہ یہ فعل جان بوجھ□ کر کری یا ب□ول کر یا لاعلمی کی وجہ سی سرزد ہوا ہو □

(۲۱۸) شکار کی تکرار سی کفارہ ب□ی مکرر ہو جاتا ہی□ چاہی اس کی وجہ غلطی یا ب□ول یا لاعلمی ہو اسی طرح بغیر احرام والا شخص عمدا حرم می□ اور محرم شخص متعدد احرامو□ می□ شکار کا تکرار کری□ تو کفارہ ب□ی مکرر ہو جائی گا□ لیکن اگر محرم عمدا ایک

ھی احرام میں شکار کی تکرار کری تو صرف ایک کفارہ واجب ھو جائی بلکہ یہ ان افراد میں سی ھوگا جن کی باری میں خدانی کھا کہ و من عاد فینتقم اللہ منہ یعنی جو تکرار کری گا اللہ اس سی انتقام لی گا۔

۲۔ جماع

(۲۱۹) محرم پر عمرہ تمتع کی دوران، عمرہ مفردہ کی دوران اور اثنائی حج نماز طواف النساء سی پھلی جماع کرنا حرام ھی۔

(۲۲۰) اگر عمرہ تمتع کرنی والا۔ عمدا اپنی بیوی سی جماع کری تو چاھی قبل (آگی) میں کری یا دبر (پیچھی) میں کری اگر سعی کی بعد کیا ھو تو اس کا عمرہ باطل نھیں ھوگا تا ھم کفارہ واجب ھوگا اور بنابر احوط کفاری میں ایک اونٹ یا ایک گائی دی اور اگر سعی سی فارغ ھونی سی پھلی جماع کری تو اس کا کفارہ

بی وهی هی جو بیان هو چکا اور احوط یه هی که اپنا عمره تمام کری پر اس کی بعد حج کری اور پر آئنده سال ان کو دوباره انجام دی

(۲۲۱) اگر حج کی لئی احرام باندنی والا جان بوجه کر اپنی بیوی کی ساته مزدلفه کی وقوف سی پهلی جماع کری خواه قبل میه کری یا دبر میه، تو اس پر کفاره واجب هی اور واجب هی که اس حج کو پورا کری اور آئنده سال اس کا اعاده کری خواه حج واجب هو یا مستحب، عورت کا بی یهی حکم هی که اگر وه احرام کی حالت میه هو اور حکم کو جانتی هو اور اس عمل پر راضی هو تو اس پر کفاره واجب هی اور ضروری هی که حج کو پورا کرکی آئنده سال اس کا اعاده کری لیکن اگر عورت کی ساته زبردستی کی گئی هو تو اس پر کچه واجب نهیه هی اور شوهر پر دو

کفاری واجب ہیں جماع کا کفارہ ایک اونٹ ہی اور اگر اونٹ نہ دی سکی تو ایک بکری کفارہ دی اور اس حج میں واجب ہی کہ شوہر و بیوی جدا جدا رہیں یعنی دونوں اس وقت تک ایک جگہ جمع نہ ہوں جب تک کوئی تیسرا موجود نہ ہو یہاں تک کہ دونوں اعمال حج سی فارغ ہو جائیں حتی کہ منی کی اعمال سی بھی فارغ ہو کر اس جگہ جائیں جہاں جماع کیا تھا لیکن اگر کسی اور راستی سی آئیں (یعنی جماع کی جگہ اس راستی میں نہ ہو) تو جائز ہی کہ اعمال تمام ہونی کی بعد وہ ایک ساتھ آئیں اسی طرح دوبارہ کیی جانی والی حج میں بھی جماع کرنی والی جگہ پر پھنچنی سی لی کر منی میں ذبح کرنی تک دونوں کا جدا رہنا واجب ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اس وقت تک جدا رہیں جب تک کہ تمام اعمال حج سی فارغ ہو کر واپس اس جگہ آ جائیں جہاں جماع ہوا

□۱□

(۲۲۲) اگر محرم عمدا وقوف مشعر کی بعد اور طواف النساء سی پهلی اپنی بیوی سی جماع کری تو سابقه مسئله میں بیان شده کفاره واجب هی لیکن حج کا اعاده کرنا واجب نهیں اور یهی حکم هی اگر طواف النساء کا چوتھا چکر مکمل کرنی سی پهلی جماع کری لیکن اگر چوتھا چکر مکمل هونی کی بعد هو تو کفاره بھی واجب نهیں هی

(۲۲۳) اگر محرم عمره مفرده میں عمدا اپنی بیوی سی جماع کری تو سابقه بیان شده کفاره اس پر واجب هی اور سعی کی بعد جماع کرنی پر اس کا عمره باطل نهیں هوگا لیکن اگر سعی سی پهلی کری تو اس کا عمره باطل هو جائی گا چنانچه واجب هی که اگلی مهینی تک مکه میں رهی اور مشهور پانچ میقاتوں میں سی کسی ایک

میقات سی عمره کا اعاده کرنی کی لئی احرام بانـدی، بنابر احوط ادنی حل سی احرام بانـدنا کافی نهیں هی اور یه بهی احوط هی که باطل هونی والی عمره کو بهی مکمل کر ی

(۲۲۴) اگر محل (بغیر احرام والا) شخص اپنی احرام والی بیوی کی ساتھ جماع کری تو اگر بیوی راضی هو تو عورت پر واجب هی که ایک اونٹ کفاره دی لیکن اگر راضی نه هو بلکه مجبوری هو تو کچھ واجب نهیں هی اور احوط هی که شوهر اپنی بیوی پر واجب هونی ولی کفاری کا نقصان ادا کری یعنی کفاری کی قیمت ادا کری

(۲۲۵) اگر محرم شخص لاعلمی کی وجه سی یا بهول کی وجه سی اپنی بیوی سی جماع کری تو اس کا عمره اور حج صحیح هی اور اس پعر کفاره بهی واجب نهیں هی یه حکم کفاره کا موجب بننی

والی محرمات انجام دینی میں بھی جاری ہوگا جن کی تفصیل آگی آئی گی یعنی لاعلمی یا بھول کی وجہ سی محرم ان محرمات کا مرتکب ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہوگا تا ہم مندرجہ ذیل بعض موارد مستثنی ہیں:

۱ حج یا عمرہ میں طواف کرنا بھول جائی یہاں تک کہ اپنی شہر واپس آ کر اپنی بیوی سی مجامعت کری

۲ عمرہ تمتع میں سعی کی کچھ مقدار بھول جائی اور یہ سمجھتی ہوئی کہ سعی مکمل ہوگئی ہی احرام سی فارغ ہو جائی

۳ اگر بلا وجہ اپنی سر یا داڑھی پر ہاتھ پھیری جس کی وجہ سی ایک سغ زیادہ بال گر جائیں

۴ اگر کوئی لاعملی کی وجہ سی خوشبودار تیل یا جسمیں خوشبو ملائی گئی ہو اپنی بدن میں ملی ان سب کا حکم اپنی جگہ پر آئی گا

۳ عورت کا بوسه لینا

(۲۲۶) محرم کا لذت کی اراده سی اپنی بیوی کا بوسه لینا جائز نهیں هی چنانچه اگر اس نی لذت سی بوسه لیا اور منی نکل گئی تو اون کفاره واجب هو جائی گی اور اگر منی خارج نه هو تو بعید نهیں که ایک گوسفند کا کفاره واجب هو اگر لذت سی بوسه لیا هو احتیاط واجب یه هی که ایک بکری کفاره دی

(۲۲۷) اگر محل (بغیر احرام والا) شخص اپنی بیوی کا بوسه لی تو احتیاط یه هی که ایک بکری کفاره د ی

۴ عورت کو مس کرنا

محرم کا شهوت کی ساتھ اپنی بیوی کو مس کرنا، اٹھانا یا اپنی بازؤں میں بھینچنا جائز نهیں هی اور اگر کسی نی ایسا کیا تو لازم هی که ایک بکر ی کفاره دی خواه منی خارج هو یا نه هو لیکن

اگر ایسا کرنا لذت کی لیی نه هو تو کفاره واجب نهیں هی

۵ عورت کو دیکھنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا

(۲۲۹) محرم کی لیی جائز نهیں که اپنی بیوی کی ساتھ چھیڑ چھاڑ کری چنانچه اگر ایسا کرنی سی منی خارج هو جائی تو ایک اونٹ کفاره دی اور اگر اونٹ نه دی سکتا هو تو ایک بکری دی اگر شوهر کو معلوم هو که شهوت سی دیکھنی کی وجه سی منی خارج هو جائی گی تو واجب هی که وه نه دیکھی بلکه احوط اولی یه هی که جاهی منی خارج هو یا نه هو شهوت سی اپنی بیوی کی طرف نگاه نه کری چنانچه شهوت کی نظر سی بیوی کو دیکھنی پر اگر منی خارج هو تو احوط یه هی که کفاره دی جو که ایک اونٹ هی لیکن اگر منی خارج نه هو یا بغیر شهوت کی دیکھنی پر منی خارج هو تو پھر کفاره واجب نهیں هی

(۲۳۰) اگر محرم اجنبی عورت کو ایسی نگاہ سی دیکی جو اس کی لیی جائز نہیی ہی اور منی نہ نکلی تو کفارہ واجب نہیی ہی اور اگر منی نکل آئی تو لازم ہی کہ کفارہ دی اور احوط یہ ہی کہ اگر مالدار ہو تو ایک اونی کفارہ دی اور اگر متوسط ہو تو ایک گائی اور اظہر یہ ہی کہ ایک فقیر کو ایک بکری کفارہ دی

(۲۳۱) محرم کا اپنی بیوی کی ساتی بیی نی یا باتیی کرنی سی لذت حاصل کرنا جائز ہی اگر چہ احوط یہ ہی کہ محرم اپنی بیوی سی ہر قسم کی لذت حاصل کرنی کو ترک کری

۶ی استمناء

(۲۳۲) استمنا ء کی چند اقسام ہیی:

۱ی عضو تناسل کو ہاتی سی ملنا یا کسی اور چیز سی مطلقا حرام ہی حج میی اس کا حکم وہی ہی جو جماع کا اور عمرہ مفردہ میی

بڑی بنابر احوط اس کا حکم یهی هی۔ لهذا اگر محرم مذکوره عمل کو احرام حج میں مشعر کی وقوف سی پهلی انجام دی تو لازم هی که کفاره دی اور اس حج کو تمام کری اور آئنده سال اس حج کا اعاده بڑی کری اگر عمره مفرده میں سعی سی فارغ هونی سی پهلی یه عمل انجام دی تو احتیاط واجب کی بناپر کفاره دی۔ اس عمره کو تمام کرکی اگی ماه اس کا اعاده بڑی کری ۔

۲۔ اپنی بیوی کی بوسه لینی، چومنی، دیکهنی یا چهیڑ چهاڑ کی ذریعی استمناء وهی حکم رکهتا هی جو گزشته مسئله میں بیان هو چکا هی ۔

۳۔ عورت سی متعلق باتیں سننی سی یا اس کی اوصاف یا اس کی خیال و تصور کرنی سی استمناء کرنا بڑی محرم پرحرام هی۔ لیکن اظهر یه هی که موجب کفاره نهیں هی ۔

۷ نکاح کرنا

(۲۳۳) محرم کا نکاح کرنا یا کسی دوسری کا نکاح پڑھنا جائز نہیں ہی چاہی دوسرا آدمی محرم ہو یا نہ ہو ،چاہی نکاح دائمی ہو یا غیر دائمی اور مذکورہ تمام صورتوں میں عقد باطل ہی ۔

(۲۳۴) اگر محرم کا کسی عورت سی نکاح کر دیا جائی اور وہ اس کی ساتھ جماع کری تو اگر یہ لوگ حکم شرعی بلحاظ موضوع جانتی تھی تو محرم، عورت اور نکاح خواں پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہی اور اگر ان میں سی بعض حکم شرعی بلحاظ موضوع جانتی ہوں اور بعض نہ جانتی ہوں تو جو نہیں جانتی تھی ان پر کفارہ واجب نہیں ہوگا اس سی فرق نہیں پڑتا کہ نکاح خواں اور عورت محرم تھی یا نہیں ۔

(۲۳۵) فقہا کی درمیان مشہور ہی کہ محرم کی لیی کسی نکاح

کی محفل میں شریک ہونا جائز نہیں ہے حتی کہ بنابر احوط اولی نکاح پر گواہی بنی نہ دی خواہ احرام باندھنی سی پہلی نکاح کی محفل میں شریک ہوا ہو ۔

(۲۳۶) احوط اولی یہ ہے کہ محرم نکاح کی لیی پیش کش بنی نہ کری تاہم طلاق رجعی میں محرم رجوع کر سکتا ہے جس طرح طلاق دینا بنی جائز ہے۔

۸۔ خوشبو لگانا۔

(۲۳۷) محرم کی لیی خوشبو کا استعمال حرام ہے چاہے سونگھنی، کھانے، ملنے، رنگ یا بخارات لینی کی صورت میں ہو اسی طرح ایسا لباس پہننا بنی حرام ہے جس میں خوشبو کی اثرات باقی ہوں۔ خوشبو سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے جسم، لباس یا خوراک کو خوشبودار کیا جائے ۔ مثلا مشک عنبر، ورس اور

زعفران وغیرہ۔ اظہر یہ ہی کہ محرم تمام معروف خوشبوؤں مثلا گل محمدی، گل یاسمین، گل رازقی وغیرہ سی اجتناب کری تاہم خلوق کعبہ (خاص قسم کی خوشبو) کو سونگھنی سی اجتناب کرنا یا اس کو جسم پر یا لباس پر ملنی سی پرہیز کرنا واجب نہیں ہی۔ خلوق کعبہ ایک عطر ہی جو کہ زعفا اور دوسری چیزوں سی بنایا جاتا ہی اور اس سی کعبہ معظمہ کو معطر کیا جاتا ہی۔

(۲۳۸) ریاحین کو سونگھنا محرم کی لیی حرام ہی چاہی وہ ریاحین ہو جن سی عطر تیار کیا جاتا ہی مثلا یاسمین، گلاب وغیرہ یا ان کی علاوہ دوسری پودی ریاحین ایسی جںی بوںیا ہیں جن سی خوشبو آتی ہی اور انہیں سونگھنی کی لیی استعمال کرتی ہیں۔ اظہر یہ ہی کہ بعض صحرائی خودرو سبزیوں کی خوشبو کو سونگھنا حرام نہیں ہی مثلا شیح (ایک قسم کی گھاس ہی) اذخر

(خوشبودار گھاس) خزامی (ایک خوشبودار پودا) کا سونگھنا اشکال نہیں رکھتا لیکن خوشبودار پھلوں اور سبزیوں مثلا سیب، بہ (ایک قسم کا پھل) اور طودینہ کو کھانا محرم کی لیی جایز ہی لیکن احوط یہ ہی کہ کھاتی وقت انہیں نہ سونگھی یہی حکم خوشبودار تیل کا ہی چنانچہ اظہر یہ ہی کہ مہک دار تیل جو کھانی میں استمال ہوتا ہی اور عام طور پر رطرات میں شمار نہیں ہو اس کا کھانا جائز ہی لیکن احوط یہ ہی کھاتی وقت نہ سونگھی

(۲۳۹) صفا و مروہ کی درمیان سعی کرتی وقت اگر وہاں عطر بیچنی والی موجود ہو تو محرم کا اپنی آپ کو خوشبو سی بچانا واجب نہیں ہی لیکن سعی کی علاوہ اس پر واجب ہی کہ خوشبو سونگھنی سی اپنی آپ کو بچائی سوائی خصوق کعبہ کی سونگھنی سی، جیسی مسئلہ ۲۳۷ میں بیان ہوا ہی کہ کعبہ کی خوشبو

سونگنی میں کوئی حرج نہیں ہی

(۲۴۰) اگر محرم عمدا کوئی خوشبودار چیز کھائی یا ایسا لباس پہنی جس میں خوشبو کا اثر باقی ہو تو احتیاط واجب یہ ہی کہ ایک بکرا کفارہ دی لیکن ان دو موارد کی علاوہ خوشبو کا استعمال پر کفارہ واجب نہیں ہی لیکن اگر چہ احوط یہ ہی کہ کفارہ دی

(۲۴۱) محرم کا بدبو کی وجہ سی اپنی ناک کو بند رکھنا حرام ہی تاہم اس مقام سی تیزی سی گذر جانی میں کوئی حرج نہیں ہی

۹ مرد کی لیی سلا ہوا یا ایسا لباس پہننا جو سلی ہوئی لباس کی حکم آتا ہو

(۲۴۲) محرم کی لیی جائز نہیں کہ ایسا لباس پہنی جس میں بدن یا ایسی چیز ہو جو بدن کا کام دی سکتی ہو (یعنی ایسی چیز جس کا

ایک حصه دوسری حصه سی بدن یا کسی ایسی چیز سی ملا هوا هو) اسی طرح زره کی طرح لباس کا پهننا بدلی جائز نهیں هی (یعنی ایسا لباس جس میں آستین، گریبان هو اور سر کو گریبان اور هاتھوں کو آستینوں سی نکالی) اسی طرح پاجامه اور اس جیسی چیزوں مثلا پتلون وغیره کو شرمگاه کی چھپانی کی لیی پهننا جائز نهیں هیں سوائی اس کی که ان میں بدن نه هوں اور احتیاط واجب یه هی که عموما استعمال هونی والی لباس مثلا قمیض، قبا، جبه اور دوسری عربی لباس نه پهنی خواه ان میں بدن لگی هوئی هوں یا نه هوں لیکن مجبوری کی حالت میں قمیض یا کسی ایسی چیز کا اپنی کندھوں پر قبا کی طرح ڈالنا، قبا کو الٹا کرکی پهننا، قبا کی آستینوں سی اپنا هاتھ نکالی بغیر پهننا جائز هیں مذکوره حکم میں لباس کی سلی هوی، بنی هوی یا تهدار هونی

سی فرق نهیں پڑتا محرم کی لیی پیسوں کی تھیلی کا کمر سی باندھنا جائز ھی چاھی سلی ھوئی ھو مثلا ھمیان (وہ چیز جسمیں پیسے رکھ کر کمر سی باندھا جاتا ھی) اور منطقه (ایسا کمربند جسی مخلتف مقاصد کی لیی کمر سی باندھا جاتا ھی) اسی طرح ھرنیا کی مرض میں مبتلا محرم فتق بند (ایسا کمر بند جو مریض انتڑیوں کو نیچی آنی سی روکتا ھی) چاھی سلا ھو بوقت ضرورت استعمال کر سکتا ھی اسی طرح محرم کی لیی سوتی وقت یا اس کی علاوہ اپنی جسم کو (سوائی سر کی) سلی ھوئی لحاف وغیرہ کی ھوانپنا جائز ھی

(۲۴۳) احوط یہ ھی که محرم اپنی لنگ کو اپنی گردن میں ڈال کر نہ باندھی بلکه کسی جگه پر بڑی نہ باندھی اور سوئی وغیرہ سی بڑی اسی مضبوط نہ کری بلکه بنابر احوط چادر میں بڑی گرہ نہ لگائی

لیکن سوئی وغیرہ سی چادر کو مضبوط و محکم کرنی میں کوئی حرج نہیں ہی۔

(۲۴۴) عورت کی لیی حالت احرام میں سوائی دستانوں کی ہر قسم کا سلا ہوا لباس پہننا جائز ہی۔

اگر محرم عمدا ایسا لباس پہنی جس کا پہننا اس کی لیی جائز نہیں تھا تو واجب ہی کہ ایک بکری کفارہ دی بلکہ احوط یہ ہی کہ اگر مجبورا پہنی تب بھی کفارہ دی۔ اگر اس نی کئی مرتبہ اس لباس کو پہنا یا یک مشت کئی لباس پہنی ہوں تو ان کی عدد کی مطابق کفارہ دی مثلا۔ کچھ کپڑوں کو ایک دوسری کی اوپر ایک ہی مرتبہ پہنی جب کہ وہ مختلف لباس ہوں تب بھی ان کی تعداد کی برابر کفارہ دی۔

۱۰ سرمه لگانا

(۲۴۶) سرمه لگانی کی دو صورتیں ہیں:

۱ سیاہ سرمه لگانا ایسا سرمه لگایا جائی جسی عرف عام میں زینت شمار کیا جاتا ہو تو اظہر یه ہی که محرم کی لیی زینت کی خاطر سرمه لگانا حرام ہی بلکه احوط یه ہی که اگر زینت کی لیی نه ہو لگائی تب ہو لگائی حرام ہی لیکن بحالت مجبوری مثلا بطور دوائی سرمه لگانی میں کوئی حرج نہیں ہی

۲ سیاہ سرمه یا ایسا سرمه که جو زینت کی لی استعمال ہوتا ہی ان دونوں قسم کی سرمه کی علاوه کوئی اور سرمه لگائی تو اگر زینت کی لیی نه لگائی تو کوئی حرج نہیں ہی ورنه احوط یه ہی که اس سرمه کو ہو لگائی نه لگائی تمام صورتوں میں سرمه لگانی پر کفاره واجب نہیں ہی اگر چه حرام سرمه لگانی کی صورت میں

بهتر هی که ایک بکری کفاره دی

۱۱ محرم کی لیی زینت کی خاطر آئینه دیکنا جائز نهیں هی لکین کسی دوسری غرض مثلا اپنی چهری کی زخم پر مرهم لگانی کی لئی یا چهره پر وضو کی لیی پانی پهچنی سی رکاوٹ تلاش کرنی کیلیی یا رائیور کا پیچهی آنی والی گاڑی کو دیکنی کی لیی یا کسی اور ضرورت کی لیی آئینه دیکنا جائز هی اور تمام صورتوں میں وه چیزیں جو صاف شفاف هوں اور آئینه کا کام دی سکتی هوں آئینه کا حکم رکتی هیں وه شخص زینت کی لیی آئینه دیکهی تو اس کی لیی مستحب هی که وه تلبیه دوباره کهی تاهم عینک لگانی میں کوئی حرج نهیں هی تاهم اگر چشمه لگانی میں عرفا زینت شمار هو تو اس سی اجتناب کرنا چاهیی

۱۲ مردو کی لیی جوتی یا موزی پهننا

(۲۴۸) محرم مرد کی لیی ایسی چیز پهننا حرام هی جو اس کی پاؤ کی اوپر کا تمام حصه انپ لی مثلا بو اور موزی سوائی مجبوری کی مثلا مرد کو هوائی چپل ایسی هی کوئی اور چپل نه مل سکی اور مجبورا بو پهننا پ ی لیکن احوط یه هی که اوپر کا حصه پ ا کر پهنی تاهم ایسی چیز پهننا جائز هی جو پاؤ کی بعض حصو کو چ پائی اسی طرح بو و موزی وغیره پهنی بغیر پاؤ کی اوپر کی حصی کو چ پانا مثلا بی کر چادر کو اپنی پاؤ پر لپ نا جائز هی بو یا اس جیسی چیزو کو پهننی سی کفاره واجب نهی هی

چاهی مجبورا پهنی یا بغیر مجبوری کی لیکن موزی یا اس جیسی چیز کو عمدا پهننی سی بنابر احوط کفاره واجب هو جائیگا جو که ایک بکری

ھی عورتو کی لیی بو یا موزی یا اس جیسی کوئی اور چیز جو پاؤ کی اوپر کی حصی کو چپا دی پھننی می کوئی حرج نھیں ھی

۱۳ فسوق (جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا اور فخر و غرور کرنا)

(۲۴۹) فسوق می جھوٹ بولنا، گالی دینا اور فخر کرنا شامل ھی اگر چه فسوق ھر حال می حرام ھی مگر حالت احرام می اس کی حالت تاکیدی ھی فخر کرنی سی مراد یه ھی که کوئی اپنی حسب و نسب، مال، رتبه یا اس جیسی چیزو پر فخر کری فخر اس وقت حرام ھی جب اس کی سبب سی کسی مومن کی توھین یا تحقیر ھو رھی ھو ورنه حرام نھیں ھی نه محرم پر اور نه غیر محرم پر، فسوق کا استغفار کی علاوه اور کچھ کفاره نھیں ھی اگر چه احوط یه ھی که ایک گائی کا کفاره دی

۱۴ جدال (بحث و جگا کرنا)

(۲۵۰) محرم کا اس طرح سی بحث یا جگا کرنا جس می اللہ کی قسم کا کر کسی چیز کو ثابت کیا جائی یا کسی چیز کا انکار کیا جائی حرام ہی اظہر یہ ہی کہ قسم می صرف ان دو لفظو بلی واللہ یا لا واللہ کا لحاظ کرنا معتبر نہی ہی بلکہ ذات حقیقی کی قسم ہو تو کافی ہی چاہی اسم مخصوص اللہ کی ذریعی قسم کائی یا اس کی علاوہ کسی اور اسم سی اور چاہی قسم لا، یا، بلی، سی شروع ہو یا نہ ہو، اسی طرح حاہی قسم عربی زبان می کائی یا کسی اور زبان می، اللہ کی نام کی علاوہ کسی اور مقدس نام کی قسم کا کوئی اعتبار نہی ہی چہ جائی کہ کوئی یو کہی کہ میری جان کی قسم ایسا ہی ایسا نہی ہی اسی طرح خبر دینی کی علاوہ قسم کا کوئی اثر نہی ہی مثلا کسی سی التماس کرنی کی لیی قسم

کھانا اور کھنا کہ اللہ کی قسم مجھی فلاں چیز دی دو، خود اپنی ارادی کی تاکید کی لیی قسم کھانا کہ میں مستقبل میں یہ کام کرونگا اور یوں کھنا کہ اللہ میں فلاں چیز تمھیں دونگا، فقھا کا کھنا ھی کہ سچی قسم میں جدال متحقق ھونی میں قسم کا تین مرتبہ پی در پی تکرار کرنا ضروری ھی ۔ ورنہ جدال متحقق نھیں ھوگا تاھم یہ قول اشکال سی خالی نھیں ھی اگر چہ احوط اس کی خلاف میں ھی یعنی ایک مرتبہ میں بھی جدال متحقق ھو جائی گا اور جھوٹی قسم میں جدال کی متحقق ھونی میں بلا اشکال تعدد معتبر نھیں ھی ۔

(۲۵۱) حرمت جدال سی ھر وہ مورد مستثنی ھی کہ جھاں قسم کو ترک کرنی سی مکلف کو نقصان ھو رھا ھو جیسی قسم کو ترک کرنی کی وجہ سی اس کا حق ضائع ھو جائی گا ۔

(۲۵۲) اگر جدال کرنی والا تین مرتبه پی در پی سچی قسم کھائی تو اس پر ایک بکری کفاره واجب هو گی اور تین مرتبه سی زیاده تکرار کرنی کی وجه سی متعدد کفاره نهیں هوگا لیکن اگر تین یا زیاده مرتبه قسم کھانی کی بعد پھر تین یا زیاده مرتبه قسمیں کھائی تو ان دو صورتوں میں کفاره بھی متعدد هو جائیگا ۔ اگر ایک جھوٹی قسم کھائی تو ایک مرتبه پر ایک بکری اور دو مرتبه پر دو بکری اور تین مرتبه قسم کھانی پر ایک گائی کفاره واجب هی تین مرتبه سی زیاده قسم کھانی پر کفاره نه دیا هو تو ایک هی کفاره واجب هوگا تاهم دوسری مرتبه جھوٹی قسم کا کفاره دینی کی بعد تیسری مرتبه جھوٹی قسم کھانی پر ایک بکری هی کفاره هوگی نه که گائی ۔

۱۵۔ جسم کی جوئیں مارنا۔

(۲۵۳) محرم کی لیی جوئیں مارنا اور بنابر احوط اپنی لباس یا

جسم سی نکال کر باهر پ□یکنا جائز نهی□ هی□ تاهم جسم کی ایک جگه سی پک□ کر دوسری جگه چ□و□نی می□ کوئی حرج نهی□ هی□ اگر کوئی جوؤ□ کو مار دی یا پ□ینک دی تو احوط اولی یه هی که م□□ی ب□ر ک□انا کفاره دی□ احوط یه هی که اگر مچ□ر، ک□□مل اور ان جیسی جانور محرم کو ضرر نه پهچائی□ تو ان کو ب□ی نه ماری لیکن اظهر یه هی که انهی□ اپنی قریب آنی سی روکنا جائز هی□ اگر چه احوط یه هی که اس کو ب□ی ترک کری□

۱۶□ آرائش کرنا (بناؤ سنگ□ار کرنا)

(۲۵۴) احوط یه هی که محرم مرد اور عورت اپنی آپ کو هر اس چیز سی بچائی□ جو عموما زینت شمار هوتی هی□ خواه زینت کا قصد کری یا نه کری ویسی تو عام طور پر مهندی لگانا ب□ی زینت می□ شمار هوتا هی لیکن اگر مهندی لگانا زینت می□ شمار نه هوتا هو مثلا

علاج کی غرض سی استعمال کی جائی تو کوئی حرج نهیں هی اسی طرح احرام باندنی سی پهلی لگانی میں کوئی حرج نهیں هی چاهی اس کی اثرات احرام باندنی تک باقی رهیں

(۲۵۵) زینت کی بغیر انگوٹھی پهننی میں کوئی حرج نهیں هی چنانچه انگوٹھی پهننا ایک مستحب عمل هونی کی وجه سی یا گم هونی سی بچانی کی لیی، طواف کی چکروں کو شمار کرنی کی لیی یا اسی طرح کی کسی اور کام کی لیی هو تو کوئی حرج نهیں تاهم احوط یه هی که زینت کی لیی نه پهنی

(۲۵۶) محرم عورت کی لیی زینت کی نیت سی زیوارات پهننا حرام هی بلکه احوط یه هی که اگر زینت شمار هوتی هوں تو زینت کی نیت کی بغیر بھی نه پهنی تاهم اتنی مقدار میں زیورات پهننا جنهیں وه عام طور پر احرام سی پهلی پهنتی تھی اس حکم سی

مستثنی هی لیکن احوط اولی یه هی که زیورات پهن کرا اپنی شوهر یا دوسری محرم مردو کو نه دکھائی مذکوره بالا تمام موارد میں اگر کوئی زینت کری تو کوئی کفاره واجب نهیں هی

۱۷ تیل لگانا

(۲۵۷) محرم کی لیی تیل لگانا حرام هی چاهی وه خوشبودار نه بهی هو لیکن خوشبودار تیل کھانا جائز هی چاهی وه تیل اچھی خوشبو والا هو جیسا که مسئله ۲۳۸ میں بیان هوا محرم کی لیی بغیر خوشبو کا تیل بغیر دوا کی استعمال کرنا جائز هی بلکه ضرورت و مجبوری کی وقت خوشبودار تیل چاهی اس کی خوشبو طبیعی هو یا ملائی گئی هو استعال کرنا بهی جائز هی

(۲۵۸) عمدا خوشبودار تیل اس کی خوشبو خواه طبیعی هو یا غیر طبیعی استعمال کرنی کا کفاره ایک بکری هی اور اگر تیل لا علمی

کی وجه سی استعمال کیا جائی تو دونو تیلو کا کفاره بنابر احوط ایک فقیر کو کانا کلانا هی

۱۸ بدن کی بال صاف کرنا

(۲۵۹) محرم کا اپنی یا کسی دوسری کی بدن سی بال صاف کرنا جائز نهیں هی چاهی دوسرا بغیر احرام کی هی کیوں نه هو اور چاهی مونں کر صاف کری یا اکھاڑ کر اس حکم میں بالو کی کم یا زیاده هونی میں کوئی فرق نهیں هی بلکه ایک بال کا کچھ حصه مثلاً آدھا بال کاٹنا جائز نهیں هی لیکن اگر سر میں جوئیں زیاده هونی کی وجه سی اسی اذیت اور تکلیف هوتی هو تو پھر سر منڈوانا جائز هی اسی طرح سی اگر ضرورت هو تو بال صاف کرنا بھی جائز هی وضو یا غسل اور تیمم یا نجاست سی پاک هونی یا ایسی رکاوٹ کو دور کرتی وقت جو جسم سی چپکی هوئی هو حدث یا

خبث طهارت سی مانع بن رهی هو یا کسی اور ضرورت کی وقت اگر بال گریں تو کوئی حرج نهیں هی جبکه وه اس کا قصد نه رکھتا هو ۔

(۲۶۰) بغیر ضرورت کی سر منڈوانی کا کفاره ایک بکری یا تین دن کی روزی یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا هی هر مسکین کا طعام دو مد (یعنی تقریبا ۱۵۰۰ گرام کی برابر هی) اگر محرم اپنی دنوں بغلوں کی نیچی کی بالوں کو نوچ کر نکالی تو ایک بکری کا کفاره دی اور احوط یه هی که اگر ایک بغل کی نیچی کی بال نوچ کر نکالی تب بھی ایک بکری کا کفاره دیں اگر داڑھی یا کسی اور جگه کی بال نکالی تو ایک مسکین کو مٹھی بھر کھانا دیں

مذکوره بالا موارد میں اگر کوئی مونڈنی یا نوچ کر نکالنی کی علاوه کسی اور طرح سی بال نکالی تو احوط یه هی که اس کا بھی یهی

حکم ھی اگر محرم کسی دوسری کا سر مونڈی تو دوسرا سر مونڈوانی والا حالت احرام میں ھو یا بغیر احرام کی تو محرم پر کوئی کفارہ واجب نہیں ھی

(۲۶۱) محرم کی لیی اس طرح سر کٹجانی میں کہ جب بال نہ گریں یا خون نہ نکلی کوئی حرج نہیں ھی یھی حکم بدن کٹجانی کا بلی ھی اگر محرم بلاـوجہ اپنی سر یا داڑھی پر ھاتھ پھیر ی اور ایک یا کچھ بال گر جائیں تو مٹھی بر کٹانا صدقہ دی اور اگر وضو کرتی وقت کچھ بال گریں تو اس پر کچھ واجب نہیں ھی

۱۹ مردوں کی لیی سر ڈھانپنا

(۲۶۲) محرم مرد کی لیی مقنع یا کپڑی یا دوپٹی وغیرہ سی اپنا پورا سر یا کچھ حصہ ڈھانپنا جائز نہیں ھی بلکہ احوط یہ ھی کہ گیلی مٹھی یا جرابی وغیرہ کی ذریعی بلی سر نہ ڈھانپی تاھم مشک کا

تسمه یا سر درد کی وجه سی سر پر رومال باندنی میں کوئی حرج نہیں ہی اس مسئله میں سر سی مراد بال اگنی کی جگه ہی اور اقرب یه ہی که اس میں دونوں کان بھی شامل ہیں

(۲۶۳) بدن کی کسی حصی مثلا هاتھ سی سر کو انپنا جائز ہی لیکن بهتر یه ہی که اس سی بھی اجتناب ضروری ہی

(۲۶۴) محرم کی لیی پوری سر کو پانی یا بنابر احوط کسی اور چیز میں بھونا جائز نہیں ہی اب ظاهر ہی که اس حکم میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہی اور سر سی مراد گردن کی اوپر کا پوراحصه ہی

(۲۶۵) احوط یه ہی که اگر محرم سر کو چھپائی تو ایک بکری کفاره دی اور جن موارد میں سر چھپانا جائز نہیں ہی یا مجبورا سر چھپائی تو ظاهر یه ہی که کوئی کفاره واجب نہیں ہی

۲۰ عورتو کی لیی چهری کا چپانا

(۲۶۶) حالت احرام میں عورتو کی لیی برقعه، نقاب یا چهری سی چپکنی والی چیز سی چهره چپانا حرام هی چنانچه احوط یه هی که اپنی چهری یا چهری کی کچ حصی کو بی کسی چیز سی نه چپائی تاهم سوتی وقت اور نماز میں سر چپاتی وقت مقدمه کی طور پر جب سر پر موجود چادر کو لٹکانی سی نه چپ سکتا هو تو چهری کا کچ حصه انپنی میں کوئی حرج نهیں هی

(۲۶۷) حالت احرام میں عورت اپنی چادر کو لٹکا کر، نامحرم سی پرده کر سکتی هی یعنی سر پر موجود چادر کو اپنی ناک بلکه گردن کی مقابل تک کینچ لی اور اظهر یه هی که چادر کی اس حصی کو هاتو وغیره سی چهری سی دور رکنا واجب نهیں هی اگر چه احوط

ھی □

(۲۶۸) احوط اولی یہ ھی کہ چھرہ □□انپنی کا کفارہ ایک بکری ھی□

۲۱□ مردو□ کا سائی می□ رھنا

(۲۶۹) سائی می□ ھونا دو طرح سی تصور کیا جا سکتا ھی:

۱□ متحرک اشیاء مثلاـ چ□تری، محمل کی چ□ت، گا□ی یا ھوائی جھاز کی چ□ت وغیرہ کی زیر سایہ چلنا، جب کہ سایہ دار چیز مذکورہ مثالو□ کی طرح اس کی سر کی اوپر ھو□ تو محرم مرد پر حرام ھی خواہ وہ سوار ھو یا پیدل تاھم بادل کی نیچی ک□□ا ھونا جائز ھی لیکن اگر سایہ دار چیز اس کی سید□ی طرف مثلا سامنی یا پیچ□ی ھو تو ظاھر یہ ھی کہ پیدل شخص کی لیی ایسا سایہ جائز ھی لھذا محمل یا گا□ی کی سائی می□ چلنا محرم مرد کی لی جائز ھی اور سوار کی لیی احتیاط یہ ھی کہ وہ اس سی پرھیز کری سوائی

اس کی که عام سورج سی بچنی کا نه هو یعنی وه چیز کللی هوئی گاای کی دیوار میں محرم مرد کی کسی ایک طرف هوں اور اتنی چھوٹی هو که محرم کا سر اور سینه اس سی نه چھپتا هو ۔

۲۔ ثابت اور غیر متحرک اشیاء مثلا دیواریں، درخت و پھاں یا انهیں جیسی کسی اور چیز کی سائی میں هو نامحرم مرد کی لیی بنا بر احوط جائز هی خواه سوار هو یا پیدل ۔ اسی طرح محرم کا اپنی هاتھوں سی اپنی آپ کو بچانا سورج کی تپش سی بچانا جائز هی اگر چه احوط اس کو ترک کرنی میں هی ۔

(۲۷۰) سائی میں هونی سی مراد اپنی آپ کو سورج سی بچانا هی اور احوط یه هی که اس حکم میں سورج کی ساتھ بارش کو بھی شامل کیا جائی لیکن اظهر یه هی که هوا، سردی، گرمی یا ان جسیی دوسری چیزوں سی اپنی آپ کو بچانا جائز هی لیکن احتیاط

اس میں بھی ترک کرنی میں ہی چنانچہ بنابر احوط رات کی وقت بارش نہ ہونی کی صورت میں محرم کی لیی چھت والی گاڑی یا کسی اور چیز میں سوار ہونی میں کوئی حرج نہیں ہی اگر چہ یہ سواری محرم شخص کو ہوا سی بچا رہی ہو

(۲۷۱) زیر سایہ ہونی کی جو حرمت بیان ہوئی ہی وہ حالت سفر سی مخصوص ہی لہذا اگر محرم کسی جگہ پھنچی اور اس جگہ کو رہنی کی لیی منتخب کری یا نہ کری مثلاً دوران سفر آرام کرنی یا دوستوں سی ملاقات کرنی یا کسی اور وجہ سی رکی تو اس وقت سائی میں رہنی میں اشکال نہیں ہی لیکن اس صورت میں کہ جب یہ کسی جگہ پھنچنی اور رہنی کی لیی قرار دی مگر چاہتا ہو کہ اپنی کاموں کو انجام دینی کی لیی ادھر ادھر جائی مثلا مکہ میں پھنچی اور چاہتا ہو کہ طواف سعی کرنی کی بعد

مسجد الحرام جائی یا مثلا منی پهنچی اور قربان یا رمی جمرات کی لیی جانا چاهتا هو تو اس صورت میں اس کی لیی چهت والی گاڑی میں یا چهتری سی سر پر سایه کرنا جائز هی یا نهیں؟ اس کی جواز کا حکم دینا کافی مشکل هی ، چنانچه احتیاط کو ترک نهیں کرنا چاهیی ،

(۲۷۲) اگر محرم اپنی آپ کو سورج سی بجائی تو اس پر کفاره واجب هی اور ظاهر یه هی که کفاره واجب هونی میں اختیاری حالت اور مجبوری کی حالت هونی میں فرق نهیں هی ، لهذا اگر کوئی بار بار سائی میں چلی تو اظهر یه هی که هر احرام کی لیی ایک کفاره دی، اگر چه هر دن کی لیی ایک کفاره بنابر احوط کافی هی اور کفاره میں ایک بکری کافی هی ،

۲۲، جسم سی خون نکالنا،

احوط یه هی که محرم کی لیی اپنی جسم سی خون نکالنا جائز نهیں هی سوائی کسی مجبوری یا ضرورت کی گر چه فصد کھولنی، حجامت، دانت نکلوانی، جسم کو کھجانی یا کسی اور وجه سی لیکن اظهر یه هی که مسواک کرنا جائز هی چاهی اس کی وجه سی خون نکلی احوط اولی یه هی که بغیر ضرورت کی خون نکالنی کا کفاره ایک بکری هی

۲۳ ناخن کاٹنا

محرم کی لیی ناخن کاٹنا جائز نهیں هی اگر چه کچھ مقدار میں کاٹی، سوائی کسی مجبوری و ضرورت کی مثلا ناخن باقی رکھنی میں اذیت و تکلیف هوتی هو یعنی اگر ناخن کا کچھ حصه ٹوٹ گیا هو اور باقی حصه میں درد هو رها هو تو باقی ناخن کو کاٹنا بھی جائز هی

(۲۷۴) ھاتھ یا پاؤں کا ایک ناخن کاٹنی کا کفارہ ایک مد یعنی تقریبا ۷۵۰ گرام کھانا ھی ۔ چنانچہ اگر دو ناخن کاٹی تو کفارہ دو مد طعام اور اسی طرح نو ناخنوں تک (ناخن کاٹنی کی لحاظ سی کفارہ ھوگا) لیکن اگر ھاتھ اور پاؤں کی پوری ناخن متعدد نشستوں میں کاٹی تو کفارہ دو بکریاں (ایک ھاتھ اور دوسری پاؤں کی ناخنوں کی لیی) ھوگا اور اگر ایک ھی نشست میں کاٹی تو پھر ایک بکری کفارہ واجب ھوگا ۔

(۲۷۵) اگر محرم ایسی شخص کی فتوی پر عمل کرتی ھوئی ناخن کاٹی جس نی ناخن کاٹنی کی جائز ھونی کا فتوی غلطی سی دیا ھو اور کاٹتی ھوئی خون نکل آئی تو احوط یہ ھی کہ کفارہ فتوی دینی والی پر واجب ھی ۔

۲۴ دانت نکلوانا

(۲۷۶) بعض فقهاء نی محرم کی لیی دانت نکلوانا حرام قرار دیا هی چاهی خون نه بهی نکلی اور اس کا ایک دنبه کفاره واجب هی لیکن اس حکم کی دلیل میں تامل هی بلکه بعید نهیں هی که یه کام جائز هو

۲۵ اسلحه رکھنا

(۲۷۷) محرم کی لیی اسلحه پهننا بلکه بنابر احوط اس طرح ساتھ رکھنا که مسلح شمار هو جائز نهیں هی اسلحه سی مراد هر وه چیز جو عموما اسلحه کهلاتی هی مثلا تلوار، بندوق، تیر وغیره تاهم زره سپر وغیره حفاظتی آلات هیں نه که اسلحه

(۲۷۸) محرم کی پاس اسلحه هونی میں جبکه اس نی پهنا هوا نه هو کوئی حرج نهیں هی اسی طرح اسلحه ساتھ رکھنا جبکه عرفا

مسلح شمار نه هوتا هو کوئی حرج نهیں هی لیکن پھر بھی ترک کرنا احوط هی ۔

(۲۹۷) حالت اختیاری میں اسلحه رکھنا حرام هی لیکن وقت ضرورت مثلا دشمنی یا چوری کا خوف هو تو جائز هی ۔

(۲۸۰) بغیر ضرورت کی اسلحه ساتھ رکھنی کا کفاره ایک دنبه هی۔ ابتک محرم پر حرام هونی والی چیزیں بیان هوئی هیں۔ ذیل میں حرم میں حرام هونی والی امور بیان کیی جا رهیں هیں:

محرمات حرم

۱ خشکی کی حیوانات کا شکار کرنا جیسا که مسئله ۱۹۹ میں بیان هوا هی

۲ حرم میں اگنی والی کسی چیز کو اکھاڑنا یا کاٹنا خواه وه درخت هو یا کوئی اور چیز لیکن معمول کی مطابق چلنی سی گھاس اکھاڑنی یا جانور یا کھانی کیلیی جانور کو حرم میں چھوڑنی میں کوئی حرج نهیں هی لیکن حیوانات کیلیی ذخیره کرنی کی لیی گھاس نهیں توڑی جا سکتی هی چاهی وه جانور اونٹ هی کیوں نه هوں درست ترین قول کی مطابق گھاس وغیره اکھاڑنی یا توڑنی کی حکم

سی چند چیزیں مستثنی ہیں:

(الف) اذخر ۔ جو مشہور خوشبودار گھاس ہی ۔

(ب) کھجور اور دوسری پھلدار درخت ۔

(ج) وہ درخت یا گھاس جسی خود لگایا ہو یعنی اپنی ملکیت میں یا کسی دوسری کی ملکیت میں ہو۔

(د) وہ درخت یا گھاس جو کسی کی گھر میں اگیں لیکن اس کی ملکیت میں آنی سی پھلی اس گھر میں موجود درخت اور گھاس وغیرہ کا حکم باقی تمام درختوں اور گھاس کی حکم جیسا ہی۔

(۲۸۱) وہ درخت جس کی جڑیں حرم میں اور شاخیں حرم سی باہر ہو یا ایسا درخت جس کی جڑیں حرم میں ہو اور شاخیں باہر ہو وہ پورا درخت حرم میں شمار ہوگا۔

(۲۸۲) درخت اکھاڑنی کا کفارہ اس درخت کی قیمت ہی اور

درخت کی کچ حصی کو کا نا کا کفارہ کچ حصی کی قیمت ھی گ اس کو کا نی یا اکا انی کا کوئی کفارہ نھی ھی

۳ حرم کی باھر کسی پر ظلم کرکی حرم می پناہ لینی والی شخص پر حد، قصاص یا تعزیر جاری کرنا جائز نھی ھی لیکن ظالم کو کانا اور پانی نہ دیا جائی نہ ھی اس سی بات چیت کی جائی اور نہ ھی اس سی خرید و فرخت کی جائی نہ ھی اس کو کوئی پناہ یا جگہ دی جائی یھا تک کہ وہ حرم سی باھر آنی پر مجبور ھو جائی اور پر اسی پک کر اسی اس کی جرم کی سزا دی جائی

۴ ایک قول کی مطابق حرم می پی ھوئی کسی چیز کو انا حرام ھی جبکہ اظھر یہ ھی کہ سخت مکروہ ھی چنانچہ اگر کوئی شخص حرم می پی ھوئی چیز الی اور اس پر کوئی ایسی علامت نہ ھو جس کی وجہ سی اسی اس کی مالک تک پھنچایا جا

سکی تو اسی اپنی ملکیت میں لینا جائز ہی خواہ وہ چیز ایک درہم یا اس سی زیادہ مالیت کی ہی کیوں نہ ہو لیکن اگر اس پر کوئی ایسی علامت ہو جس کی وجہ سی اسی اس کی مالک تک پہنچا یا جا سکتا ہو اور اس کی مالیت ایک درہم سی کم ہو تو اعلان کرنا واجب نہیں ہی اور احوط یہ ہی کہ اس کی مالک کی طرف سی صدقہ کردی اگر اسی قیمت ایک درہم یا اس سی زیادہ ہو تو پورا ایک سال تک اعلان کرنا واجب ہی اور اس کی باوجود مالک نہ ملی تو احوط یہ ہی کہ مالک کی طرف سی صدقہ کردی

کفاری کی جانور ذبح کرنی کی جگه

(۲۸۳) اگر محرم پر عمره مفرده میں شکار کی وجه سی کفاره واجب هو تو جانور کو مکه مکرمه میں، اگر عمره تمتع یا حج کی احرام میں شکار کری تو کفاری کی جانور کو منی میں ذبح کری جب شکار کی علاوه کسی اور وجه سی کفاره واجب هو جائی تو احتیاط کی بنا پر یهی حکم هی

(۲۸۴) اگر محرم پر شکار یا کسی اور وجه سی (جانور ذبح کرنی کا) کفاره واجب هو جائی اور وه اسی کسی عذر یا بغیر عذر کی مکه یا منی میں ذبح نه کری تو اظهر یه هی که کسی بهی جگه ذبح کرنا جائز هی

کفارہ کا مصرف (کفارہ خرچ کرنی کی جگہ)

محرم پر واجب ہونی والی کفـارات کو فقراء و مسـاکین پر صـدقه کرنـا واجب ہی اور احوط یه ہی که کفـاره دینی والا اس میں سی کچھ نه کمائی اور اگر خود کمالی تو احتیاط یه ہی که جس مقـدار من کمایا ہو اس کی قیمت فقراء میں صـدقه کری ۔

ص: ۲۱۵

طواف

عمره تمتع میں دوسرا واجب عمل طواف ہی طواف کو عمدا چھوڑنی سی حج باطل ہو جاتا ہی چاہی اس حکم کا علم ہو یا نہ ہو اور حکم سی ناآشنا شخص پر بنابر احوط ایک اونٹ کفارہ ہوگا طواف ترک کرنی کا مطلب یہ ہی کہ طواف انجام دینی میں اتنی تاخیر کی جائی کہ عرفہ کی دن زوال سی پہلی اعمال عمرہ ادا نہ کیی جا سکیں اظہر یہ ہی کہ اگر عمرہ باطل ہو جائی تو احرام بھی باطل ہو جاتا ہی چنانچہ عمرہ تمتع سی حج افراد میں طرف عدول و رجوع کرنا کافی نہیں ہی اگر چہ احوط ہی یعنی حج افراد کی اعمال انجام دیی جائیں بلکہ احوط یہ ہی کہ طواف،

نماز طواف، سعی، حلق یا تقصیر کو حج افراد و عمره تمتع کی عمومی نیت سی انجام دی که ان دو میں سی جو واجب هی اسی انجام دی رها هو۔

شرائط طواف

طواف میں چند چیزیں شرط هیں:

۱۔ نیت ۔ طواف قربت کی نیت اور خضوع کی ساتھ خدا کا حکم اور بندگی کی بجا آوری کی لیی انجام دی۔ طواف میں عبادت کو معین کرنا بھی معتبر هی جیسا که حرام کی نیت کی مسئله میں بیان هو چکا هی ۔

۲۔ طهارت ۔ حدث اکبر و اصغر سی پاک هو، چنانچه عمدا یا لا علمی یا بۓول کر حالت حدث میۓ کیا هوا طواف باطل هی ۔

(۲۸۵) اگر طواف کی دوران حدث صادر هو جائی تو اس کی چند صورتیۓ هیۓ:

(۱) چوتۓا چکر مکمل کرنی سی پهلی هو تو طواف باطل هو جائیگا چنانچه پاک هونی کی بعد طواف دوباره انجام دینا ضروری هی بلکه اظهر یه هی که چوتۓی چکر کی نصف تک پهنچنی کی بعد بۓی اگر حدث صادر هو تب بۓی طواف باطل هی اور دوباره انجام دینا ضروری هی ۔

(ب) چوتۓا چکر مکمل هونی کی بعد غیر اختیاری طور پر حدث صادر هو تو اپنا طواف قطع کرکی طهارت کری اور بعد از طهارت اپنا طواف وهیۓ سی شروع کرکی مکمل کری جهاۓ

سی چ□و□ا ت□ا□

(ج) چوت□ا چکر مکمل هونی کی بعد اختیاری طور پر حدث صادر هو تو احوط یه هی که طهارت کی بعد اس طواف کو پورا کری اور اس کا اعاده ب□ی کری □

(۲۸۶) اگر طواف شروع کرنی سی پهلی طهارت مي□ شک هو تو اگر جانتا هو که پهلی طهارت پر ت□ا اور بعد مي□ حدث کی صادر هونی مي□ شک هو تو اس شک کی پرواه نه کی جائی ورنه طواف سی پهلی طهارت کرنا واجب هی □

(۲۸۷) طواف سی فارغ هونی کی بعد طهارت مي□ شک هو تو شک کی پرواه نه کی جائی، تاهم طواف کو دوباره انجام دینا احوط اور نماز طواف کی کئی طهارت کرنا واجب هی □

(۲۸۸) اگر مکلف کسی عذر کی وجه سی وضو نه کر سکتا هو اور عذر

کی زائل ہونی کی امید ہ□ی نہ ہو تو تیمم کرکی طواف انجام دی اور اگر تیمم ہ□ی نہ کر سکتا ہو تو اس پر اس شخص کا حکم جاری ہوگا جو طواف کرنی پر قادر نہ ہو اگر امید نہ ہو کہ تیمم کر سکی گا تو طواف کی لئی نائب بنانا ضروری ہی اور احوط یہ ہی کہ خود بغیر طہارت کی طواف کری □

(۲۸۹) حائض اور نفساء پر ایام ختم ہونی کی بعد اور مجنب شخص پر طواف کی لئی غسل کرنا واجب ہی اور اگر غسل نہ کر سکتی ہو□ اور امید ہ□ی نہ ہو کہ غسل کر سکی□ گی تو پ□ر تیمم کرکی طواف انجام دی□ نیز احوط اولی یہ ہی کہ کسی کو طواف کی لئی نائب بنا دیا جائی اگر تیمم ہ□ی نہ کر سکتا ہو اور امید ہ□ی نہ ہو کہ بعد می□ تیمم کر سکی گا تو کسی کو طواف کی لئی نائب بنانا ہی معین ہی □

(۲۹۰) اگر کوئی عورت احرام کی دوران یا احرام سی پهلی یا بعد میں مگر طواف سی پهلی حائض هو جائی اور اتنا وقت هو که ایام حیض گزرنی کی بعد اور حج کا وقت آنی سی پهلی وه اعمال عمره کو بجا لا سکی تو پاک هونی کی بعد غسل کرکی اعمال عمره انجام دی اور اگر اتنا وقت نه هو تو اس کی دو صورتیں هیں:

۱ـ احرام سی پهلی یا احرام کی باندتی وقت حیض آئی تو اس کا حج، حج افراد میں تبدیل هو جائی گا چنانچه حج افراد مکمل کرنی کی بعد اگر ممکن هو تو عمره مفرده انجام دی ۔

۲ـ احرام حج کی بعد حیض آئی تو احوط یه هی که پهلی صورت کی طرح عمره تمتع حج افراد میں بدل دی اگر چه ظاهر یه هی که عمره تمتع پر بنی باقی رهنا جائز هی یعنی طواف اور نماز طواف کی

بغیر عمره تمتع کی اعمال انجام دی اس کی بعد سعی اور تقصیر کری اور پ ر حج کیلئی احرام باند کر منی می اعمال انجام دینی کی بعد مکه واپس آکر حج کی طواف سی پهلی عمره کا طواف اور نماز طواف کی قضاء انجام دی اگر عورت کو یقین هوکه اس کا حیض باقی رهی گا اور وه طواف نهی کر سکی گی یها تک که منی سی واپس آ جائی اور اس کا سبب خواه قافلی والو کا عدم صبر هی کیو نه هو، چنانچه طواف اور نماز طواف کیلئی نائب بنائی اور پ ر سعی کو خود انجام دی

(۲۹۱) اگر عورت طواف کی دوران حائض هو جائی تو اگر چوتا چکر مکمل هونی سی پهلی حیض آئی تو طواف باطل هوگا اور اس کا حکم وهی هی جو گزشته مسئله می بیان هوا اگر چوتا چکر مکمل هونی کی بعد حیض آئی تو جتنا طواف وه کر چکی هی

وہ صحیح ہوگا اور اس پر واجب ہی کہ حیض سی پاک ہونی اور غسل کرنی کی بعد اسی مکمل کری نیز احوط اولی یہ ہی کہ اس طواف کو مکمل کرنی کی بعد اس کا اعادہ بﻟی کری یہ حکم وقت کی وسیع ہونی کی صورت میﻟ ہی، اگر وقت تنگ ہو تو سعی اور تقصیر کرکی حج کی لئی احرام باندﻟی اور باقی طواف کی قضاء جیسا کہ پہلی بﻟی بیان ہوا منی سی واپس آکر حج کی طواف سی پہلی انجام دی ﻟ

(۲۹۲) اگر عورت طواف کی انجام دینی کی بعد مگر نماز طواف سی پہلی حیض دیکﻟی تو اس کا طواف صحیح ہوگا اور یہ عورت پاک ہونی اور غسل کرنی کی بعد نماز طواف انجام دی اگر وقت تنگ ہو تو پﻟر سعی اور تقصیر کرکی حج کی طواف سی پہلی نماز طواف کی قضاء انجام دی ﻟ

(۲۹۳) اگر عورت کو طواف اور نماز طواف کی بعد پته چلی که وه حائضه هی اور یه نه جانتی هو که حیض طواف سی پهلی یا دوران طواف یا نماز طواف سی پهلی یا نماز طواف کی بعد آیا هی تو طواف اور نماز طواف کو صحیح سمجی اگر یقین هو که حیض طواف سی پهلی یا دوران نماز آیا هی تو اس کا وهی حکم هی جو گذشته مسئله می بیان هوا

(۲۹۴) اگر عورت عمره تمتع کیلئی احرام باندی اور اعمال کو انجام دینا بی ممکن هو اور یه جاننی که بعد می حائض هونی اور وقت کی کمی کی وجه سی اعمال انجام نهی دی سکی گی اعمال کو انجام نه دی اور حائض هو جائی نیز حج سی پهلی اعمال عمره انجام دینی کا وقت بی نه بچی تو ظاهر یه هی که اس کا عمره بی باطل هو جائی گا اور اس کا حکم بی وهی هی جو احکام طواف

کی شروع میں بیان ہو چکا ہی ۔

(۲۹۵) مستحب طواف میں حدث اصغر سی پاک ہونا معتبر نہیں ہی اسی طرح قول مشہور کی بناء پر حدث اکبر سی بھی پاک ہونا معتبر نہیں ہی لیکن نماز طواف طہارت کی بغیر صحیح نہیں ہی ۔

(۲۹۶) وہ شخص جو کسی عذر کی وجہ سی کسی خاص طریقی سی طہارت کرتا ہو وہ اپنی اسی طہارت پر اکتفا کری مثلاً جبیرہ والا شخص یا وہ شخص جو اپنا پیشاب یا پاخانہ نہ روک سکتا ہو، اگر چہ مبطون (جو پاخانہ نہ روک سکی) کیلئی احوط یہ کہ اگر ممکن ہو تو جمع کری یعنی خود بھی خاص طریقی سی طہارت کرکی طواف اور نماز انجام دی اور کسی کو نائب بھی بنائی ۔

وہ عورت جسی استحاضہ آئی تو اگر اس کا استحاضہ "قلیلہ" ہو تو

طواف اور نماز طواف کی لئی ایک ایک وضو، "متوسطه" هو تو دونو کیلئی ایک ایک وضو علاوه ایک غسل اور اگر "کثیره" هو تو دونو کیلئی ایک ایک غسل کری اور اگر حدث اصغر سی پاک هو تو وضو کی ضرورت نهیں هی ورنه احوط اولی یه هی که وضو بهی کری

۳ خبث سی طهارت

تیسری چیز جو طواف میں معتبر هی وه خبث سی پاک هونا هی چنانچه نجس لباس یا بدن میں طواف صحیح نهیں هی احوط یه هی که ایک درهم سی کم خون جو نماز میں معاف هی وه طواف میں معاف نهیں هی اسی طرح چوهی لباس مثلا جوراب وغیره کی نجاست جو که نماز کیلئی مضر نهیں لیکن طواف کیلئی مضر هی وه نجاست بهی طواف کیلئی مضر هی جس کی ساتھ نماز مکمل نهیں

هو سکتی لیکن متنجس چیز کو طواف کی حالت میں انجانی میں کوئی حرج نہیں ہی چاہی نجاست کم لگی ہو یا زیادہ

(۲۹۷) اگر حالت طواف میں بدن یا لباس پر زخم یا پھوڑی کا خون لگا ہو جب کہ زخم یا پھوڑا ابھی صحیح نہ ہوا ہو اور پاک یا تبدیل کرنا بہت زیادہ تکلیف کا سبب ہو اسی طرح بحالت مجبوری بدن یا لباس نجس ہو تو کوئی حرج نہیں ہی اور اگر پاک یا تبدیل کرنی میں بہت سی مشقت یا تکلیف نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ نجاست کو دور کرنا واجب ہی

(۲۹۸) اگر کسی کو اپنی بدن یا لباس کی نجس ہونی کا علم نہ ہو اور طواف کی بعد پتہ چلی تو اس کا طواف صحیح ہی اور اعادہ کرنا ضروری نہیں ہی اسی طرح جب نجاست کا نماز طواف سی فارغ ہونی کی بعد پتہ چلی جب کہ نماز سی پہلی اس

نجاست کی موجود ہونی کا شک نہ ہو یا پہلی سی شک ہو مگر تحقیق کر چکا ہو اور نجاست کا پتہ نہ چلا ہو تو نماز طواف بی صحیح ہوگی لیکن اگر کسی کو پہلی سی نجاست کا شک ہو اور اس نی تحقیق بی نہ کی ہو اور پر نماز کی بعد اسی نجاست کا پتہ چلی تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پی

(۲۹۹) اگر کوئی شخص بول جائی کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہی اور اسی طواف کی بعد یاد آئی تو اظہر یہ ہی کہ اس کا طواف صحیح ہی اگر چہ اعادہ کرنا احوط ہی نماز طواف کی بعد یاد آئی تو اگر اس کا بولنا لاپرواہی کی وجہ سی ہو تو احوط یہ ہی کہ نماز دوبارہ پی ورنہ اظہر یہ ہی کہ اعادہ ضروری نہیں ہی

(۳۰۰) اگر دوران طواف بدن یا لباس کی نجس ہونی کا پتہ چلی

یا طواف سی فارغ هونی سی پهلی اس کا بدن یا لباس نجس هو جائی تو اگر موالات عرفی منقطع کیی بغیر نجاست دور کرنا ممکن هو چاهی اس کی لیی ستر پوشی کی معتبر مقدار کا لحاظ رکتی هوئی نجس کپڑا اتارنا پڑی یا پاک کپڑا میسر هونی کی صورت میں نجس کپڑا اتار کر پاک کپڑا پهننا پڑی دونوں صورتوں میں نجاست دور کرکی طواف پورا کری اور اس کی بعد کوئی ذمه داری باقی نهیں ره جاتی ورنه احوط یه هی که طواف بڑی پورا کری اور نجاست دور کرنی کی بعد اس کا اعاده بڑی کری، اعاده اس صورت میں کری جب که نجاست کا علم یا نجاست کا لگنا چوتڑا چکر مکمل کرنی سی پهلی هو اگر چه اعاده کرنا مطلقاً واجب نهیں هی ۔

۴ مردو کا ختنه شده هونا

طواف می چوتی شرط مردو کا ختنه شده هونا هی احوط بلکه اظهر یه هی که ممیز بچی می بی یه شرط معتبر هی لیکن غیر ممیز بچه می جسی اس کا ولی طواف کرائی اس شرط کا معتبر هونا ظاهر هی اگر چه اس صورت می بی احوط یه هی که اسی معتبر سمجا جائی

(۳۰۱) محرم خواه بالغ هو یا ممیز بچه اگر ختنه شده نه هو تو اس کا طواف کافی نهی هوگا لهذا ختنه کی بعد دوباره طواف نه کری تو احوط یه هی که طواف مطلقا ترک کرنی والی کی حکم می هوگا اور طواف کی ترک کرنی والی کی احکام جو آئنده بیان هونی والی هی اس پر بی جاری هو گی

(۳۰۲) ایسا شخص جس کا ختنه نه هوا هو اور وه مستطیع هو جائی

تو اگر اسی سال ختنه کرکی حج پر جا سکتا هو تو حج پر جائی ورنه ختنه کرنی تک حج میں تاخیر کری اگر ختنه کرانا کسی نقصان، رکاوٹ، تکلیف یا کسی اور وجه سی ممکن نه هو تو حج ساقط نه هوگا لیکن احوط یه هی که حج عمره میں خود بنی طواف کری اور کسی کو نائب بنی بنائی اور نماز طواف نائب کی طواف کی بعد پڑھی

۵ شرمگاه کو چھپانا

احوط یه هی که حالت طواف میں بنی اتنی هی مقدار میں شرمگاه کو چھپانا واجب هی جتنی مقدار کا نماز میں، اولی بلکه احوط یه هی که جو نمازی کی لباس کی شرائط معتبر هیں ساتر (وه چیزیں جن سی شرمگاه کو چھپایا جائی) میں، بلکه طواف کرنی والی کی تمام لباس میں ان شرائط کا خیال رکھا جائی

واجبات طواف

طواف میں آٹھ چیزیں معتبر ہیں:

۱۔۲ ہر چکر کو حجر اسود سی شروع کرکی اسی پر ختم کرنا۔ ظاهر یه هی که یه شرط اس وقت حاصل هوگی جب حجر اسود کی جس حصی سی چکر شروع کیا جائی وهیں پر ختم کری۔ اگر چه احوط یه هی که ابتدا و انتهاء میں اپنی بدن کو تمام حجر اسود سی گزاری۔ اس احتیاط کی لیی کافی هی که حجر اسود سی کچھ پهلی کھڑا هو جائی اور طواف کی نیت اس جگه سی کی جائی جهاں سی حقیقت میں حجر اسود سی سامنا هو رها هوں پھر خانه کعبه کی گرد سات مرتبه چکر لگائی جائیں اور آخری چکر کی اختتام پر حجر

اسود سی یه نیت کرتی هوئی تو ا آگی تک جائی که طواف معتبر مقام سی پورا هو جائی اس طرح یقین هو جائیگا که حقیقت می حجر اسود جس جگه سی شروع هونا تا اور جها ختم هونا تا وه اس عمل سی حاصل هو گیا هی

۳ طواف کرتی وقت خانه کعبه کو اپنی بائی طرف قرار دی چنانچه اگر دوران طواف کسی رکن کو بوسه دینی یا رش کی وجه سی کعبه کی طرف رخ یا پشت هو جائی یا کعبه دائی جانب قرار پائی تو اتنی مقدار طواف می شمار نهی هوگا کعبه کو بائی طرف قرار دنیی می ظاهر هی که اگر عرفا یه کها جائی که کعبه حاجی کی بائی طرف هی تو کافی هی جیسا که نبی کریم (ص) کی سواری پر طواف کرنی سی ظاهر هی هوتا هی لهذا جب جسم کعبه کی چارو ارکان اور حجر اسمعیل کی دو سرو سی گزر رها

هو تو جسم کو بائیں جانب کعبه کی طرف کرنی میں دقت ا□□انی بدن کو مو□نی کی ضرورت نهیں هی □

۴□ حجر اسمعیل کو ب□ی طواف میں شامل کرنا یعنی حج اسمعیل کی باهر سی چکر لگایا جائی نه هی اس کی اوپر سی گزری اور نه هی اندر سی □

۵□ طواف کرنی والا دیوار کعبه اور اس کی اطراف میں موجود چبوتری (شازروان) سی هٔ کر چلی □

۶□ کعبه کی گرد سات چکر لگانا، سات سی کم کافی نهیں هونگی اگر کوئی جان بوجھ کر سات سی زیاده چکر لگائی تو اس کا اطواف باطل هو جائگا□ جس کا بیان بعد میں آئی گا□

۷□ ساتوں چکر اس طرح سی لگائی جائیں که عرفا اسی پی در پی شمار هوں یعنی بغیر زیاده توقف کی ایک کی بعد ایک بجا لایا

جائی اس حکم سی کچ موارد مستثنی هی جس کا بیان بعد می آئی گا

۸ طواف کرنی والا۔اپنی ارادی اور اختیار سی کعبه کی گرد چکر لگائی اگر رش یا کسی اور وجه سی کچ مقدار بی اختیاری کی وجه سی بجا لائی تو یه کافی نهی هوگا اور اس کا جبران اور تدارک کرنا ضروری هی

(۳۰۳) فقهاء کی درمیان مشهور هی که کعبه اور مقام ابراهیم کی درمیان چکر لگایا جائی جس کا فاصله سا ی چبیس هات هی (۱۲/۲می ر) چونکه حجر اسمعیل کو طواف کی اندر رکنی کی وجه سی حجر اسماعیل کی جانب سی زیاده نهی هی لیکن بعید نهی که طواف اس حصی سی زیاده می بی جائز هو مگر کراهت کی سات خصوصاً اس شخص کی لیی جو اس مقدار می طواف

نه کر سکتا هو یا اس مقدار میں اس کیلیی طواف کرنا حرج و مشقت کا باعث هو لیکن اگر اس مقدار میں طواف کرنا ممکن هو تو احتیاط ملحوظ خاطر رکھنا بهتر هی

مطاف (وه جگه جهاں طواف کیا جائی) سی خارج هونا

(۳۰۴) اگر طواف کرنی والا مطاف سی خارج هو کر کعبه میں داخل هو جائی تو اس کا طواف باطل هو جائی گا جو دوباره کرنا هوگا اگر آدمی طواف کی بعد مطاف سی باهر هو تو بهتریه هی که پهلی اس طواف کو پورا کری اور پهر دوباره طواف کری

(۳۰۵) اگر کوئی مطاف سی نکل کر چبوتری سی (شازروان) پر جلی تو اتنی مقدار میں طواف باطل هوگا چنانچه اتنی مقدار کا تدارک و جبران کرنا ضروری هی احوط اولی یه هی که اتنی مقدار تدارک اور طواف پورا کرنی کی بعد یه طواف دوباره

بی کری اسی طرح احوط اولی یه هی طواف کرنی والا دوران طواف اپنی هاتھ سی کعبه کی دیوار تک ارکان وغیره کو چھونی کی لیبی نه پڑلائی

(۳۰۶) اگر طواف کرنی والا حج اسمعیل کی اندر چلا جائی چاهی مسئله نه جاننی کی وجه سی یا بھول کر تو اس کا یه چکر باطل هو جائی گا اور ضروری هی که اسی دوباره انجام دی احوط یه هی که طواف پورا کرنی کی بعد دوباره انجام دی حجر اسمعیل کی اوپر سی گزرنی کا بنابر احوط وه حکم هی جو حکم اندر جانی کا هی نیز احوط یه هی که طواف کرتی وقت حجر اسمعیل کی دیوار هاتھ نه رکھی

طواف کو تونا اور طواف کی چکرو کا کم هونا

(۳۰۷) مستحب طواف کی طرح واجب طواف بھی کسی

ضرورت و مجبوری سی بلکه بنابر اظهر بلا ضرورت و مجبوری بلی تونا جائز هی

(۳۰۸) اگر واجب طواف چوتا چکر پورا هونی سی پهلی بغیر کسی وجه کی تونا جائی تو طواف باطل هو جائی گا اور دوباره بجا لانا ضروری هی لیکن اگر چوتا چکر پورا کرنی کی بعد تونا جائی تو احوط یه هی که اس طواف کو بلی پورا کری اور دوباره بلی انجام دی تاهم مستحب طواف میں که جهاں سی تونا گیا هو وهیں سی شروع کرکی پورا کری چاهی چو تلی چکر سی پهلی تونی یا بعد میں جب تک که عرفا موالات ختم نه هو جائی

(۳۰۹) اگر عورت کو دوران طواف حیض آ جائی تو واجب هی که طواف تو کر فورا مسجد الحرام سی باهر نکل جائی اور اس طواف کا حکم مسئله نمبر ۲۹۱ میں بیان هو چکا هی اسی طرح

اگر طواف کرنی والی سی دوران طواف حدث سرزد هو جائی یا دوران طواف اسی بدن یا لباس کی نجس هونی کا پته چل جائی تو اس کا حکم مسئله نمبر ۲۸۵ اور تین سو میں بیان هو چکا هی ۔

(۳۱۰) اگر بیماری یا اپنی یا کسی مومن بھائی کی ضرورت پوری کرنی کی لیی کوئی اپنا واجب طواف کر چوتھا چکر سی پهلی توڑ ای تو ظاهر یه هی که طواف باطل هی اور دوباره کرنا ضروری هی ۔ لیکن اگر چوتھی چکر کی بعد توڑ ای تو اظهر یه هی که طواف صحیح هوگا لهذا واپس آکر جهاں سی توڑا تھا وهیں سی شروع کری اور احوط یه هی که اسی پورا کرنی کی بعد دوباره بھی بجا لائی تاهم مستحب طواف میں جائز هی که جهاں سی چھوڑا تھا وهیں سی شروع کری چاهی چوتھی چکر سی پهلی چھوڑا هو ۔

(۳۱۱) طواف کی دوران آرام کرنا بی□□نا یا لی□نا جائز هی لیکن ضروری هی که اتنی دیر بی□□ی یا لی□ی که تسلسل کا تاثر ختم نه هو□ چنانچه اتنی دیر لی□نی یا بی□□نی سی تسلسل □و□ جائی تو طواف باطل هو جائی گا لهذا پ□ر سی شروع کرنا ضروری هی □

(۳۱۲) اگر کوئی واجب نماز کو وقت پر پ□□نی کی لیی یا نماز کو جماعت سی پ□□نی کی لیی یا نافله نماز کو پ□□نی کی لیی جب که اس کا وقت تنگ هو طواف تو□ی تو جها□ سی طواف چ□و□ا هی نماز کی بعد وهی□ سی شروع کری چاهی طواف واجب هو یا مستحب اور چاهی چوتی چکر سی پهلی چ□و□ا هو یا بعد می□ اگر چه احوط یه هی که جب طواف چوتی چکر سی پهلی چ□و□ا هو تو اس طواف کو پورا کرکی دوباره طواف کری □

(۳۱۳) اگر طواف می□ ب□ولی سی کمی هو جائی اور تسلسل

ختم ہونی سی پھلی یاد آجائی تو کمی کو پورا کری اور اس کا طواف صحیح ہوگا۔ اسی طرح اگر تسلسل ختم ہونی کی بعد یاد آئی اور ایک یا دو یا تین چکر بلا۔ ہو تو انہیں بجا لائی اور اس کا طواف بلی صحیح ہو جائی گا۔ اگر خود انجام دینی) پر قادر نہ ہو چاہیی اس لیی کہ اپنی شہر واپس آکریاد آیا ہو تو کسی کو نائب بنائی۔ لیکن اگر تین سی زیادہ چکر بلا۔ول گیا ہو ہو تو واپس جا کر جتنی چکر کم ہو۔ انہیں انجام دی۔ احوط یہ ہی کہ اس طواف کو پوراکرنی کی بعد دوبارہ بلی انجام دی ۔

طواف میں زیادتی

طواف میں زیادتی کی پانچ صورتیں ہیں:

۱۔ طواف کرنی والا۔ زیادتی کو اس طواف یا دوسری طواف کا جز نہ سمجی یعنی سات چکر پوری کرنی کی بعد مستحب کی

نیت سی ایک اور چکر انجام دینی سی طواف باطل نہیں ہوگا

۲ طواف شروع کرتی وقت ہی یہ ارادہ ہو کہ زائد حصی کو اس طواف کی جز کی نیت سی انجام دی گا تو اس صورت میں اس کا طواف باطل ہی اور ضروری ہی کہ طواف کو دوبارہ انجام دی اسی طرح اگر طواف کی دوران اس قسم کا ارادہ کری اور کچھ حصہ زیادہ انجام دی تو یہی حکم ہی لیکن اگر زیادہ حصہ نیت کی بعد انجام نہ دی تو نیت کرنی سی پہلی والی چکر کی باطل ہونی میں اشکال ہی

۳ زائد چکر اس نیت سی کری کہ جس طواف سی فارغ ہوا ہی یہ اس کا جز ہی جبکہ عرفا موالات ختم نہ ہوا ہو یعنی طواف سی فارغ ہونی کی بعد زاید چکر کی جز ہونی کا قصد کری تو اظہر یہ ہی کہ طواف باطل ہی

۴ زائد چکر اس نیت سی کری که یه دوسری طواف کا جز هی اور پر دوسری طواف کا کوئی بی جز بجا نه لائی تو اس صورت میں نه هی زیادتی وجود میں آیئگی اور نه هی قران هوگا لیکن بعض صورتو میں ممکن هی که اس وجه سی طواف کرنی والی کو قصد قربت حاصل نه هونی کی وجه سی اس کا طواف باطل بی هو سکتا هی مثلا کوئی شخص قران کی نیت رکتا هو جو که حرام هی اور جانتا بی هو که قران کی وجه سی طواف باطل هو جاتا هی تو اس صورت میں قصد قربت ثابت نهیں اگرچه اتفاقا عملی طور پر قران بی واقع نه هو

(۳۱۴) اگر سهوا طواف میں چکر زیاده هو جائی اور رکن عراقی تک پهنچنی کی بعد یاد آئی تو زائد چکر کو باقی چکرو کی ساتھ ملا کر طواف کو پورا کری بنابر احوط یه هی که طواف واجب یا

مستحب کا تعین کیی بغیر یعنی مطلقا قصد قربت سی انجام سی دی اور اس کی بعد چار رکعت نماز پ□□ی افضل بلکه احوط یه هی که دونو□ نمازو□ کو جدا جدا پ□□ی یعنی دو رکعت سعی سی پهلی واجب طواف کی نیت سی اور دو رکعت سعی کی بعد مستحب طواف کی نیت سی اسی طرح اگر رکن عراقی تک پهنچنی سی پهلی یاد آئی تو ب□ی بنا بر احوط یهی حکم هی □

چکرو□ کی تعداد مي□ شک

(۳۱۵) چکرو□ کی تعداد یا چکرو□ کی صحیح هونی کی باری مي□ شک طواف کی بعد یا موقع گزر جانی کی بعد شک هو تو اس شک کی پرواه نه کی جائی□ اسی طرح اگر تسلسل کی ختم هونی

یا نماز طواف شروع کرنی کی بعد شک هو تو اس کی بںی پرواه نه کی جائی ۔

(۳۱۶) اگر سات چکرو کا یقین هو اور زیاده کی بار ی میں شک هو که یه آںواں چکر تںا تو ایسی شک کی پرواه نه کی جائی اور یه طواف صحیح هوگا لیکن اگر یه شک آخری چکر پورا هونی سی پهلی هو تو اظهر یه هی که طواف باطل هی چنانچه احوط یه هی که رجاء اسی بںی پورا کری اور دوباره بںی انجام دی ۔

(۳۱۷) اگر چکر کی اختتام یا چکر کی دوران شک کری که تیسرا چکر هی یا چوتںا، پانچواں هی یا چںا یا سات چکرو سی کم کا شک هو تو طواف باطل هو جائی گا حتی که اگر چکر کی اختتام پر چں اور سات کا شک هو جائی تب بںی احوط یه هی که طواف باطل هی اگر اسی طرح سات سی کم یا زیاده کا شک هو مثلا

آخری چکر کا چ□□ا، ساتوا□ یا آ□□وا□ ہونی می□ شک ہو تب بـ□ی طواف باطل ہی □

(۳۱۸) اگر کسی کو چ□ اور سات می□ شک ہو اور حکم نہ جاننی کی وجہ سی وہ چ□□ا سمجـ□تی ہوئی اپنا طواف تمام کری اور اس کی جہالت، جبران و تدارک کا وقت ختم ہونی تک برقرار رہی تو بعید نہی□ کہ اس کا طواف صحیح ہو □

(۳۱۹) طواف کرنی کی لیی جائز ہی کہ اگر اس کی ساتـ□ی کو اس کی چکرو□ کی تعداد کا یقین ہو تو وہ اس کی بات پر اعتماد کر سکتا ہی □

(۳۲۰) اگر کوئی عمرہ تمتع می□ جان بوجـ□ کر طواف چ□و□ دی تو چاہی حکم و مسئلہ جانتا ہو اور طواف اور عمرہ کی باقی اعمال روز عرفہ کی زوال آفتاب تک انجام دینا ممکن نہ ہو تو اس کا

عمره باطل هوگا چنانچه احوط یه هی که اگر مسئله نه جانتا هو تو ایک اونۀ کفاره بۀی دی جیسا که اس کا ذکر طواف کی بـاب میۀ گـذر چکـا هیۀ اگر حـج میۀ جـان بوجۀ کر طواف چۀوۀ دی تو خواه مسـئله جانتـا هو یـا نه جانتـا هو اور اس کا طواف کـا جبران کرنـا بۀی ممکن نه هو تو اس کا حـج باطل اور اگر مسـئله نه جاننی کی وجه سـی چۀوۀا هو تو ایک اونۀ کفاره دینا بۀی ضروری هی ۀ

(۳۲۲) اگر بۀول کر طواف چۀوۀ دی اور اس کا وقت ختم هونی سـی پهلی یاد آجائی تو اس کا تـدارک و جبران کری اور اظهر یه هی که سـعی بۀی طواف کی بعـد دوباره انجام دیۀ اگر وقت ختم هونی کی بعـد یاد آئی مثلا عمره تمتع کا طواف وقوف عرفـات تـک بۀولاـ رهی یا حـج کا طواف ماه ذی الحجه تمام هونی تک یاد نه آئی تو طواف کی قضا واجب هی اور احوط یه هی که

سعی بی طواف کی بعد دوباره انجام دی

(۳۲۳) اگر کوئی طواف بولا جائی یها تک که وطن واپس پهنچ کر اپنی بیوی سی مجامعت کر لی تو واجب هی که اگر حج کا طواف بولا هو تو ایک قربانی منی بیجی اور اگر عمره کا طواف بولا هو تو ایک قربانی مکه بیجی اور دنبه کی قربانی کافی هی

(۳۲۴) اگر بولا هوا طواف اس وقت یاد آئی جب خود طواف انجام دی سکتا هو تو طواف کی قضا بجا لائی چاهی احرام اتار چکا هو تاهم دوباره احرام باندنی کی ضرورت نهی هی لیکن اگر مکه سی نکل جانی کی بعد یاد آئی تو مکه می داخل هونی کی لیی احرام باندنا ضروری هی سوائی ان حالتو کی جن کا بیان مسئله ۱۴۱ می هو چکا هی

(۳۲۵) وه چیزی جو محرم پر حرام تی اور جن کا حلال هونا

طواف پر موقوف تھا وہ طواف بولنی والی پر اس وقت تک حلال نہیں ہونگی جب تک وہ خود یا اس کا نائب طواف کی قضا نہ کری

(۳۲۶) اگر مکلف کسی بیماری، ہای ولنی یا کسی اور وجہ سی خود طواف نہ کر سکتا ہو اور نہ ہی کسی کی مدد سی انجام دی سکتا ہو تو واجب ہی کہ اسی طواف کروایا جائی یعنی کوئی دوسرا شخص اسی کندھو پر اٹھا کر طواف کرائی یا کسی گاڑی وغیرہ میں بیٹھا کر طواف کرائی، احوط اولی یہ ہی کہ طواف کرتی وقت حاجی کی پاؤں زمین کو چھو رہی ہوں اگر اس طرح سی بھی طواف کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہی کہ اگر نائب بنا سکتا ہو تو نائب بنائی جو اس کی جانب سی طواف کری اگر نائب نہ بنا سکتا ہو مثلا بیہوش ہو تو اس کا ولی یا کوئی اور شخص

اس کی جانب سی طواف کری یهی حکم نماز طواف کا ہ ی هی لهذا اگر مکلف قدرت رکتا هو توتو خود نماز پ ی اور اگر خود نه پ سکتا هو تو کسی کو نائب بنائی (حائض اور نفساء کا حکم شرائط طواف می بیان هو چکا هی)

نماز طواف

عمره تمتع می تیسرا واجب نماز طواف هی

یه دو رکعت نماز هی جو طواف کی بعد پ ی جاتی هی یه نماز نماز فجر کی طرح هی لیکن اس کی قرائت می بلند آواز یا آهسته سی پ نی می اختیار هی اور واجب هی که یه نماز مقام ابراهیم کی قریب پ ی جائی اور اظهر یه هی که مقام ابراهیم کی پیچ ی

پ□□نا ضروری ہی□ اگر مقام ابراہیم کی قریب پیچ□ی کی طرف پ□□نا ممکن نہ تو احوط یہ ہی کہ مقام ابراہیم کی نزدیک دائیں□ یا بائیں□ طرف پ□□ی یا اس کی پیچ□ی دور ک□□ی ہوکر پ□□ی□ اگر یہ ب□ی ممکن نہ ہو تو ان دو جگھو□ میں□ سی جہا□ ممکن ہو وہا□ پ□□ی اور احوط اولی یہ ہی کہ مقام ابراہیم کی پیچ□ی جتنی قریب میں□ نماز پ□□نا ممکن ہو جائی بہتر ہی□

بناء بر احوط اولی بعد میں□ سعی کی لیی وقت تنگ نہ ہونی کی صورت میں□ مقام ابراہیم کی نزدیک یا اس کی پیچ□ی نماز پ□□نا ممکن ہو تو اسی چاہیی کہ دوبارہ نماز پ□□ی □

یہ واجب طواف کا حکم ہی جب کہ مستحب طواف میں□ مکلف کو حق ہی حتی کہ اختیاری طو ر پر ب□ی کہ مسجد میں□ جس جگہ چاہی نماز پ□□ی □

(۳۲۷) جو شخص جان بوجھ کر نماز طواف نہ پڑھی، احوط یہ ہی کہ اس کا حج باطل ہی ۔

(۳۲۸) احوط یہ ہی کہ طواف کی بعد فورا نماز طواف پڑھی جائی یعنی عرفا طواف اور نماز طواف میں فاصلہ نہ ہو ۔

(۳۲۹) اگر نماز طواف بھول جائی اور وہ اعمال جو ترتیب میں اس کی بعد ہیں مثلا سعی کی بعد اسی یاد آئی تو نماز طواف پڑھی اور جو اعمال انجام دی چکا ہو ان کا دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں ہی اگر چہ تکرار کرنا احوط ہی لیکن اگر سعی کی دوران یاد آجائی تو سعی چھوڑ کر مقام ابراهیم کی پیچھی نماز پڑھی اور پھر سعی کو جہاں سی چھوڑا تھا وہاں سی شروع کرکی تمام کری اگر مکہ سی نکل جانی کی بعد یاد آئی تو اگر مشقت و زحمت کا باعث نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ واپس جاکر نماز

کو اس جگه پر پ□□ی ورنه جها□ یاد آئی وهی□ پ□□ لی□ حرم جاکر پ□□نا ضروری نهی□ هی خواه لو□نا ممکن هو □ جو شخص مسئله نه جاننی کی وجه سی نماز طواف نه پ□□ی اس کا حکم وه هی جو نماز ب□ول جانی والی کا هی اور جاهل قاصر و مقصر کی حکم می□ فرق نهی□ هی □

(۳۳۰) اگر کوئی مر جائی اور اس پر نماز طواف واجب هو اور قضا نمازو□ کی باب می□ مذکوره شرائط موجود هو□ تو اس کا ب□ا بی□ا اس کی قضا انجام دی □

(۳۳۱) اگر نماز کی قرائت می□ اعراب کی غلطی هو اور وه اس کی درستگی نهی□ کر سکتا هو تو اس غلطی کی سات□ سوره حمد کا پ□□نا کافی هی بشرطیکه زیاده مقدار اچ□ی قرائت کی سات□ پ□□ سکتا هو □

لیکن اگر زیاده قرائت درست قرائت کی سات□ نهی□ پ□□ سکتا تو

احتیاط یہ ھی کہ اپنی اس قرائت کی ساتہ پوری قران میہ جو درست قرائت کر سکتا ھو قرائت کری اور اگر یہ نا ممکن ھو تو تسبیحات پہی

اگر وقت کی تنگی کی وجہ سی پوری قرائت درست نہیہ کر سکتا تو جتنی زیادہ مقدار درست کر سکتا ھو تو اسی کو پہی اگر اس کی زیادہ مقدار بہی درست قرائت نہ کر سکی تو قرآن کی وہ آیات جن کی قرائت درست پہ سکتا ھی پہی مگر اتنا پہی کہ عرف میہ اسی قرآئت قرآت کھا جا سکی اور اگر یہ بہی نہیہ کر سکتا تو تسبیحات کا پہنا کافی ھی یہ جو کچہ بیان ھوا ھی وہ سورہ حمد کی باری میہ اور سورہ حمد کی بعد والی سورہ کی باری میہ ظاھر یہ ھی کہ جس شخص نی اسی یاد نہیہ کیا یا یاد نہیہ کر سکتا اس پر واجب نہیہ ھی اور مذکورہ حکم ھر اس شخص کی لیی

ھی جو صحیح قرآئت نہیں کر سکتا ھی ں چاھی نہ سیکھنی میں مقصر ھی کیوں نہ ھو لیکن مقصر ھونی کی صورت میں احوط اولی یہ ھی کہ مذکورہ طریقی سی نماز پڑھی اور جماعت کی ساتھ بھی پڑھی نیز اپنی طرف سی کسی کو نائب بنائی جو اس کی طرف سی نماز ادا کری ں

(۳۳۲) اگر قرائت میں اعراب کو صحیح ادا نہ کر سکتا ھو اور نہ جاننی میں معذور ھو تو اس کی نماز صحیح ھوگی اور دوبارہ نماز پڑھنی کی ضرورت نہیں ھی ں اور اس پر بھول کر نماز طواف چھوں دینی والی کی احکام جاری گا ں

سعی

عمره تمتع کا چوتھا واجب سعی ہی ۔

سعی کو قصد قربت اور خلوص سے ادا کرنا معتبر ہی ۔ شرمگاہ کو چھپانا یا حدث و خبث سے پاک ہونا شرط نہیں تاہم بہتر یہ ہی کہ طہارت کو ملحوظ خاطر رکھا جائی ۔

(۳۳۳) سعی کو طواف اور نماز طواف کی بعد انجام دینا چاہیی لہذا اگر کوئی طواف یا نماز طواف سے پہلی انجام دی تو طواف اور نماز کی بعد دوبارہ انجام دینا واجب ہی ۔ وہ شخص کو طواف بھول جائی اور اسی سعی کی بعد اسی یاد اسکا حکم

بیان ہو چکا ہی ۔

(۳۳۴) سعی کی نیت میں یہ معین کرنا معتبر ہی کہ یہج عمرہ کی سعی ہی یا حج کی ۔

(۳۳۵) سعی میں سات چکر ہیں ۔پہلا چکر صفا سی شروع ہو مروہ پر ہی جب کہ دوسرا چکر مروہ سی شروع ہو کر صفا پر ختم ہوتا ہی اور تیسرا چکر پہلی چکر کی طرح ہوگا اسی طرح چکروں کو شمار کیا جائی گا۔

یہاں تک کہ ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا ہر چکر صفا و مروہ کی درمیان کا پورا راستہ طی کرنا معتبر ہی اور ان پہاںیوں پر چںںنا واجب نہیں اگر چہ اولی اور احوط ہی ۔ اسی طرح احوط ہی کہ اس بات کو مد نظر رکںا جائی کہ حقیقت میں پورا راستہ طی کرتی ہوئی مروہ کی ابتدائی حصی تک جائی اور باقی چکر بںی

اس طرح مکمل کری

(۳۳۶) اگر کوئی مروہ سی سعی شروع کری چاهی بلولی سی شروع کری پلر بلی جو چکر اس نی لگایا هی وہ بیکار هوگا اور ضروری هی که سعی کو پلر سی شروع کری

(۳۳۷) سعی میل پیدل چلنا معتبر نهیل هی بلکه حیوان یا کسی اور چیز پر سوار هو کر بلی سعی کی جا سکتی هی لیکن افضل چلنا هی

(۳۳۸) سعی سی متعارف راستی سی آنا اور جانا معتبر هیل لهذا اگر کوئی غیر متعارف راستی سی مسجدالحرام یا کسی اور راستی سی جائی یا آئی تو یه کافی نهیل هیل تاهم بالکل سیدلا یا جانا یا آنا معتبر نهیل هی

(۳۳۹) مروہ کی طرف جاتی هوئی رخ صفا کی طرف اور مروہ

سی صفا کی طرف جاتی ہوئی صفا کی طرف رخ ہونا ضروری ہی لهذا اگر کوئی مروه کی طرف جاتی ہوئی پشت کر لی یا صفا طرف واپس آتی ہوئی صفا کی جانب پشت کری تو یه کافی نیی ہی لیکن آتی یا جاتی ہوئی دائی بائی یا پیچی دیکنی می کوئی حرج نهی ہی

(۳۴۰) احوط یه ہی که طواف کی طرح سعی می بی موالات عرفی کو ملحوظ رکا جائی تاهم صفا یا مروه یا ان کی درمیانی راستی می آرام کی لیی بینی می کوئی حرج نهی ہی اگر چه احوط یه ہی که صفا اور مروه کی درمیان تکنی کی علاوه نه بینا جائی اسی طرح سعی کو روک کر نماز افضل وقت می پنا اور نماز کی بعد سعی جو دوباره وهی سی شروع کرنی می کوئی حرج نهی ہی سعی کو کسی ضرورت کی بغیر کسی ضرورت کی لیی تونا

بلی جائز ھی لیکن اگر تسلسل خراب ھو جائی تو احوط یہ ھی کہ اس سعی کو بلی مکمل کری اور دوبارہ بلی انجام دی

احکام سعی

سعی ارکان حج میں سی ایک رکن ھی لھذا اگر کوئی مسئلہ نہ جانتی ھوئی یا خود سعی کی باری میں علم نہ رکھنی کی وجہ سی جان بوجھ کر سعی کو اس وقت تک ترک کردی کہ اعمال عمرہ کو عرفہ کی دن زوال آفتاب سی پھلی تک انجام دینا ممکن نہ ھو تو اس کا حج باطل ھی اس کا حکم وھی ھی جو اس طرح طواف کو چھوڑ دینی والی کا حکم ھی جو طواف کی باب میں بیان ھو چکا ھی

(۳۴۱) اگر بھول کر سعی چھوڑ جائی تو جب بھی یاد آئی خواہ اعمال حج سی فارغ ہونی کی بعد یاد آئی سعی ادا کی جائی اگر خود ادا کرنا ممکن نہ ہو یا حرج و مشقت و زحمت جو تو کسی دوسری کو سعی کی لیی نائب بنایا جائی اور دونو صورتو میں حج صحیح ہو گا ۔

(۳۴۲) جو شخص سعی کو اس کی وقت مقررہ پر انجام دینی پر قادر نہ ہو اور کسی کی مدد سی بھی سعی نہ کر سکتا ہو تو واجب ہی کہ کسی کی مدد طلب کری تا کہ وہ دوسرا شخص اسی کندھو پر اٹھا کر یا کسی گاڑی وغیرہ نہیں بیٹھا کر سعی کرائی اگر اس طرح سی بھی سعی نہ کر سکتا ہو تو کسی کو سعی کی لیی نائب بنائی اور نائب بنانی پر قادر نہ ہو مثلا بیہوش ہو تو اس کا ولی یا کوئی اور شخص اسی جانب سی سعی انجام دی، اس طرح اس

کا حج صحیح ہوگا ۔

(۳۴۳) طواف اور نماز طواف سی فارغ ہونی کی بعد احتیاط کی بناء پر سعی میں جلدی کی جائی۔ اگر چہ ظاہر یہ ہی کہ رات تک تاخیر کرنا جائز ہی تا کہ تکن دور ہو جائی یا گرمی کی شدت کم ہو جائی۔ بلکہ اقوی یہ ہی کہ بغیر سبب کی بی رات تک تاخیر کرنا جائز ہی لیکن حالت اختیار میں اگلی دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں ہی۔

(۳۴۴) سعی میں چکرو کی زیادہ ہونی کا وہی حکم ہی جو طواف میں چکرو زیادہ ہونی کا ہی لہذا طواف کی باب میں مذکورہ بیان کی مطابق سعی میں بی جان بوجھ کر زیادتی کی جائی تو سعی باطل ہو گی۔ لکین اگر مسئلہ نہ جانتا ہو تو اظہر یہ ہی کہ زیادتی کی وجہ سی سعی باطل نہیں ہوگی اگر چہ احوط یہ ہی کہ سعی

دوباره انجام دی جائی

(۳۴۵) اگر غلطی سی سعی میں اضافه هو جائی تو سعی صحیح هو گی اور ایک چکر یا اس سی زیاده اضافه هو تو مستحب یه هیکه اس سعی کی بںی سات چکر پوری کیی جائیں تاکه یه پهلی سعی کی علاوه مکمل سعی هو جائی چنانچه اس کی سعی کا اختتام صفا پر هو گا

(۳۴۶) اگر کوئی جان بوجں کر سعی کی چکروں کو کم یا زیاده انجام دی جاهی مسئله جانتی هوئی یا نه جانتی هوئی تو اس کا حکم اس شخص کی حکم کی طرح هی جو جان بوجں کر سعی کو چںو دی جس کا بیان پهلی هو چکا هی لیکن اگر بںول کر کمی هو جائی تو اظهر یه هی که جب یاد آجائی تو اس وقت اس کمی کو پورا کری چاهی وه ایک چکر هو یا ایک سی زیاده چکر هوں اگر سعی کا وقت ختم هونی کی بعد یاد آئی مثلا عمره تمتع کی سعی میں

کمی عرفات میں یاد آئی کیا حج کی سعی میں کمی کی طرف ماہ ذی الحجہ گزرنی کی بعد متوجہ ہو تو یہ کہ کمی کو پورا کرنی کی بعد سعی کو بںی دوبارہ انجام دی جائی اگر خود انجام نہ دی سکتا ہو یا خود انجام دینی میں زحمت و مشقت ہو تو کسی نائب بنانی اور احتیاط یہ ہی کہ نائب بںولی ہوئی چکر کا جبران بںی کری سعی بںی دوبارہ انجام دی

(۳۴۷) اگر کسی سی عمرہ تمتع کی سعی میں بںول کر کمی ہو جائی اور یہ شخص یہ سمجںتی ہوئی کہ سعی سی فارغ جو گیا ہی احرام کںول دی تو احوط یہ ہی کہ ایک گائی کفارہ دی اور بیان شدہ ترتیب کی مطابق سعی کو مکمل کری

سعی میں شک

سعی کا موقع گذرنی کی بعد اگر سعی کی چکروں کی تعداد یا ان کی صحیح ہونی کی باری میں شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائی مثلا عمرہ تمتع میں تقصیر کی بعد سرعی کی چکروں کی تعداد یا صحیح ہونی کا شک یا حج میں طواف النساء شروع ہونی کی بعرد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائیں اگر سعی سی فارغ ہونی کی بعد ھی چکروں کی زیادہ ہونی کی باری میں شک ہو تو سعی کو صحیح سمجھا جائی ں اگر چکروں کی کم ہونی کا شک تسلسل ختم ہونی سی پھلی ہو تو سعی باطل ہو گی بلکہ احتیاط کی بناپر تسلسل ختم ہونی کی بعد شک ہو تب بھی سعی باطل ہو گی

ص: ۲۶۵

(۳۴۸) اگر چکر کی اختتام پر زیادہ ہونی کا شک ہو مثلا مروہ پہچ کر شک ہو کہ یہ ساتوا چکر تھا یا نوا تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائی اور یہ سعی صحیح ہوگی اگر چکر کی دوران یہ شک ہو تو سعی باطل ہی اور واجب ہی کہ سعی پھر سی شروع کی جائی

(۳۴۹) سعی کی دوران شک کا حکم وہی ہی جو طواف کی دوران چکرو کی تعداد میں شک کا حکم ہی چنانچہ سعی کی دوران چکروا کی تعداد کی شک سی ہر صورت میں سعی باطل ہی

تقصیر

عمره تمتع میں پانچوا واجب تقصیر هی ۔

تقصیر میں قصد قربت اور خلوص معتبر هی تقصیر کا مطلب یه هی که حاجی اپنی سر، داڑهی یا مونچهوں کی کچھ بال کاٹی ۔اظهر یه هی که کاٹنی کی بجائی نوچنا کافی نهیں هی۔ فقهاء کی درمیان مشهور هی که هاتھ پاؤں کا کوئی ناخن کاٹنی سی بھی تقصیر وجود میں آ جاتی هی لیکن احوط یه هی که ناخن کاٹنی کو کافی نه سمجھا جائی اور بال کاٹنی تک اس کو کاٹنی میں تاخیر کی جائی۔

(۳۵۰) عمره تمتع کی احرام کو صرف تقصیر هی کی ذریعی کھولا جا سکتا هی۔ سر منڈوانا کافی نهیں هی بلکه سر منڈوانا حرام هی لهذا کوئی جان بوجھ کر سر مونڈھ لی تو ضروری هی که ایک بکری

کفاره دی بلکه احوط اولی یه هی که چاهی جان بوجھ کر نه بلی مونںی تب بلی کفاره دی۔

(۳۵۱) اگر کوئی سعی کی بعد اور تقصیر سی پهلی اپنی بیوی ساتھ جان بوجھ کر همبستری کری تو ایک اونٹ کفاره دی جیسا که تروک احرام کی بحث میں بیان هوا۔ لیکن حکم شرعی نه جانتی هوئی یه فعل انجام دی تو اظهر یه هی که اس پر کفاره واجب نهیں هوگا ۔

(۳۵۲) تقصیر کو سعی کی بعد انجام دینا چاهی لهذا سعی کو مکمل هونی سی پهلی تقصیر انجام دینا جائز هی ۔

(۳۵۳) سعی کی بعد تقصیر فورا انجام دینا واجب نهیں اور جائز هی که تقصیر کو کسی بلی جگه انجام دی خواه سعی کی جگه پر یا اپنی گھر میں یا کسی اور جگه ۔

(۳۵۴) اگر کوئی جان بوجھ کر تقصیر چھوڑ دی اور پھر حج کی لیی احرام باندھ لی تو ظاهر هی که اس کا عمره باطل هو جائی گا اور اس کا حج، حج افراد میں تبدیل هو جائی لهذا اگر حج کی بعد اگر ممکن هو تو عمره مفرده کری اور احوط یه هی که اگلی سال دوباره حج انجام دی۔

(۳۵۵) جب عمره تمتع میں محرم شخص تقصیر انجام دی تو جو چیزیں احرام کی وجه سی حرام هوئیں تھیں حلال هو جائیں گی حتی که اظهر یه هی که سر منڈوانا بھی حلال هو جائی گا اگر چه احوط یه هی که عید الفطر سی تیس دن گزرنی تک سر مونڈنی سی اجتناب کری۔ اگر کوئی یه جانتی هوئی بھی عمدا سر مونڈھی تو احوط اولی یه هیی که ایک قربانی کفاره دی ۔

(۳۵۷) عمره تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہی لیکن رجاء کیا جا سکتا ہی۔

احرام حج

پہلی بیان ہو چکا ہی کہ حج کی واجبات تیرہ ہیں جن کا اجمالا ذکر کیا گیا اور اب ان کی تفصیل بیان کی جارہی ہی۔

۱۔ احرام

احرام حج کا اول وقت ترویہ کی دن (۸ ذی الحجہ) زوال کا وقت ہی۔ تاہم بوڑھی اور بیمار شخص کو جب ہجوم کا خوف ہو تو ان کی لیی جائز ہی کہ ترویہ کی دن سی پچلی دوسری لوگوں کی نکلنی سی پہلی احرام باندہ کر مکہ سی نکل جائیں۔ اسی طرح وہ شخص جس کی لیی طواف حج کو دو وقوف سی پہلی انجام دینا

جائز ہی۔ مثلا وہ عورت جسی حیض کا خوف ہو تو اس کی لیی بںی پہلی احرام باندںنا جائز ہی۔ پہلی بیان ہو چکا ہی کہ عمرہ تمتع سی فارغ ہونی کی بعد کسی وقت بںی حج کی احرام می۔ مکہ سی کسی کام کی لیی باہر جانا جائز ہی مذکورہ موقعو۔ کی علاوہ بںی تین دن پہلی بلکہ اظہر یہ ہی کہ تین دن سی پہلی بںی احرام باندںنا جائز ہی ۔

(۳۹۸) جس طرح عمرہ تمتع کرنی والی کی لیی تقصیر سی پہلی حج کی لیی ہرام باندںنا جائز نہی۔ ہی اسی طرح حج کرنی والی کی لیی بںی حج کی احرام کو اتارنی سی پہلی عمرہ مفردہ کی لیی احرام باندںنا جائز بہی۔ ہی حاجی پر طواف النساء کی علاوہ کچ۔ باقی نہ رہا ہو تب بںی بنابر احوط احتیاط حج کا احرام اتارنی سی پہلی عمرہ مفردہ کا احرام نہی۔ باند۔ سکتا۔

(۳۵۹) جو شخص اختیاری طور پر یوم عرفه کی وقوف کا پورا وقت عرفه میں حاصل کر سکتا هو اس کی لیی جائز نهیں هی که وه احرام باندهنی میں اتنی دیر کری که پهر عرفه کی وقوف کا وقت پورا حاصل نه کر سکی ۔

(۳۶۰) حج اور عمره کی احرام کا طریقه واجبات اور محرمات میں ایک هی هی صرف نیت کا فرق هی ۔

(۳۶۱) واجب هی که احرام مکه سی باندهنا جائی جیسا که میقاتوں کی بحث میں بیان هوا احرام باندهنی کی سب سی افضل جگه مسجد الحرام هی اور مستحب هی که مقام ابراهیم یا حجر اسمعیل میں دو رکعت نماز پڑهنی کی بعد احرام باندهنا جائی ۔

(۳۶۲) جو شخص بهول کر یا حکم شرعی نه جاننی کی وجه سی

احرام کو چھو ڑ دی یہاں تک کہ مکہ سی باہر چلا جائی پھر اسی یاد آئی یا مسئلہ کا پتہ چلی تو اس پر مکہ واپس جانا واجب ہی خواہ عرفات سی واپس جانا پڑی اور پھر مکہ سی احرام باندھی اگر وقت تنگ ہونی یا کسی اور وجہ سی واپس نہ جا سکتا ہو تو جہاں ہو وہیں سی احرام باندھ لی یہی حکم ہی جب وقوف عرفات کی بعد یاد آئی یا مسئلہ پتہ چلی خواہ مکہ واپس جانا اور وہاں سی احرام باندھنا ممکن ہو اگر یاد ہی نہ آئی یا مسئلہ ہی پتہ نہ چلی یہاں تک کہ حج سی فارغ ہو جائی تو حج صحیح ہو گا ۔

(۳۶۳) اگر کوئی احرام کو واجب جانتی ہوئی جان بوجھ کر چھوڑ دی یہاں تک کہ عرفات میں وقوف کا وقت بھی اسکی وجہ سی ختم ہو جائی تو اس کا حج باطل ہو گا لیکن اگر وقوف، جو کہ رکن ہی، اس کی ختم ہونی سی پہلی احرام کا جبران کر

لی تو اگر چه گنهگار هوگا تاهم اس کا حج باطل نهی هوگا

(۳۶۴) احتیاط یه هی که حج تمتع کرنی والا شخص حج کا احرام باندنی کی بعد اور عرفات سی نکلنی سی پهلی مستحب طواف نه کری اور اگر کوئی مستحب طواف کری تو احو ط اولی یه هی که طواف کی بعد دوباره تلبیه کهی

وقوف عرفات

حج تمتع کی واجبات میں دوسرا واجب وقوف عرفات ہی جسی قربه الی الله اور خلوص نیت سی انجام دینا چاهیی وقوف عرفات سی مراد یه هی که حاجی عرفات میں موجود هو اس سی فرق نهیں پڑتا که سواری کی حالت میں هو پیاده، متحرک هو یا حالت سکون میں

(۳۶۵) میدان عرفات کی حدود عرنه، ثوبه اور نمره کی میدان سی ذی المجاز تک اور مازین کی آخر موقف (وقوف کی جگه) تک هی البته یه خود حدود عرفات هیں اور وقوف کی جگه سی خارج هی

(۳۶۶) ظاهر یه هی که رحمت نامی پهائی وقوف کی جگه میں شامل هی لیکن پهائی کی دامن میں بائیں جانب قیام کرنا افضل هی

(۳۶۷) وقوف میں معتبر یه هی که وهاں سی رهنی کی نیت سی ںںری پس اگر حاجی اول وقت میں وهاں ںهرنی کی نیت کری مثلاً آخر تک سوتا رهی یا بیهوش رهی تو یه کافی هی لیکن اگر نیت سی پهلی سوتا رهی یا بیهوش رهی تو وقوف ثابت نهیں هوگا اسی طرح اگر وقوف کی نیت کرکی وقوف کا پورا وقت سوتا رهی یا بیهوش رهی تو اس وقوف کی کافی هونی میں اشکال هی

(۳۶۸) واجب هی که نویں ذی الحجه کو عرفات میں حاضر هو اور بنا بر احتیاط زوال آفتاب کی ابتدا سی غروب تک وهاں رهی

اظهر یه هی که زوال سی اتنی دیر تاخیر کر سکتا هی که غسل کرکی ظهر و عصر کی نماز ملا کر پ لی اگر چه اس پوری وقت می وها رهنا واجب هی اور کوئی جان بوج کر چ وی تو گنهگار هوگا مگر یه که یه رکن نهی هی یعنی اگر وقوف کی وقت اگر کچ مقدار چ و دی تو اس کا حج باطل نهی هوگا تاهم اگر کوئی اختیار پورا وقوف چ و دی تو اس کا حج باطل هو جائی گا لهذا وقوف می سی جو رکن هی وه فی الجمله (یعنی کچ مقدار قیام) رکن هی (نه که پورا وقوف)

(۳۶۹) اگر کوئی شخص بول کر یا لاعلمی کی وجه سی کسی اور عذر کی وجه سی عرفات کی اختیاری قیام (دن می قیام) کو حاصل نه کر سکی تو اس کی لیی وقوف اضطراری هی شب عید ضروری هی اور اس کا حج صحیح هوگا اور اگر جان بوج کر وقوف

اضطراری کو چھوڑ دی تو حج باطل ہو جائیگا یہ حکم اس وقت ہی کہ جب اس کی لیی وقوف اضطراری کو اس طرح سی حاصل کرنا ممکن ہو کہ اس کی وجہ سی طلوع آفتاب سی پہلی وقوف مشعر ختم نہ ہوتا ہو لیکن اگر عرفات میں وقوف اضطراری سی وقت مقررہ وقوف مشعر کی ختم ہونی کا خوف ہو تو صرف وقوف مشعر پر اکتفا کرنا واجب ہی اور اس کا حج صحیح ہوگا

(۳۷۰) جان بوجھ کر غروب آفتاب سی پہلی عرفات سی باہر جانا حرام ہی لیکن اس کی وجہ سی حج باطل نہیں ہوتا چنانچہ اگر کوئی جاکر واپس آجائی تو اس کا کفارہ واجب نہیں ہی ورنہ ایک اونٹ کفارہ واجب ہوگا جسی عید دن قربان کی دن نحر کری احوط یہ ہی کہ اونٹ کو منی میں قربان کری نہ کہ مکہ میں اگر

قربانی کرنا ممکن نه هو تو مکه میں یا راستی میں یا گھر واپس آکر اٹھارہ روزی رکھی احوط اولی یه هی که روزی پی در پی رکھی یهی حکم اس شخص کیلیی هی بلکی هی جو بھول کر یا مسئله نه جاننی کی وجه سی عرفات سی باهر نکلی لهذا جب بھی اسی یاد آئی یا مسئله پته چلی اس پر عرفات میں واپس جاننا واجب هی او اگر واپس نه جائی تو احوط یه هی که کفاره دی

(۳۷۱) چونکه حج کی بعض اعمال مثلا وقوف عرفات و مشعر، رمی جمرات اور منی میں رات گزارنی کی لیی دن اور رات مخصوص هیں تو مکلف کا وظیفه یه هی که وه اس مهینی کی چاند کی باری میں تحقیق کری تاکه اعمال حج کو ان کی مخصوص دن یا رات میں ادا کر سکی جب ان مقدس مقامات کی قاضی کی نزدیک چاند ثابت هو جائی اور وه اس کی مطابق حکم کری،

جب که چاند کا ثابت هو ان قوانین شرعیه کی مطابق نه هو تو بعض فقهاء نی کها هی که قاضی کا حکم اس شخص کی لیی حجت هی اور قابل عمل هی جسی احتمال هو که یه حکم واقع کی مطابق هی لهذا اس مکلف کیلیی ضروری هی که وه اس حکم کی اتباع کری اور چاند کی ثابت هونی کی آثار سی مربوط حج کی اعمال مثلا وقوف عرفات و مشعر اور منی میں رات گزارنا وغیره کو حکم کی مطابق انجام دی چنانچه اگر اس نی حکم کی مطابق عمل کیا تو اس کا حج صحیح هوگا ورنه باطل هوگا۔ بعض فقهاء نی یها۔ تک فرمایا هی که تقیه کی سبب اس وقت قاضی کی حکم کی اتباع کرنا کافی هی جب حکم کی واقع کی مطابق هونی کا احتمال نه هو لیکن چونکه دونو۔ قول انتهائی مشکل هی۔ لهذا اگر مکلف کی لیی اعمال حج کو ان کی شرعی طریقی سی ثابت شده وقت

خاص میں انجام دینا ممکن ہو اور وہ انجام دی تو بنا بر اظہر اس کا حج مطلقا صحیح ہوگا ۔ لیکن اگر اعمال حج کو کسی بڑی عذر کی وجہ سی اس طرح انجام نہ دی اور وقوف میں قاضی کی حکم کی پیروی بڑی نہ کری تو اس کا حج باطل ہونی میں کوئ شک نہیں ہی۔ اگر قاضی کی حکم کی اتباع کری تو اس کا حج صحیح ہونی میں اشکال ہی ۔

وقوف مزدلفه (مشعر)

حج تمتع کی واجبات میں سی تیسرا واجب وقوف مزدلفه ہی ۔ مزدلفه اس جگه کا نام ہی جسی مشعر الحرام کهتی ہیں اس وقوف کی حدود مازمین سی حیاض اور وادی محسر تک ہیں یه مقامات موقوف کی حدود ہیں۔ خود وقوف کی جگه میں شامل نہیں ہیں۔

سوائی اس وقت کی جب هجوم زیـاده هو اور وقوف کی جگه تنـگ هو رهی هو تو اس وقت جـائز هی که مـازین کی طرف سی اوپر جائیں (مازمین عرفات اور مشعر الحرام کی درمیان ایک گ□ا□ی کا نام هی)□

(۳۷۲) حج کرنی والی پر عرفات سـی نکلنی کی بعد واجب هی که شب عید سـی صبح تک کچھ وقت مزدلفه میں قیام کری احوط یه هی که مزدلفه میں طلوع آفتاب تک رهیں اگر چه اظهر یه هی که مزدلفه سی وادی محسر جانی کی لیی طلوع سی کچھ پهلی نکلنا جائز هی تاهم وادی محسر سی منی کی طرف طلوع آفتاب سی پهلی جانا جائز نهیں هی □

(۳۷۳) مـذکوره تمـام وقت اختیـاری طـور پر مزدلفه میں رهنـا واجب هیں مگر یه که وقـوف میں سـی جـو رکن هی وه کچھ مقدار میں □□رنا

ھی چنانچه اگر کوئی شب عید کا کچھ حصه مزدلفه میں رهی پڑ وهاں سی طلوع آفتاب سی پهلی نکل جائی تو اظهر یه ھی که اس کا حج صحیح هوگا لیکن اگر مسئله جانتی هوئی نکلی تو اس پر ایک بکری کفاره هوگی اور مسئله نه جانتی هوئی نکلی تو اس پر کفاره واجب نهیں ھی اس طرح اگر طلوع فجر و طلوع آفتاب کی درمیان کچھ مقدار مزدلفه میں رهی اور کچھ مقدار نه رهی خواه جان بوجھ کر نه رها هو اس کا حج صحیح ھی اور کفاره بھی واجب نهیں ھی اگر چه که گنهگار هوگا

(۳۷۴) مزدلفه میں وقت مقرره میں وقوف (قیام کرنا) واجب ھی اس حکم سی بعض افراد مثلا خائف عورتیں، بچی، بوڑھی اور مریض جیسی کمزور لوگ اور وه لوگ جو ان افراد کی امور کی سرپرستی کرتی هوں مستثنی هیں لهذا ان افراد کی لیی شب

عید مزدلفہ میں رہنی کی بعد طلوع فجر سی پہلی منی کی لیی روانہ ہونا جائز ہی

(۳۷۵) وقوف مزدلفہ کی لیی قصد قربت اور خلوص نیت معتبر ہیں یہ بںی معتبر ہی کہ ارادی و اختیار سی وہاں رہی جیسا کہ وقوف عرفات میں بیان ہو چکا ہی

(۳۷۶) جو شخص مزدلفہ میں وقوف اختیاری (شب عید سی طلوع آفتاب تک رہنا) بںولنی یا کسی اور وجہ سی حاصل نہ کر سکی تو وقوف اضطراری عید کی دن طلوع آفتاب سی زوال کی درمیان کچھ دیر وہاں رہنا کافی ہوگا اگر کوئی وقوف اضطراری کو جان بوچھ کردی تو اس کا حج باطل ہوگا

دونو یا کسی ایک وقوف کو حاصل کرنا

پهلی بیان هو چکا هی که وقوف عرفات اور وقوف مزدلفه میں سی هر ایک کی دو قسمیں هیں وقوف اختیاری اور وقوف اضطراری، اگر مکلف دونو وقوف اختیاری حاصل کری تب بھی کوئی اشکال نهیں هی اور اگر وقوف اختیاری کسی عذر کی وجه سی حاصل نه کر سکی تو اس کی چند صورتیں هیں:

۱ دونو وقوف کی اختیاری و اضطراری میں سی کوئی حاصل نه هو تو حج باطل هی اور واجب هی که اس حج کی احرام سی عمره مفرده انجام دیا جاهی اگر یه حج حج الاسلام تھا اور واجب هی که اگر استطاعت باقی هو یاحج اس کی ذمه ثابت و واجب هو چکا هو تو آینده سال دوباره حج کری

۲ عرفات کا وقوف اختیاری اور مزدلفه کا وقوف اضطراری حاصل هو

۳ عرفات کا وقوف اضطراری اور مزدلفه کا وقوف اختیاری حاصل هو درج بالا دونو صورتو میں بلا اشکال حج صحیح هی

۴ عرفات کا وقوف اضطراری حاصل هو تو اظهر یه هی که حج صحیح هی اگر چه احوط هی که اگلی سال دوباره حج کیا جائی جیسا که پهلی صورت میں ذکر هوا

۵ صرف مزدلفه کا وقوف اختیاری حاصل هونی کی صورت میں بھی حج صحیح هی

۶ صرف مزدلفه کا وقوف اضطراری حاصل هو تو اظهر یه هی که حج باطل هو جائی گا اور عمره مفرده میں تبدیل هو جائی گا

۷ صرف عرفات کا وقوف اختیاری حاصل هر تو اظهر یه هی که

حج باطل هو جائی گا اور عمره مفرده میں تبدیل هو جائی گا اس حکم سی یه مورد مستثنی هی که جب حاجی مزدلفه کی وقت اختیاری میں منی جاتی هوئی مزدلفه سی گزری لیکن مسله نه جاننی کی وجه سی وهاں قیام کی نیت نه کری تو اگر وهاں سی گزرتی هوی ذکر خدا کیا هو تو بعید نهیں که اس کا حج صحیح هو ۔

۸۔ صرف عرفات کا وقوف اصطراری حاصل هوا هو تو اس کا حج باطل هوگا اور عمره مفرده میں تبدیل هو جائی گا ۔

منی اور اس کی واجبات

حاجی پر واجب هی که وقوف مزدلفه کی بعد منی جانی کی لیی نکلی تا که وه اعمال جو منی میں واجب هیں انهیں انجام دی سکی اور یه تین اعمال هیں جن کی تفصیل درج ذیل هی:

رمی جمراہ عقبہ (جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا)

واجبات حج میں سے چوتھا واجب عید قربان کی دن جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا ہی اس میں چند چیزیں معتبر ہیں:

۱۔ قصد قربت اور خلوص نیت ۔

۲۔ رمی سات کنکروں سے ہو، اس سے کم کافی نہیں، اسی طرح کنکروں کی علاوہ کسی اور چیز سے مارنا بھی کافی نہیں ہی ۔

۳۔ ایک ایک کرکی سات کنکر ماری جائیں چنانچہ ایک ہی مرتبہ میں دو یا زیادہ کنکر مارنا کافی نہیں ہی ۔

۴۔ جو کنکر جمرہ تک پھنچی وہی شمار ہوگا چنانچہ جو کنکر جمرہ تک نہ پھنچی وہ شمار نہیں ہوگا۔

۵۔ کنکر پھینکنی کی وجہ سی جمرہ تک پھنچی، چنانچہ جمرہ پر رکھ دینا کافی

نہیں ہی ۔

۶۔ کنکر کو پھینکنا اور جمرہ تک پہنچنا حاجی کی پھینکنی کی وجہ سی ہو چنانچہ اگر کنکر حاجی کی ہاتھ میں اور حیوان یا کسی اور انسان کی نگرانی کی وجہ سی کنکر جمرہ کو لگ جائیی تو یہ کافی نہیں ہی اسی طرح اگر حاجی کنکر پھینکی اور وہ حیوان یا کسی انسان پر جا گری اور اس کی حرکت کرنی کی وجہ سی جمرہ کو لگ جائی تو کافی نہیں ہی ۔ لیکن کنکر اپنی راستی میں کسی چیز کو لگ کر پھر جمرہ کو لگی مثلاً کنکر سخت زمیں کو لگ کر پھر جمرہ کو لگی تو ظاہر یہ ہی کہ یہ کافی ہی ۔

۷۔ رمی ہاتھ سی کری پس اگر منہ سی یا پاؤں سی کری تو کافی نہیں ہی اسی طرح احوط یہ ہی کہ کسی آلی سی مثلا غلیل وغیرہ کی ذریعی سی رمی کرنا کافی نہیں ہی ۔

۸۔ رمی طلوع آفتاب سی غروب آفتاب کی درمیان هو، تاهم عورتیں اور وه تمام افراد جن کی لیی مشعر سی رات نکلنا جائز هی شب عید رمی کر سکتی هیں ۔

(۳۷۷) کنکروں میں دو چیزیں معتبر هیں :

۱۔ اگر کسی کو کنکر لگنی میں شک هو تو وه سمجھی که نهیں لگا سوائی اس کی که شک موقع گزرنی کی بعد هو مثلا قربانی کی بعد یا حلق کی بعد یا رات شروع هونی کی بعد شک هو ۔

(۳۷۸) کنکروں میں دو چیزیں معتبر هیں:

۱۔ کنکروں حرم کی حدود سی سوائی مسجد الحرام اور مسجد الخیف کی، ائیں جائیں افضل یه هیں که مشعر سی ائیا جائی ۔

۲۔ بنابر احتیاط کنکر پهلی سی استعمال شده نه هوں یعنی کنکروں کو

پهلی رمی کی لی استعمال نه کیا گیا هو، مستحب هی که کنکر رنگدار، نقطه دار اور نرم هو نیز حجم کی لحاظ سی انگلی کی پور کی برابر هو جسی رمی کر نی والا کا هو کر اور با طهارت هو کر رمی کری

۳۷۹ اگر جمره کی لمبائی کو بڑا یا جائی اور اس زائد مقدار پر رمی کی کافی هونی میں اشکال هی احوط یه هی که جمره کی پهلی جو مقدار تک اسی پر رمی کی جائی اگر پرانی مقدار پر رمی کرنا ممکن نه هو تو خود زائد مقدار پر رمی کی جائی اور پرانی مقدار پر رمی کرنی کی لئی کسی کو نائب بنی بنایا جائی اس مسئله میں مسئله جاننی اور نه جاننی اور بھول جانی والی میں فرق نهیں هی

۳۸۰ اگر کوئی بھولنی یا مسئله نه جاننی یا کسی اور وجه سی عید کی دن رمی نه کری تو جب یاد آئی یا عذر دور هو جائی تو رمی

انجام دی اگر یه عـذر رات میں دور هو تو ضـروری هی که دن تک تاخیر کری جس کا بیان جمروں کی رمی کی بحث میں آئی گا ظاهر یه هی که عـذر دور هونی کی بعـد جبران کرنا اس وقت واجب هی جب حاجی منی میں بلکه مکه میں هو حتی که اگر عذر و سـبب تیرهویں ذی الحجه کی بعد دور هو اگر چه احوط یه هی که اس صورت میں رمی کو آئنده سال خود یا نـائب کی ذریعی دوباره انجام دی اگر مکه سـی نکلنی کی بعـد عـذر زائل هو تو مکه واپس جانا واجب نهیں هی بلکه احوط اولی یه هی که آئنده سال خود یا نائب کی ذریعی رمی انجام دی ۔

۳۸۱۔ اگر کوئی بـول جانی یا مسـئله نه جاننی کی وجه سـی عیـد کی دن رمی نه کری پـر اسـی طواف کی بعـد یاد آئی یا مسئله پته چلی اور وه رمی انجام دی تو دوباره طواف کرنا واجب نهیں

ھی تـاھم احتیاط یه ھی که اسـی دوباره انجام دی اور اگر رمی کو بـولنی یا مسـئله نه جاننی کی علاوه کسـی اور وجه سـی چـو ا ھو تو ظاھر یه ھی که اس کا طواف باطل ھوگا، لھذا رمی کرنی کی بعد طواف کو دوباره انجام دینا واجب ھی

منی میـ قربانی

قربانی کرنا حـج تمتع کی واجبات میـ سـی پانچوا واجب ھی اس میـ قصد قربت اور خلوص معتبر ھی قربانی یوم عید سـی پھلی نه کری سوائی اس شـخص کی جسی خوف ھو چنانچه خائف شخص کیلئی شب عید قربانی کرنا جائز ھی احتیاط کی بناء پر قربانی رمی کی بعد کرنا واجب ھی لیکن اگر کوئی بـول کر یا مسئله نه

جاننی کی وجه سی قربانی رمی سی پهلی کری تو اس کی قربانی صحیح هوگی اور دوباره کرنا ضروری نهیں هی۔ واجب هی که قربانی منی میں هو تاهم اگر حاجیوں کی زیاده هونی اور جگه کم هونی کی وجه سی منی میں قربانی کرنا ممکن نه هو تو بعید نهیں هی که وادی محسر میں قربانی کرنا جائز هو اگر چه احوط یه هی که ایام تشریق (۱۲،۱۱، ۱۳ ذی الحجه) کی آخر تک منی میں قربانی نه کر سکنی کا جب تک یقین نه هو اس وقت تک وادی محسر میں قربابی نه کی جائی ۔

۳۸۲۔ احتیاط یه هی که قربانی عید قربان کی دن هو اگر چه اقوی یه هی که قربانی کو ایام تشریق کی آخر تک تاخیر کرنا جائز هی احتیاط یه هی که رات حتی که ایام تشریق کی آخر تک تاخیر کرنا جائز هی احتیاط یه هی که رات حتی که ایام تشریق کی درمیانی راتوں میں بھی قربانی نه کی جائی سوائی اس شخص کی جسی

خوف ہو ۔

۳۸۳۔ اگر مستقل طور پر قربانی کرنی پر قادر ہو تو ایک قربانی ایک شخص سی کفایت کری گی اور اگر اکیلا شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو اس کا حکم مسئلہ ۳۹۶ میں آئی گا ۔

۳۸۴۔ واجب ہی کہ قربانی کا جانور اونٹ، گائی یا بکری وغیرہ ہو اونٹ کافی ہوگا جب وہ پانچ سال مکمل کرکی چھٹی سال داخل ہو چکا ہو ،گائی اور بکری بنا بر احوط اس وقت کافی ہو گی جب دو سال مکمل کرکی تیسری سال میں داخل ہو چکی ہو اور دنبہ اس وقت کافی ہوگا جب سات مہینی پوری کرکی آٹھویں مہینی میں داخل ہو جائی۔ اگر قربانی کرنی کی بعد پتہ چلی کہ جانور مقررہ عمر سی چھوٹا تھا تو کافی نہیں ہوگی اور قربانی دوبارہ کرنی پڑی گی قربانی کی جانور کا سالم الاعضاء ہونا معتبر

ہی چنانچہ کانا، لنگڑا، کان کٹا یا اندر سی سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو کافی نہیں ہی اپاہج، خصی جانور بڑی کافی نہیں ہی، سوائی اس کی کہ غیر خصی جانور نہ مل رہا ہو، معتبر ہی کہ جانور عرفا کمزور نہ ہو اور احوط اولی یہ ہی کہ مریض یا ایسا جانور نہ ہو جس کی بیضتین (انڈی) کی رگیں یا خود بیضتین دبائی ہوئی ہو، اتنا بوڑھا بڑی نہ ہو کہ اس کا بڑھیجا نہ ہو لیکن اگر اس کی کان چیری ہوئی یا سوراخ والی ہو تو کوئی حرج نہیں ہی ۔ اگر چہ احوط یہ ہی کہ یہ بڑی سالم ہو ۔ احوط اولی یہ ہی کہ قربانی کا جانور پیدائشی طور پر سینگ دار ہو اور بغیر دم والا نہ ہو ۔

(۳۸۵) اگر کوئی قربانی کا جانور صحیح و سالم سمجھ کر خریدی اور قیمت دینی کی بعد عیب دار ثابت ہو تو ظاہر ہی کہ اس جانور کو کافی سمجھنا جائز ہی ۔

(۳۸۶) اگر قربانی کی دنو (عید کا دن اور ایام تشریق) می شرائط والا کوئی جانور (مثلا اون گائی و بکری وغیره) نه ملی تو احوط یه هی که جمع کری یعنی جانور مل رها هو اسی ذبح کری اور قربانی کی بدلی روزی بی رکی یهی حکم اس وقت بی هی جب اس کی پاس فاقد الشرائط جانور (جسمی پور شرائط نه پائی جائی) کی پیسی هو اگر باقی ماه ذی الحجه می شرائط والا جانور ممکن هو تو احوط یه هی که دو چیزو (فاقد الشرائط جانور کی قربانی کی بدلی روزی) کی ساتی اس کو ملائی

(۳۸۷) اگر جانور کو موا سمجی کر خریدا جائی اور بعد می وه کمزور نکلی تو یهی جانور کافی هی خواه قربانی سی پهلی پته چلی یا بعد می لیکن اگر خود اس کی پاس مثلا دنبه هو اور اس گمان سی یه موا هی ذبح کری مگر بعد می پته چلی که وه کمزور تا تو احوط یه هی یه

قربانی کافی نہیں ہوگی ۔

(۳۸۸) اگر جانور ذبح کرنی کی بعد شک ہو کہ جانور شرائط والا تھا یا نہیں تو اس کی شک کی پرواہ نہ کی جائی اگر ذبح کی بعد شک ہو کہ قربانی منی میں کی ہی یا کسی اور جگہ تو اس جگہ تو اس کا بڑی یہی حکم ہی لیکن اگر خود ذبح کرنی میں شک ہو کہ ذبح کیا بڑی تھا کہ نہیں تو اگر موقع گذرنی کی بعد حلق یا تقصیر کی بعد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کی جائی اگر موقع گذرنی سی پہلی ہی شک ہو تو قربانی کرنی ہوگی۔ اگر جانور کی کمزور ہونی کی باری میں شک ہو اور قصد قربت کی ساتھ اس امید پر کہ جانور ذبح کیا جائی کہ کمزور نہیں ہی اور ذبح کرنی کی بعد پتہ چلی کہ واقعی کمزور نہیں تھا تو یہ قربانی کافی ہوگی ۔

(۳۸۹) اگر کوئی حج تمتع کی قربانی کی لیی صحیح جانور خریدی اور

خریدنی کی بعد مریض یا عیب دار هو جائی یا کوئی عضو ﷺو جائی تو اس جانور کا کافی هونا مشکل هی بلکه اس پر اکتفا کرنا صحیح نهیﷺ هی احوط یه هی که جانور کو بﷺی ذبح کری اور اگر اسی بیچ دی تو اس کی قیمت کو صدقه کردی ﷺ

(۳۹۰) اگر قربانی کی لیی خریدا گیا جانور گم هو جائی اور نه ملی نیز اور پته نه چلی که کسی نی اس کی جانب سی قربانی کی هی تو واجب هی که دوسرا جانور خریدی اور دوسرا جانور ذبح کرنی سی پهلی، پهلا جانور مل جائی تو پهلی جانور کو ذبح کیا جائی اور دوسری میﷺ اختیار هی چاهی ذبح کری یا نه کری اور وه اس کی دوسری اموال کی طرح هی، تاهم احوط اولی یه هی که اسی بﷺی ذبح کریﷺ اگر پهلا جانور دوسری کو ذبح کرنی کی بعد ملی تو احوط یه هی پهلی والی جانور کو بﷺی ذبح کری ﷺ

(۳۹۱) اگر کسی کو دبنه ملی اور وه جانتا هو که یه قربانی کی لیی هی اگر اس کی مالک سی گم هو گیا هی تو اس کی لیی جایز هی که اس کی مالک کی جانب سی اسی ذبح کردی اگر اس جانور کی مالک کو اس قربانی کا علم هو جائی تو وه اس کو کافی سمجھ سکتا هی جس کو جانور ملا هو اس کی لیی احوط یه هی که وه اسی ذبح کرنی سی پهلی بار لوی ذی الحجه کی عصر تک اعلان کری

(۳۹۲) وه شخص جسی قربانی کی ایام می جانور نه ملی جبکه اس کی قیمت موجود هو تو احوط یه هی که قربانی کی بدلی می روزی بی رکی اور اگر ممکن هو تو ماه ذی الحجه می قربانی بی کری، چاهی اس کی لیی کسی قابل اطمینان شخص کو پیسی دینی پی که وه آخر ذی الحجه جانور خرید کر اس کی جانب سی قربانی کر دی اور اگر ذی الحجه تمام هو جائی اور جانور نه ملی تو اگلی سال اس

کی جانب سی قربانی کری تاهم بعید نهیں هی که که صرف روسرو پر اکتفا کرنا جائز هو اور ایام تشریق گذرنی کی بعد قربانی ساقط هو جائی

(۳۹۳) اگر کوئی شخص قربانی کا جانور حاصل نه کر سکتا هو اور نه هی اس کی قیمت رکتا هو تو قربانی کی بدلی میں دس روزی رکھی ان میں سی تین ذی الحجه میں بنابر احوط ۷،۸،۹ کو رکھی اور اس سی پهلی نه رکھی اور باقی سات روزی اپنی وطن واپس جانی کی بعد رکھی مکه میں یا راستی میں رکھنا کافی نهیں اگر مکه سی واپس نه جائی مکه میں هی قیام کری تو پر اسی چاهیی که اتنا صبر کری که اس کی ساتھی اپنی شهر پهنچ جائیں یا ماه ذی الحجه تمام هو جائی پر یه روزی رکھی پهلی تین روزی پی در پی رکھنا معتبر هی جبکه باقی سات میں معتبر نهیں هی اگر

چه احوط هی که اسی طرح پهلی تین روزو میں یه بلی معتبر هی که عمره تمتع کا احرام باندی کی بعد رکی، چنانچه اگر احرام سی پهلی روزی رکی تو کافی نهیں هوں گی ۔

(۳۹۴) وه مکلف جس پر دوران حج تین دن روزی رکنا واجب هو اگر تینوں روزه عید سی پهلی نه رکں سکی تو بنا بر احتیاط ۸ اور ۹ اور ایک دن منی سی واپس آ کر روزه رکنا کافی نهیں هوگا افضل یه هی که وه ان روزوں کو ایام تشریق ختم هونی کی بعد شروع کری اگر چه اس کیلئی جائز هی که اگر وه تیرویں ذی الحجه سی پهلی منی سی واپس آ جائی تو تیرویں ذی الحجه سی شروع کری بلکه اظهر یه هی که اگر منی سی تیرویں ذی الحجه کو بلی آئی تب بلی شروع کر سکتا هی ۔

احوط اولی یه هی که ایام تشریق کی بعد فورا روزی رکی اور

بغیر عذر کی تاخیر نہ کری اگر منی سی واپس آنی کی بعد روزی نہ رکھ سکتا ہو تو راستی میں یا اپنی وطن پھچ کر روزی رکھ لی احوط اولی یہ ہی کہ ان تین روزوں اور سات روزوں، جو اس نی وطن واپس آ کر رکھنا ہی، کو جمع نہ کری اگر محرم کا چاند نظر آنی تک یہ تین روزی نہ رکھ سکی تو پر روزہ ساقط ہو جائیں گی اور آئندہ سال قربانی کرنا معین ہو جائی گا

۳۹۵ جس کیلئی قربانی کرنا ممکن نہ ہو اور نہ ہی اس کی پاس قربانی کیلئی پیسی موجود ہو اور حج میں تین روزی رکھی اور قیام قربانی گذرنی سی پھلی قربانی کرنی پر قادر ہو جائی تو احتیاط واجب یہ ہی کہ قربانی کری

۳۹۶ اگر اکیلی قربانی کرنی پر قادر نہ ہو لیکن کسی کی ساتھ مل کر قربانی کر سکتا ہو تو احوط یہ ہی کہ کسی کی ساتھ مل کر قربانی

بلی کری اور مذکورہ ترتیب کی مطابق روزہ بلی رکلی ۔

۳۹۷۔ اگر جانور ذبح کرنی کیلئی کسی کو نائب بنایا جائی اور شک ہو کہ نائب نی اس کی جانب سی قربانی کی ہی یا نہیں تو یہی سمجلا جائی کہ قربانی نہیں کی اور اگر نائب خبر دی کہ قربانی کر دی ہی لیکن اطمینان نہ آئی تو اکتفا کرنا مشکل ہی ۔

۳۹۸۔ جو شرائط قربانی کی جانور میں معتبر ہیں وہ کفاری کی جانور میں معتبر ہوں گی ۔

۳۹۹۔ ذبح یا نحر جو واجب ہی چاہی حج کی قربانی ہو یا کفارہ اس میں خود ذبح یا نحر کرنا واجب نہیں ہی بلکہ اختیاری حالت میں بلی کسی دوسری کو نائب بنانا جائز ہی تاہم ضروری ہی کہ ذبح کی نیت نائب کری اور قربانی کرنی والی پر نیت کرنا شرط

نہیں ہی اگر چہ احوط ہی کہ وہ بھی نیت کری نائب کیلئی مسلمان ہونا ضروری ہی

حج تمتع کی قربانی کا مصرف

احوط اولی یہ ہی کہ نقصان دہ نہ ہونی کی صورت میں حج تمتع کرنی والا اپنی قربانی کی کچھ مقدار کھائی چاہی کم مقدار ہی کھائی، قربانی کا ایک تہائی حصہ اپنی یا اپنی گھر والوں کیلئی مخصوص کرنا جائز ہی اسی طرح جائز ہی کہ اس کی دوسری ایک تہائی حصی کو جس مسلمان کو چاہی ہدیہ دی اور تسیرا تہائی حصہ احتیاط واجب کی بناء پر مسلمان فقراء کو صدقہ دی اگر صدقہ دینا ممکن نہ ہو یا زیادہ زحمت و مشقت کا سبب ہو تو صدقہ دینا ساقط ہو جائی گا یہ واجب نہیں ہی کہ قربانی کا گوشت خود

فقیر ھی کو دیـا جائی بلکه اس کی وکیل کو بـی دیا جا سـکتا ھی چاھی قربانی کرنی والا فقیر کا وکیل ھی ھو وکیل اپنی موکـل کی اجـازت سـی اس گوشت میـ تصـرف مثلا ـبه فروخت یا واپس کر سـکتا ھی اگر منی میـ موجود افراد میـ سـی کسی کو گوشت کی ضرورت نه ھو تو گوشت کو منی سی باھر لی جانا جائز ھی ـ

۴۰۰ـ وه تھـائی حصه جو صـدقه دی رھـا ھو اور وه تھـائی حصه جو ـدیه دی رھـا ھو انھیـ جـدا کرنا شـرط نھیـ ھی بلکه صرف وصول شـرط ھی چنانچه اگر تھائی مشاع کو صدقه کری اور فقیر وصول کر لی خواه پوری جانور کو قبضـی میـ لینی کی وجه سی تو یه کافی ھی اور تھائی ـدیه کی صورت بـی یھی ھی ـ

۴۰۱ـ صدقه و ـدیه کو قبضـی میـ لینی والو ـ کیلئی جائز ھی که اس حصی میـ جس طرح سی چاھی تصرف کری لھذا وه اسی کسی

غیر مسلم کو بھی دی سکتی ہیں ۔

۴۰۲۔ اگر کوئی جانور کی قربانی کری اور بعد میں وہ چوری ہو جائی یا کوئی زبردستی اس سی چھین لی تو قربانی کرنی والا ضامن نہیں ہی لیکن اگر مالک خود اسی چھین لی تو قربانی کرنی والا ضامن نہیں ہی لیکن اگر مالک خود اسی ضائع کر دی چاہی غیر مستحق کو دینی کی وجہ سی تو احوط یہ ہی کہ فقراء کی حصی کا ضامن ہوگا ۔

۳۔ حلق یا تقصیر

حج کی واجبات میں سی چھٹا واجب حلق یعنی سر مونھنا اورتقصیر یعنی کچھ بال کاٹنا ہی اس میں قصد قربت اور اخلاص معتبر ہی اس عمل کو عید کی دن سی پھلی حتی کہ شب عید میں

بلی انجام دینا جائز نہیں ہی سوائی اس شخص کی جسی خوف ہو لہذا اس کی لئیی احوط یہ ہی کہ جمرہ عقبہ کی رمی اور قربانی کی جانور کی حصول کی بعد انجام دی احوط اولی یہ ہی کہ ذبح و نحر کی بعد انجام دی البتہ عید قربانی کی دن کی وقت سی آگی تاخیر نہ کی جائی اگر رمی سی پہلی یا قربانی کا جانور حاصل کرنی سی پہلی بلول کر یا مسئلہ نہ جاننی کی وجہ سی حلق یا تقصیر انجام دی تو کافی ہوگا اور دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں ہی ۔

۴۰۳۔ مرد کو حلق و تقصیر میں اختیار ہی البتہ حلق افضل ہی سوائی اس شخص کی کہ جس نی جوؤں سی بچنی کی خاطر شہد یا گوند سی سر کی بالوں کو چپکایا ہو یا جس نی سر کی بالوں کو جمع کرکی باندھ کر لپیٹا ہوا ہو یا پہلی مرتبہ حج پر گیا ہو تو ان کیلئی

احتیاط واجب یه هی که یه حلق کو اختیار کریں ۔

۴۰۵۔ جو شخص حلق کرنا چاهتا هو اور جانتا هو که اگر حجام سی حلق کرائی گا تو وه زخمی کر دی گا تو اسی چاهیی کی انتهائی باریک مشین سی سر مونںوائی یا اگر اسی حلق و تقصیر میں اختیار هو تو پهلی تقصیر کرائی اور پںر اگر چاهی تو استری سی سر مونںوائی اگر اس بیان شده حکم کی مخالفت کری تو بںی کفایت کری گا، اگر چه گنهگار هوگا ۔

۴۰۶۔ خنثی مشکله نی اگر نه اپنی بالوں کو چپکایا هو نه الجںا کر باندںا هو یا اس کا پهلا سال نه هو تو اس پر تقصیر واجب هی ورنه پهلی تقصیر کری اور احوط یه هی که اس کی بعد حلق بںی کری ۔

۴۰۷۔ جب محرم حلق یا تقصیر انجام دی تو وه چیزیں جو احرام

کی وجه سی حرام هوئی تی حلال هو جائی گی سوائی بیوی خوشبو اور بنا بر احوط شکار کی، ظاهر یه هی که حلق و تقصیر کی بعد بیوی جو حرام هی تو صرف جماع حرام نهی هی بلکه باقی تمام لذتی بی حرام هی جو احرام کی وجه سی حرام هوئی تی البته اقوی یه هی که تقصیر یا حلق کی بعد کسی عورت سی عقد نکاح پڑنا یا نکاح پر گواه بننا جائز هی ۴۰۸ واجب هی که حلق و تقصیر منی می هو اور اگر حاجی جان بوجه کر یا مسئله نه جاننی کی وجه سی منی می انجام نه دی اور باهر چلا جائی تو اس پر واجب هی که منی واپس جائی اور وهاں حلق یا تقصیر انجام دی بنا بر احوط بڑولنی والی کا بڑی یهی حکم هی اگر واپس جانا ممکن نه هو یا بهت مشکل هو تو جهاں موجود هو وهی پر حلق یا تقصیر انجام دی اور اپنی بال ممکن هو تو منی بڑیجی جو شخص

جان بوجھ کر منی کی علاوہ کسی اور جگہ حلق یا تقصیر انجام دی تو یہ کافی ہوگا لیکن اگر ممکن ہو تو واجب ہی کہ اپنی بال منی بھیجی ۔

۴۰۹۔ اگر کوئی بھول کر یا مسئلہ نہ جاننی کی وجہ سی حلق یا تقصیر انجام نہ دی اوراعمال حج سی فارغ ہونی کی بعد آئی یا مسئلہ پتہ چلی تو حلق یا تقصیر انجام دی اظہر یہ ہی کہ طواف و سعی کو دوبارہ کرنا ضروری نہیں ہی اگر چہ احوط ہی ۔

حج کا طوا ف، نماز طواف اور سعی

واجبات حج میں سی ساتواں آٹھواں اور نواں واجب طواف، نماز طواف اور سعی ہیں ۔

ص: ۳۱۱

۴۱۰ حج کی طواف، نماز طواف اور سعی کی طریقی اور شرائط هیں جو عمره کی طواف، نماز طواف اور سعی میں بیان کی جا چکی هیں ۔

۴۱۱ مستحب هی که طواف حج عید قربانی کی دن انجام دیا جائی اور بنا بر احوط گیارہویں ذی الحجه سی زیاده تاخیر نه کی جائی اگرچه ظاهر یه هی که تاخیر کرنا جائز هی بلکه ایام تشریق سی کچھ مقدار دیر کرنا بلکه آخری ذی الحجه تک تاخیر کا جائز هونا قوت سی کالی نهیں هی

۴۱۲ احوط یه هی که حج کی دو وقوف عرفات و مزدلفه سی پهلی حج کی طواف نماز طواف اور سعی کو انجام نه دیا جائی اگر کوئی مسئله نه جاننی کی وجه سی پهلی انجام دی تو کافیهونی میں اشکال هی اگرچه وجه سی خالی نهیں هی ۔

درج بالا حکم سی بعض موارد مستثنی هی:

۱ وہ عورتیں جنہیں حیض یا نفاس آنی کا خوف ہی

۲ بوڑھا شخص مریض زخمی اور وہ افراد جن کیلئی مکہ واپس آنا مشکل ہو یا وہ افراد جن کیلئی ہجوم وغیرہ کی وجہ سی واپس آ کر طواف کرنا مشکل ہی

۳ وہ شخص جو کسی ایسی چیز سی ڈرتا ہو جس کی وجہ سی وہ مکہ واپس نہیں آ سکی گا چنانچہ درج بالا افراد کیلئی طواف نماز طواف اور سعی کو احرام حج کی بعد دونوں وقوف سی پہلی انجام دینا جائز ہی احوط اولی یہ ہی کہ اگر بعد میں آخری ذی الحجہ تک ممکن ہو تو دوبارہ بلی انجام دیں

۴۱۳ طواف حج کو دونوں وقوف کی بعد انجام دینی والی کیلئی ضروری ہی کہ وہ طواف کو حلق و تقصیر کی بعد انجام دی

تو طواف کو دوبارہ انجام دینا واجب ھی اور ضروری ھی کہ ایک بکری کفارہ دی

۴۱۴ جو شخص حج میں طواف نماز طواف اور سعی خود انجام دینی سی عاجز ھو تو اس کا وھی حکم ھی جو عمرہ میں یہ اعمال انجام نہ دی سکنی والی کا ھی جو مسئلہ ۳۲۶ اور ۳۴۲ میں بیان ھوا وہ عورت جسی حیض یا نفاس آ جائی اور اتنا ٹھہرنا کہ پاک ھو کر طواف بجا لائی ممکن نہ ھو تو اس کیلئی ضروری ھی کہ طواف اور نماز طواف کی لئی کسی کو نائب بنائی بنائی پھر نائب کی طواف کی بعد سعی کو خود انجام دی

۴۱۵ حج تمتع کرنی والی پر طواف نماز طواف اور سعی سی فارغ ھو جانی کی بعد خوشبو بھی حلال ھو جائی گی جبکہ بیوی مسئلہ ۴۰۷ میں موجود تفصیل کی مطابق اور احوط کی بناء پر شکار

حرام رهیں گی ۔

۴۱۶۔ جس شخص کیلئی طواف اور سعی کی آدائیگی دونوں وقوف سی پهلی جائز هو اور وه طواف اور سعی دونوں وقوف سی پهلی انجام دی تو ایسی شخص کیلئی خوشبو اس وقت تک حلال نهیں هوگی جب تک که وه منی کی اعمال مژلا رمی و ذبح و حلق یا تقصیر انجام نه دیدی ۔

طواف النساء

واجبات حج میں سی دسواں اور گیارهواں واجب طواف النساء اور اس کی نماز هی یه دونوں اگر چه واجب هیں لیکن رکن نهیں هیں اس لئی اگر انهیں جان بوجھ کر چھوڑ بھی دیا جائی

تب ب□ی حج باطل نهی□ هوتا □

۴۱۷□ طواف النساء مردو□ اور عورتو□ سب پر واجب ہی چنانچه اگر کوئی مرد اسی چ□و□ دی تو اس کی بیوی اس پر حرام هو جائی گیا ور اگر عورت اسی چ□و□ دی تو اس کا شوهر اس پر حرام هو جائی گا نیابتی حج می□ نائب طواف النساء کو منسوب عنه جس کی جانب سی حج کر رها هی، کی جانب سی انجام دینه که اپنی جانب سی □

۴۱۸□ طواف النساء اور اس کی نماز کی شرائط اور طریقه وهی هی جو حج کی طواف اور اس کی نماز کا هی صرف نیت کا فرق هی □

۴۱۹□ وه شخص جو طواف النساء اور اس کی نماز خود انجام نه دی سکتا هو اس کا حکم وهی هی جو عمره کو طواف اور اس کی

نماز خود انجام نه دی سکنی والی کا هی جو که مسئله ۳۲۶ میں بیان هو چکا هی ۔

۴۲۰۔ جو شخص چاهی مسئله جانتا هو یا نه جانتا هو جان بوجھ کر یا بھولنی کی وجه سی طواف النساء انجام نه دی تو اس کا جبران و تدارک کرنا واجب هی اور جبران کرنی سی پهلی اس کی بیوی اس پر حلال نهیں هوگی لهذا اگر خود انجام دینا ممکن نه هو یا بهت مشکل هو تو جائز هی که کسی کو نائب بنایی نائب کی اس کی جانب سی طواف انجام دینی پر اس کی بیوی اس پر حلال هو جائی گی اگر یه شخص طواف النساء کی جبران سی پهلی مر جائی اور اس کا ولی یا کوئی اور اس کی جانب سی طواف کی قضاء کری تو کوئی اشکال نهیں هی ورنه احوط یه هی که اس کی بالغ ورثا کی اجازت سی ان کی مال سی قضاء کرائی جائی ۔

۴۲۱ طواف النساء کو سعی سی پهلی انجام دینا جائز نهیں هی چنانچه اگر کوئی طواف النساء کو عمدا سعی سی پهلی انجام دی تو ضروری هی که سعی کی بعد دوباره انجام دی لیکن اگر حکم شرعی نه جاننی یا بھول کر ایسا کیا هو تو اظهر یه هی که کفایت کری گا اگر چه دوباره آدائیگی احوط هی

۴۲۲ مسئله ۴۱۲ میں مذکور افراد کیلئی طواف النساء کو دونوں وقوف سی پهلی انجام دینا جائز هی لیکن منی کی اعمال مثلا رمی ذبح اور حلق یا تقصیر سی پهلی ان کیلئی بیوی حلال نهیں هو گی

۴۲۳ اگر عورت حائض هو جائی اور قافله اس کی طهارت کا انتظار نه کری نیز قافلی سی جدا هونا بھی ممکن نه هو تو اس کیلئی

جائز ھی کہ طواف النساء کو چھوڑ کر قافلی کی ساتھ وطن واپس آ جائی تاھم احوط یہ ھی کہ کسی کو طواف النساء اور اس کی نماز کیلئی نائب بنائی اگر طواف النساء کا چوتھا چکر پورا ھونی کی بعد حیض آئی تو اس کی لئی جائز ھی کہ باقی کو چھوڑ کر قافلی کی ساتھ واپس آ جائی اور احوط یہ ھی کہ باقی طواف اور اس کی نماز کیلئی کسی کو نائب بنائی ۔

۴۲۴۔ طواف النساء کی نماز بھول جانی کا وھی حکم ھی جو عمرہ کی طواف کی نماز کو بھول جانی کا ھی جو مسئلہ ۴۲۹ میں بیان ھو چکا ھی ۔

۴۲۵۔ مرد کا طواف النساء اور اس کی نماز انجام دینی پر اس کی بیوی اور اسی طرح عورت کا طواف النساء اور اس کی نماز انجام دینی پر اس کا شوھر حلال ھو جائیگی گی احوط یہ ھی کہ شکار

تیر□ویں ذی الحجه زوال آفتاب تک حرام رهی گا اوراس کی بعد احرام کی وجه سی حرام هونی والی تمام چیزیں حلال هو جائیں گی □

منی میں رات گزارنا

واجبات حج میں سی بار□وا□ واجب منی میں گیاره اور باره کی رات گزارنا هی اس میں قصد قربت اور خلوص نیت معتبر هی اگر حاجی عید کی دن طواف اور سعی کرنی کیلئی مکه جائی تو منی میں رات گزارنی کیلئی واپس آنا واجب هی حالت احرام میں شکار سی اجتناب نه برتنی والی شخص پر تیر□ویں ذی الحجه کی شب بںی منی میں گزارنا واجب هی اسی طرح وه شخص بںی که جس نی اپنی بیوی سی نزدیکی کی هو بناء بر احوط تیر□ویں ذی

الحجه کی شب منی میں گزاری مذکوره اشخاص کی علاوه باقی حجاج کیلئی جائز هی که باره تاریخ کو ظهر کی بعد منی سی باهر چلی جائیں لیکن اگر وهاں رکیں یهاں تک که تیرهویں رات آ جائی تو ضروری هی که تیرهویں کی رات بهی طلوع فجر تک وهیں گزاریں ۔

۴۲۶۔ اگر منی سی نکلنی کیلئی اپنی جگه سی سفر کا آغاز کیا جائی لیکن هجوم وغیره کی وجه سی غروب سی پهلی منی کی حدود سی باهر نه جایا جا سکی تو اگر رات منی میں گزارنا ممکن هو تو منی میں قیام کری لیکن اگر ممکن نه هو یا حرج و شدید تکلیف کا باعث هو تو منی سی نکلنا جائز هی تاهم بناء بر احتیاط ایک دنبه کفار دی ۔

۴۲۷۔ قبل ازیں ذکر شده سبب کی علاوه یه معتبر نهیں هی که منی میں پوری رات گزاری جائی چنانچه اول شب سی نصف

شب تک قیام کی بعد منی سی جایا جا سکتا هی لیکن اگر اول شب یا اس سی پهلی کوئی نکلی تو ضروری هی که طلوع فجر سی پهلی بلکه بناء بر احتیاط نصف شب سی پهلی منی واپس آ جائی جو شخص اول شب سی نصف شب تک منی میں قیام کی بعد نکلی اس کیلئی احوط اولی یه هی که طلوع فجر سی پهلی مکه میں داخل نه هو ۔

۴۲۸۔ منی میں رات گزارنا جن افراد پر واجب هی ان میں سی درج ذیل چند لوگ مستثنی هیں:

۱ ۔ وه شخص جس کیلئی منی میں رات گزارنا زحمت اور تکلیف کا باعث هو یا اسی اپنی جان مال یا عزت کا خطره هو ۔

۲۔ وه شخص جو منی سی اول شب یا اس سی پهلی نکل جائی اور مکه میں آدھی رات سی پهلی عبادت میں مشغول هو کر طلوع

فجر تک تمام وقت ضروری حاجات مثلا کھانی پینی کی علاوہ عبادت میں گزارنی کی وجہ سی واپس نہ آ سکی ۔

۳۔ وہ جو مکہ سی منی جانی کیلئی نکلی اور عقبہ مدینین سی گزر جائی تو اس کیلئی جائز ھی کہ راستی میں منی پھنچنی سی پھلی سو جائی ۔

۴۔ وہ لوگ جو مکہ میں حاجیوں کو پانی پھنچاتی ھیں ۔

۴۲۹۔ جو منی میں رات نہ گزاری اس پر ھر رات کی بدلی ایک دنبہ کفارہ واجب ھی مذکورہ چار گروھوں میں سی دوسری تیسری اور چوتھی پر کفارہ واجب نھیں ھی لیکن پھلا گروہ بنابر احوط کفارہ دی اسی طرح وہ شخص بھی کفارہ دی جو بھولنی یا مسئلہ نہ جاننی کی وجہ سی رات منی میں نہ گزاری ۔

۴۳۰۔ جو شخص منی سی جا چکا ھو اور پھر تیرھویں شب کسی

کام سی منی واپس پھچ جائی تو اس پر یہ رات منی میں گزارنا واجب نہیں ھی ۔

رمی جمرات

واجبات حج میں سی تیرہواں واجب تین جمرات اولی وسطی اور جمرہ عقبہ کو رمی کرنا (کنکر مارنا) ھی واجب ھی کہ رمی گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو کی جائی اور تیرہویں شب منی میں گزارنی والوں پر بنی بر احوط تیرہویں ذی الحجہ کی دن میں بڑی رمی کرنا واجب ھی حالت اختیار میں خود رمی کرنا واجب ھی اور نیابت کافی نہیں ھو گی۔

۴۳۱۔ واجب ھی کہ رمی جمرہ اولی سی شروع کری پھر جمرہ

وسطی کو اور پ□ر جمره عقبه کو رمی کری اگر ب□ول یا مسئله نه جاننی کی وجه سی اس سی مختلف عمل کری تو ضروری هی که پ□ر وهی□ سی رمی شروع کری جها□ سی ترتیب حاصل هو جائی لیکن اگر پهلی جمره کو چار کنکر مارنا شروع کر دی تو پهلی والی کو باقی تین کنکر مارنا کافی هی اور دوسری جمره کو دوباره کنکر مارنا ضروری نهی□ هی □

۴۳۲□ وه واجب چیزی□ جو واجبات حج کی چوت□ی واجب جمره عقبه کی رمی کی ذیل می□ بیان هوئی□ تینو□ جمرات کی رمی می□ ب□ی واجب هی □

۴۳۳□ واجب هی که رمی جمرات دن کی وقت کی جائی اس حکم سی چرواهی اور هر وه شخص جو خوف بیماری یا کسی اور وجه سی دن کی وقت منی می□ نه ره سکتا هو مستثنی هی□ چنانچه

ان افراد کیلئی هر دن کی رمی اس دن کی رات میں کرنا جائز هی لیکن اگر هر شب میں بلی ممکن نه هو تو تمام راتوں کی رمی ایک شب میں کرنا جائز هی

۴۳۴ جو شخص گیاره تاریخ کو دن کی وقت بلول کر یا مسئله نه جاننی کی وجه سی رمی نه کری تو واجب هی که گیاره تاریخ کو اس کی قضا کری اور جو باره تاریخ کی رمی کو بلول کر یا مسئله نه جاننی کی وجه سی نه کر سکی تو وه تیره تاریخ کو اس کی قضاء کری احوط یه هی که جان بوجھ کر رمی نه کرنی والی کا بلی یهی حکم هی بناء بر احتیاط ادا اور قضا میں فرق رکھی اور قضا کو ادا سی پهلی انجام دی احوط اولی یه هی که قضا کو دن کی شروع میں اور ادا کو زوال کی وقت انجام دی

(۴۳۵) جو شخص جان بوجھ کر یا مسئله نه جاننی کی وجه سی رمی

جمرات کو انجام نه دی اور پ□ر مکه مي□ اسی یاد آئی یا مسله پته چلی تو واجب هی که منی واپس جائی اور وها□ رمی کری□ اگر دو یا تین دن کی رمی چ□و□ دی تو احوط یه هی که جس دن کی رمی پهلی چ□و□ی هو اس کی قضا پهلی انجام دی اور دونو□ کی رمی کی درمیان کچ□ فاصله رک□ی□ اگر مکه سی نکلنی کی بعد یاد آئی یا مسئله کا پته چلی تو رمی بجا لانی کی لیی واپس جانا لازم نهي□ هی تاهم احوط اولی یه هی که اگر اگلی سال خود حج پر جائی تو قضا کری اور اگر خود نه جائی تو اس کی قضا کی لیی نائب بنائی □

(۴۳۶) وه شخص جو خود رمی نه کر سکی مثلا مریض هو تو کسی کو نائب بنائی تو بهتر یه هی که اگر ممکن هو تو رمی کی وقت وها□ موجود هو اور نائب اس کی سامنی رمی انجام دی □ اگر نایب

اس کی جانب سی رمی انجام دی اور خود رمی کا وقت ختم هونی سی پهلی عذر ختم هونی سی مایوس هو اور اتفاقا عذر ختم هو جائی تو احوط یه هی که خود بلی رمی کری لیکن جو شخص نائب نه بنا سکتا هو مثلا بیهوش هو تو تو اس کا ولی یا کوئی شخص اس کی جانب سی رمی کری

(۴۳۷) جو شخص ایام تشریق (۱۳،۱۲،۱۱ذی الحجه) میں جان بوجھ کر رمی چھوڑ دی تو اس کا حج باطل نهیں هوگا، احوط یه هی که اگر آئنده سی خود حج کری تو خود ورنه نایب کی ذریعی اس کی قضا کری

مصدود کی احکام

(۴۳۸) مصدود وه شخص هی که جسی دشمن یا کوئی اور احرام باندھنی کی بعد حج کی اعمال کی بجا آوری کی لیی مقدس

مقامات پر جانی سی رو کی

(۴۳۹) جس شخص کو عمره مفرده سی روکا جائی اگر وه قربانی کو اپنی ساتھ لایا هو تو اس کی لیی قربانی کی ذبح یا نحر کرنی کی ذریعی احرام کو اسی جگه پر کھولنا جائز هی جهاں اسی روکا گیا هو اگر قربانی کا جانور ساتھ نه لایا هو اور احرام کھولنا چاهتا هو تو ضروری هی که قربانی کا جانور حاصل کری اور اسی ذبح یا نحر کرکی احرام کھولی، بنابر احتیاط قربانی کیی بغیر احرام نه کھولی احتیاط واجب یه هی که دونو صورتو میں ذبح یا نحر کی ساتھ حلق یا تقصیر بھی انجام دی وه شخص جسی عمره تمتع کی ساتھ ساتھ حج سی بھی روکا جائی تو اس کا وهی حکم هی جو اوپر بیان هوا هی لیکن اگر اس کو دونو وقوف کی بعد کعبه جانی سی روکا جائیی تو بعید نهیں هی که اس کا فریضه ،حج افراد، میں تبدیل

ہو جائی گا۔

(۴۴۰) وہ شخص جسی حج تمتع سی روکا جائی اگر دونو وقوف یا صرف ایک وقوف مشعر سی روکا جائی تو احتیاط یہ ہی کہ طواف، سعی، حلق اور ذبح کرکی احرام کھول دی۔ اگر صرف طواف اور سعی کرنی سی روکا جای اور نایب بنانا ممکن نہ ہو تو چنانچہ احرام کھولنا چاھتا ہو تو احوط یہ ہی کہ قربانی کری اور حلق اور تقصیر انجام دی۔ لیکن اگر نایب بنانا ممکن ہو تو بعید نہیں ہی نائب بنانا کافی ہو لھذا اپنی طواف اور سعی کی لیی نایب بنائی اور نایب کی طواف کرنی کی بعد نماز طواف خود پڑھی ۔ اگر اعمال بجا لانی کی لیی منی میں پھنچنی سی روکا جائی تو اگر نائب بنانا ممکن ہو تو رمی اور قربانی کی لیی نائب بنائی اور پھر حلق یا تقصیر انجام دی، اگر ممکن ہو تو

اپنی بـال منی میـ بـیـج دی پـر بـاقی اعمـال انجام دی لیکن اگر نایب بنانا ممکن نه هو تو قربانی کرنا واجب نهیـ هوگا لهـذا قربانی کی بـدلی روزی رکـی اسـی طرح رمی واجب نهیـ رهی گی تاهم احتیاط یه هی که رمی اگلی سال خود یا نـائب کی ذریعی انجـام دیـ اب بـاقی تمام اعمال مثلا حلق یا تقصـیر و اعمال کو مکه میـ انجام دی اور ان اعمال سـی فارغ هونی کی بعد تمام محرمات اس پر حلال هو جائیـ گی حتی که زوجه بـی حلال هو جائی گی اور کسـی چیز کی ضرورت نهیـ هی

(۴۴۱) جسـی حـج یـا عمره سـی روکا جائی اور قربانی کرنی کی وجه سـی وه احرام کـول دی تو یه حـج و عمره کافی نهیـ هوگا بلکه اگر وه حـج اسـلام انجام دینا جاهتا هو اور اسـی روکا جائی اور وه قربان کی وجه سـی احرام کـول دی تو اس پر واجب هی اگر استطاعت

باقی ہو یا حج اس کی ذمی ثابت ہو تو آئندہ سال حج پر جائی

(۴۴۲) اگر منی میں رات گزارنی اور رمی جمرات کرنی سی روک دیا جائی تو اس سی حج متاثر نہیں ہوگا چنانچہ اس شخص پر مصدود کا حکم جاری نہیں ہوگا لیکن اگر اس کی لیی رمی کی لیی نائب بنانا ممکن ہو تو کسی کو نائب بنائی ورنہ احوط اولی یہ ہی کہ آئندہ سال خود یا نائب کی ذریعی اس کی قضا کری

(۴۴۳) مصدود شخص جو قربانی کری اس میں اس سی فرق نہیں پڑتا کہ قربانی کا جانور اونٹ، گائی یا بکری ہو اگر قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ اس کی بدلی ۱۰ دن روزی رکھی

(۴۴۴) اگر حج کی لیی احرام پہننی والا وقوف مشعر سی پہلی اپنی بیوی سی مجامعت کری تو واجب ہی کہ اپنی حج کو پورا

کری اور دوبارہ بی بجا لائی جیسا کہ محرمات احرام می بیان ہوا ہی پر اگر اس کو حج تمام کرنی سی روکا جائی تو اس پر مصدود کی احکام جاری ہو گی لکین احرام کونی کی لیی قربانی دینی کی علاوہ اس پر

محصور کی احکام

(۴۴۵) محصور وہ شخص ہی کہ جو احرام باندنی کی بعد اعمال حج یا عمرہ کی ادائیگی کی لیی مرض یا کسی اور وجہ سی مقدس مقامات تک پہنچ نہ سکی

(۴۴۶) اگر کوئی شخص عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع می محصور ہو جائی اور احرام کولنا چاہیی تو اس کا فریضہ ہی کہ قربانی یا اس کی

قیمت اپنی ساتھیوں کی ساتھ بھیجی اور ان سی وعدہ لی کہ قربانی کو وقت معین میں مکہ میں انجام دیں گی اور پھر جب وقت معین آ جائی تو یہ شخص جہاں کہیں پر ھی یا تقصیر کری اور احرام کھول دیں لیکن اگر ساتھی نہ ھونی کی وجہ سی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ممکن نہ ھو تو اس کی لیی جائز ھی کہ جہاں ھو وھیں پر قربانی کری اور احرام کھول دی ۔ اگر حج میں محصور ھو جائی تو اس کا حکم وھی ھی جو اوپر بیان ھوا ھی مگر قربانی کو منیٰ میں عید کی دن کرنی کو کھی۔

مذکورہ موارد میں محصور پر بیوی کی علاوہ باقی تمام چیزیں حلال ھو جائیں گی اور بیوی اس وقت تک حلال نہیں ھو گی جب تک حج یا عمرہ میں طواف اور صفا و مروہ کی درمیان سعی انجام نہ دی۔

(۴۴۷) اگر کوئی عمره کی احرام کی بعد بیمار هو جائی اور قربانی کو مکه بهجوا دی اور پهر اس قدر تندرست هو جائی که خود سفر کرنا اور قربانی سی پهلی مکه میں پهنچنا ممکن هو تو اسی چاهیی که خود مکه میں پهنچی اور اگر اس کا فریضه عمره مفرده هو تو عرفه کی دن زوال آفتاب سی پهلی اعمال کو مکمل کر سکتا هو تو کوئی اشکال نهیں هی ورنه ظاهر یه هی که ا س کا حج افراد میں تبدیل هو جائی گا دونوں صورتوں میں اگر قربانی نه بهیجی اور صبر کری یهاں تک که اس کی بیماری کم هو جائی اور یه خود سفر کرنی پر قادر هو جائی تب بهی یهی حکم هی

(۴۴۸) اگر حج کی احکام کی بعد حاجی بیمار هو جائی اور قربانی بهیجنی کی بعد بیماری کم هو جائی اور گمان هو که حج هو جائی گا تو اعمال حج میں شامل هونا واجب هی چنانچه اگر دنوں وقوف یا

صرف وقوف مشعر حاصل هو تو جیسا که بیان هوا اس کا حج هو گیا لهذا اعمال حج اور قربانی انجام دی لیکن اگر کوئی بلی وقوف حاصل نه کر سکی تاهم اس کی پهنچنی سی پهلی اس جانب سی قربانی ادا نه کی گئی هو تو اس کا حج عمره مفرده میں تبدیل هو جائی گا اور اگر اس کی جانب سی قربانی ادا کر دی گئی هو تو یه تقصیر یا حلق انجام دی اور بیوی کی علاوه باقی تمام چیزیں اس پر حلال هو جائیں گی بیوی اس وقت تک حلال نهیں هو گی جب تک حج اور عمره میں طواف اور سعی بجا نه لائی لهذا اگر انهیں انجام دی گا تو عورت بلی حلال هو جائی گی

(۴۴۹) اگر حاجی بیماری یا کسی اور وجه سی طواف و سعی کی لیی نهیں پهنچ سکتا هو تو اس کی لیی نائب بنانا جائز هی اور نائب کی طواف کی بعد نماز طواف خود انجام دی اگر منیٰ

میں جاکر وہاں کی اعمال انجام دینی سی محصور ہو تو رمی اور ذبح کی لیی نائب بنائی اور حلق یا تقصیر انجام دی ممکن ہو تو اپنی بال منیٰ بھیجی ۔ اس کی بعد باقی تمام اعمال انجام دی اور اس کا حج پورا ہو جائی گا۔

(۴۵۰) اگر کوئی محصور ہو جائی اور اپنی قربانی بھجوا دی اور اس سی پہلی کہ قربانی اپنی جگہ پھنچی اس کی سر میں تکلیف ہو تو اس کیلیی سر مونڈنا جائز ہی ۔ لھذا اگر سر مونڈی تو واجب ہی کہ جس جگہ ہو وہیں ایک بکری ذبح کری یا تین دن روزی رکھی یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائی ہر مسکین کو دو مد ہر مد تقریبا ۷۵۰ گرام کھانا دی ۔

(۲۵۱) حج یا عمرہ میں محصور ہونی والا اگر قربانی بھجواکر احرام کھول دی تو اس کا حج یا عمرہ ساقط نہیں ہوگا لھذا حج اسلام

انجام دینی والا اگر محصور هو جائی اور قربانی بھیج کر احرام کھول دی تو اس پر واجب هی که اگر استطاعت باقی هو یا حج اس کی ذمه ثابت هو چکا هو تو اگلی سال حج اسلام بجا لائی۔

(۴۵۲) اگر محصور کی پاس قربانی یا اس کی پیسی نه هو۔ تو وه اس کی بدلی دس روزی رکھی۔

(۴۵۳) اگر محرم کی لیی حج یا عمره کی اعمال کی ادائیگی کی لیی مقدس مقامات تک خود جانا محصور و مصدود هونی کی علاوه کسی اور وجه سی ممکن نه هو تو اگر عمره مفرده کی لیی احرام باندھنا هو تو اس کی لیی جائز هی که وه جس جگه هو وهیں قربانی کری اور بنا پر احتیاط اس کی ساتھ حلق یا تقصیر انجام دی کر احرام کھول دی ۔ اسی طرح جب عمره تمتع کا احرام هو اور حج کو حاصل کرنا بھی ممکن نه هو تو یهی حکم هی ورنه ظاهر یه هی که اس

کا فریضہ حج افراد میں تبدیل ہو جائی گا اگر طواف و سعی کی مقام تک پھنچنا یا منی کی اعمال بجا لانی کیلیی منی جانا ممکن نہ ہو تو اس کا وہی حکم ہی جو مسئلہ ۴۴۹ میں بیان ہو چکا ہی

(۴۵۴) فقہاء کی ایک گروہ کا کہنا ہی کہ حج یا عمرہ کرنی والا جب قربانی ساتھ نہ لائی اور اس نی خدا سی شرط کی ہو کہ اگر اعمال حج مکمل کرنی سی معذور ہو گیا تو احرام کھول دونگا اور پھر کوئی عذر پیش آ جائی مثلا بیماری دشمنی یا کسی اور وجہ سی کعبہ یا وقوف کی جگھوں پر نہ پھچ سکی تو اس شرط کی نتیجہ میں عذر پیش آنی پر، احرام کھول سکتا ہی اور تمام چیزیں اس پر حلال ہو جائیں گی اور احرام کھولنی کی لیی قربانی دینا اور حلق و تقصیر کرنا ضروری ہوگا اسی طرح اگر کوئی محصور ہو جائی تو بیوی کی حلال ہونی کی لیی طواف و سعی واجب نہیں ہیں

یه قول اگر چه وجه سی خالی نهیں ھی مگر احتیاط واجب یه ھی که جب محصور یا مصدود ھو جائی تو جو احکام احرام کںولنی کی لیی بتائی گئی ھیں ان کی رعایت کری اور شرط کی نتیجه محل ھونی پر مذکوره آثار مرتب نه کری ں

یھاں تک واجبات حج کو بیان کیا گیا اب ھم حج کی آداب بیان کریں گیں فقھاء نی حج کی لیی بھت زیاده آداب ذکر کئی ھیں جن کی گنجایش اس مختصر سی کتاب میں نھیں ھی لھذا ھم چند آداب بیان کرنی پر اکتفا کریں گی:

یه جان لینا چاھیی که مذکوره آداب میں سی بعض کا مستحب ھونا قاعده تسامح فی ادلته السنن پر مبنی ھی چنانچه ضروری ھی که انھیں رجاء مطلوبیت کی نیت سی انجام دیا جائی نه که کسی اور نیت

سی، یه شارع مقدس سی وارد هوئی هیں یهی حکم مکروهات میں بںی هی جو آگی بیان کئی جائیں گئی ں

مستحبات احرام

۱ں احرام پهننی سی پهلی بدن کو پاک صاف کرنا، ناخن کاںنا، مونچهںو ں کی تراش خراش کرنا زیر بغل اور زیر ناف بالو ں کو صاف کرنا مستحب هی ں

۲ں جو شخص حج کرنا چاهتا هو وه ابتداء ذیعقده سی اور جو عمره مفرده کرنا چاهتا هی وه ایک مهینه پهلی سی سر اور داںںی کی بال بںںائی ں بعض فقهاء اس کی واجب هونی کی قائل هیں انکا قول اگر چه ضعیف هی مگر احوط هی ں

۳ں احرام کی لیی میقات سی غسل کرنا اور اظهر یه هی که

حائض و نفسا کی لیی ب□ی یه غسل کرنا صحیح هی□ اگر میقات پر پانی نه ملنی کا خوف هو اس سی پهلی غسل کری پ□ر اگر میقات می□ پانی مل جائی تو دوباره غسل کری□ اگر غسل کرنی کی بعد حدث اصغر صادر هو یا ایسی چیز ک□ائی یا پهنی جو محرم پر حرام هو تو دوباره غسل کری جو غسل دن می□ کری گا وه اگلی شب تک کافی هوگا اور جو رات می□ غسل کریگا وه اگلی دن کی آخر تک کافی هی □

۴□ احرام کی دو کپ□ی پهنی □

۵□ دونو□ کپ□ ی سوتی هو□ □

۶□ نماز ظهر کی بعد احرام باند□ی اور اگر نماز ظهر کی بعد نه باند□ سکتا هو تو کسی اور واجب نماز کی بعد باند□ی ورنه دو رکعت نافله نماز پ□□نی کی بعد باند□ی جب که چ□ رکعت افضل

ھی پھلی رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کی بعد سورہ الکافرون پڑھی نماز سی فارغ ھو کر خدا کی حمد و ثناء کری اور رسول اکرم (ص) اور ان کی پاک آل پر درود بھیجی

۷ احرام کی نیت کو زبان سی تلفظ کری اور نیت کی الفاظ تلبیه کی ساتھ ملائی

۸ مرد تلبیه بلند آواز میں کھیں

۹ حالت احرام میں نیند سی بیدار ھو کر ھر نماز کی بعد سوار ھوتی وقت سواری سی اترتی وقت ٹیلی کی اوپر چڑھتی ھوئی یا اترتی ھوئی سوار شخص سی ملاقات کی وقت اور سحر کی وقت تلبیه کو کثرت سی پڑھنا مستحب ھی چاھی محرم مجنب یا حائض ھو عمره تمتع کرنی والا تلبیه کو اس وقت تک

کهتا رهی جب تک اسی پرانی مکه کی گ□ر نظر نه ائی□ اور حج تمتع می□ عرفه کی دن زوال تک تلبیه کهتا رهی جیسا که مسئله ۱۸۶ می□ بیان هو چکا هی □

مکروهات احرام

احرام می□ چند چیزی□ مکروه هی□:

۱□ سیاه کپ□ی سی احرام باند□نا بلکه احوط هی که اسی ترک کری□ چونکه احرام می□ سفید کپ□ا افضل هی □

۲□ زرد رنگ کی بستر اور تکیه پر سونا □

۳□ میلی کپ□ی سی احرام باند□نا تاهم اگر احرام باند□نی کی بعد میلا هو تو بهتر هی که جب تک احرام کی حالت می□ هی اسی نه د□وئی البته احرام بدلنی می□ کوئی حرج نهی□ هی □

۴ منقش یا اس جیسی کپ ی سی احرام باند نا

۵ احرام سی پهلی مهندی لگانا جب که اس کا اثر احرام کی وقت تک باقی رهی

۶ حمام می جانا، اولی بلکه احوط یه هیکه محرم اپنی جسم کو نه ملی اور نه گسی

۷ کسی کی پکارنی کی جواب می لبیک کهنا، بلکه اسی ترک کرنا احوط هی

حرم می داخل هونی کی مستحبات

حرم می داخل هوتی وقت چند چیزی مستحب هی:

۱ حرم پهچ کر سواری سی اترنا اور داخل هونی کی لیی غسل کرنا

۲ حرم میں داخل ہوتی وقت جوتی اتار کر انہیں خضوع و خشوع کی نیت سی ہاتھ میں پکڑنا

حرم میں داخل ہوتی وقت دعا کا پڑھنا:

اللھم انک قلت فی کتابک المنزل تا آخر

۴ حرم میں داخل ہوتی وقت اذخر (خوشبودار گھاس) میں سی کچھ مقدار کا چبانا

مکہ مکرمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہو نی کی آداب

جو شخص مکہ میں داخل ہونا چاھتا ہو اس کی لیی مستحب ھی کہ مکہ میں داخل ہونی سی پھلی غسل کری اور سکون و وقار کی ساتھ داخل ہو مدینی کی راستی سی آنی والی کی لیی

مستحب هی که وہ مکہ کی بالائی سمت سی داخل ہو اور جاتی وقت مکہ کی زیریں سمت والی راستی سی باہر جائی ۔

مستحب هی که مسجد الحرام میں ننگی پیر سکون و وقار اور خشوع کی ساتھ باب بنی شیبه سی داخل هو ۔ اگر چه یه دروازه مسجد کی توسیع هونی کی وجه سی پته نهیں چلتا مگر بعض افراد کا کهنا هی که یه باب السلام کی مقابل هی چنانچه بهتر یه هی که باب السلام سی داخل هو کر یها تک که ستونوں سی گزر جائی ۔

مستحب هی که مسجد کی دروازه پر کهڑی هو کر یه کهی:

السلام علیک ایها النبی ورحمه الله وبرکاته بسم الله و بالله و من الله و ما شاء الله والسلام علی انبیاء الله و رسله والسلام علی رسول الله والسلام علی ابراهیم خلیل الله والحمد الله رب العالمین ۔

نماز طواف کی آداب

نماز طواف میں پہلی رکعت میں سورہ الحمد کی بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کی بعد سورہ کافرون پڑھنا مستحب ہی نماز سی فارغ ہو کر خدا کی حمد و ثناء کری اور محمد صلی الله علیه وآله و سلم و آل محمد علیهم السلام پر درود بھیجی اور خدا سی قبولیت کی دعا کری ۔

امام صادق علیه السلام سی مروی ہی که آپ نی نماز طواف کی بعد سجده کیا اور سجده میں فرمایا:

سجد وجهی لک تعبدا ورقا، لااله الا انت حقا حقا، الاول قبل کل شئی، والاخر بعد کل شئی، و انا ذابین یدیک ناصیتی بیدک، و

اغفرلی انه لا یغفر الذنب العظیم غیرک، فاغفرلی فانی مقر بذنوبی علی نفسی، ولا یدفع الذنب العظیم غیرک

مستحب هی که صفا جانی سی پهلی آب زم زم پیی اور کهی:

اللهم اجعله علما نافعا، و رزقا واسعا، و شفاء من کل داء و سقم

اگر ممکن هو تو نماز طواف کی بعد آب زم زم کی کنوی کی طرف آئی اور اس سی ایک یا دو ول آب زم زم لی اور اس می سی کچ پانی پی کر باقی اپنی سر کمر اور پی پر الی اور یه دعا پ ی:

اللهم اجعله علما نافعا، و رزقا واسعا، و شفا من کل داء و سقم

پر حجر اسود کی طرف آئی اور وها سی صفا کی طرف روانه هو جائی

سعی کی آداب

مستحب ھی کہ سکون اور وقار کی ساتھ حجر اسود کی مقابل دروازی سی صفا کی طرف جائی اور جب صفا پر چڑھی تو کعبہ کی طرف دیکھی اور اس رکن کی طرف متوجہ ھو جس میں حجر اسود ھی اور اللہ کی حمد ثناء کری اور اس کی نعمتوں کو یاد کری پھر سات مرتبہ اللہ اکبر سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کھی اور پھر تین مرتبہ کھی:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، یحیی و یمیت، و ھو علی کل شئی قدیر ۔

پھر محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور آل محمد علیھم السلام پر درود بھیجی اور پھر تین مرتبہ کھی:

الله اکبر الحمد لله علی ما ھدانا، والحمد لله علی ما اولانا، والحمد لله الحی القیوم، والحمد لله الحی الدائم ۔

پھر تین مرتبه کهی:

اشھد ان لا اله الا الله و اشھد ان محمدا عبده و رسوله، لا نعبد الا ایاه، مخلصین له الدین و لو کره المشرکین ۔

پھر تین مرتبه کهی:

اللھم انی اسئلک العفو و العافیه والیقین فی الدینا و الاخره

پھر تین مرتبه کهی:

اللھم آتنا فی الدنیا حسنه و فی الاخره حسنه وقنا عذاب النار

پھر سو مرتبه الله اکبر سو مرتبه لااله الا الله سو مرتبه الحمد لله اور سو مرتبه سبحان الله کھی اور پھر یه دعا پھی:

لا اله الا الله و حده وحده، انجز وعده، و نصر عبده، و غلب الاحزاب

وحده فله الملک، و له الحمد، وحده وحده، اللّٰم بارک لی فی الموت و فیما بعد الموت، اللّٰم انی اعوذبک من ظلمه القبر و وحشته، اللّٰم اظلنی فی ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک ۔

پ ر تکرار کی سات اپنی دین، اپنی آپ کو اور اپنی گ ر والو کو اللہ کی سپرد کری اور کھی:

استودع اللہ الرحمن الرحیم الذی لا تضیع و دائعه دینی و نفسی و اللی، اللّٰم استعملی علی کتابک و سنه نبیک، و توافنی علی مله و اعذنی من الفتنه ۔

پ ر تین مرتبه اللہ اکبر کهه کر اسی دوباره دو مرتبه پ ی اور پ ر ایک مرتبه تکبیر کهه کر پ ر اسی دوباره پ ی اور اگر یه پورا ممکن نه هو تو جتنا ممکن هو اتنا پ ی امیرالمومنین علیه السلام سی مروی هی که جب آپ صفا پر چ تی ت ی تو کعبه رخ هو کر هات بلند کرکی یه دعا

پ□□تی ت□ی:

الل□م اغفرلی کل ذنب اذنبته قط، فان عـدت فعد علی بالمغفره، فانک انت الغفور الرحیم، الل□م افعل بی ما انت اهله، فانک ان تفعـل بی مـا انـت اهله ترحمنی، وان تعـذبنی فـانت غنی عن عـذابی، و انـا محتـاج الی رحمتـک فیـا من انـا محتـاج الی رحمته ارحمنی، الل□م لاـ تفعـل بی مـا ا□له، فانـک ان تفعـل بی مـا انـا ا□له تعـذبنی و لن تظلمنی، اصـبحت اتقی عـدلک ولاـ اخاف جورک، فیما □و عل لا یجور ارحمنی □

چ□□ی امام علیه السلام سی مروی هی که آپ نی فرمایا:

اگر تم چا□تی هو که تم□ارا مال زیاده هو تو صـفا پر زیاده □□رو مسـتحب هی که سعی سکون اور وقار کی سات□ کی جائی یها□ تک که پهلی مناره کی مقام تک پهنچی اور وها□ سی دوسری مناره کی طرف

□روله یعنی تیز تیز چلی لیکن عورتو□ کی لی □روله مستحب نهی□ هی وهـا□ سی سکون اور وقار سی چلتی هوئی مروه پر چ□□ی اور اوپر پهچ کر وهی اعمال انجام دی جو صفا پر انجام دئی ت□ی اور اسی طرح مروه سی صفا واپس لو□ی اگر سوار هو کر سعی کر رهـا هو تو دونو□ منـارو□ کی درمیـان سواری کو ت□و□ا تیز کری اور منـاسب هی که گریه طاری کرنی کی کوشش کری اور بارگاه الهی می□ گ□ گ□ا کر کثرت سی دعا کری □

احرام سی وقوف عرفات تک کی آداب

جب حج کی لئی احرام باندھ کر مکه سی باهر نکلی تو راسی میں آواز بلند کئی بغیر تلبیه کهی ابطح پر پهچ کر آواز کو بلند کری اور منی کی طرف متوجه هو کر یه کهی:

اللّٰهم ایاک ارجو، ایاک ادعو، فبلغنی املی، و اصلح لی عملی ۔

پھر سکون و وقار سی ذکر خدا کرتی هوئی منی جائی اور منی پهچ کر یه دعا پڑهی:

الحمد الله الذی اقد منیٰنا صالحا فی عافیه و بلغنی هٰذا المکان ۔

پھر یه دعا پڑهی

اللّٰهم و هٰذه منی، و هی مما مننت به علی اولیائک من المناسک، فاسئلک علی محمد آل محمد، و ان تمن علی فیٰنا بما مننت علی

اولیائک و اهل طاعتک، و انما انا عبدک و فی قبضتک

حاجی کی لئی مستحب هی که شب عرفه الله کو اطاعت گزاری کرتی هوئی منی میں گزاری افضل یه هی که عبادت میں مشغول رهی خصوصا مسجد خیف میں نماز پڑهنی کی بعد طلوع شمس تک تعقیبات پڑهی اور پھر عرفات طرف جائی طلوع آفتاب سی پهلی چلی منی سی نکلنی میں کوئی حرج نهیں هی جب عرفات کی طرف متوجه هو تو یه دعا پڑهی:

اللهم الیک صمدت، و ایاک اعتمدت، و وجهک اردت، فاسئلک ان تبارک لی فی رحلتی، و ان تقضی لی حاجتی، وان تجعلنی ممن تباهی به الیوم من هو افضل منی

پھر عرفات پهنچنی تک تلبیه کهی

ص: ۳۵۶

وقوف عرفات کی آداب

وقوف عرفات کی مستحبات بهت سی هی جن می سی چند بیان کیی جا رهی هی:

۱ حالت وقوف می با طهارت هونا

۲ زوال کی وقت غسل کرنا

۳ دعا اور الله کی طرف متوجه هونی کی لیی اپنی کو هر چیز سی فارغ کر دینا

۴ پها کی دامن می الی هات کی طرف وقوف کرنا

۵ نماز ظهر و عصر کو ایک اذان اور دو اقامت کی سات جمع کر کی پنا

۶ جتنا ممکن هو منقول دعاؤ کو پنا، اهم منقول دعائی

افضل هی ۔ منقول دعاؤں میں سی ایک دعا، عرفہ کی دن امام حسین علیہ السلام کی دعا ہی۔ اس دعا کی باری میں روایت ہی کہ بشر و بشیر جو غالب اسدی کی فرزند تھی کہتی ہیں کہ عرفات میں جب عصر کا وقت ہوا ہم امام حسین علیہ السلام کی قریب تھی امام حسین علیہ السلام اہل بیت کی جوانوں اور ماننی والوں کی ساتھ حالت خشوع و خضوع اور سکون کی ساتھ اپنی خیمہ سی باہر تشریف لائی اور پہاں کی دائیں جانب رو بقبلہ کھڑی ہو کر اپنی ہاتھ کو چہرہ مبارک کی برابر تک اس طرح بلند کیا جیسی کوئی مسکین کھانا مانگ رہا ہو اور پھر اس دعا کو پڑھا ۔

وقوف مزدلفه کی آداب

یه بهت زیاده هی هم ان می سی چند بیان کری گی:

۱ عرفات سی سکون اور وقار کی سات استغفار کرتی هوئی روانه هو اور سیدی هات کی طرف سرخ یلی کی قریب پهچ کر یه دعا پ یی:

اللم ارحم مرقفی و زد فی عملی و سلم لی دینی و تقبل مناسکی

۲ معتدل رفتار کی سات چلنا

۳ نماز مغرب و عشاء کو مزدلفه می ایک اذان اور اقامت کی سات پنا چاهی ایک تهائی رات گزر جائی

۴ راستی کی دائی طرف وادی کی درمیان پهچ کر مشعر کی قریب سواری سی اتر جائی اور پهلی مرتبه حج کرنی والی کی

لیی مستحب هی که مشعر الحرام کی زمین پر پیر رکھی

۵ رات عبادت اور منقوله و غیر منقوله دعاؤ میں گزاری، منقوله دعاؤ میں سی ایک دعا یه هی:

اللھم ھذہ جمع، اللھم انی اسئلک ان تجمع لی فیھا جوامع الخیر، اللھم لا تویسنی من الخیر الذی سئلتک ان تجمعه لی فی قلبی و اطلب الیک ان تعرفنی ما عرفت اولیایک فی منزلی ھذا، و ان تقینی جوامع الشر

۶ صبح تک طهارت میں رهی پھر نماز فجر ادا کرکی خدا کی حمد و ثنا کری اس کی نعمتوں کو اور محبتوں کو یاد کری اور نبی کریم پر درود بھیجی اور یه دعا پڑھی:

اللھم رب المشعر الحرام فک رقبتی من النار و اوسع علی من رزقک الحلال و دراعنی شر فسقه الجن والانس، اللھم انت خیر

مطلوب الیه و خیر مـدعو و خیر مسئول و لکل وافـد جائزآه فاجعل جائزت فی موطنمی ـذا ان تقلیلنی عثرتی و تقبل معذرتی وان تجاثز عن خطیئتی، ثم الجعل التقوی من الدنا زادی

۷ مزدلفه سی رمی کی لیی سات کنکر ا ائی

۸ جب وادی محسر سی گزرنی لگی تو سو قدم تیز تیز چلی اور یه دعا پ ی:

الل م سلم لی ع دی و اقبل توبتی و اجب دعوتی و اخلفنی بخیر ممن ترکت بعدی

رمی جمرات کی مستحاب

رمی جمرات می چند چیز مستحب هی:

۱ کنکر مارتی وقت با طهارت هونا

۲۔ جب کنکر ہاتھ میں پکڑی تو یہ دعا پڑھی:

اللھم ھذہ حصیاتی فاحصھن الی وارفعھن فی عملی

۳۔ ہر کنکر پھینکتی وقت یہ دعا پڑھی:

اللہ اکبر، اللھم ادحر عنی الشیطان، اللھم تصدیقا بکتابک و علی سنہ نبیک، اللھم اجعلہ حجا مبرور و عملا مقبولا و سیعا مشکورا و ذنبا مغفورا

۴۔ کنکر مارنی والا جمرہ عقبہ سی دس یا پندرہ ہاتھ کی فاصلی پر کھڑا ہو ۔

۵۔ جمرہ عقبہ کو سامنی اور پشت بہ قبلہ کھڑی ہو کر کنکر مارنا جب کہ جمرہ اولی و وسطی کو قبلہ رخ ہوکر کنکر مارنا ۔

۶۔ کنکر کو انگوٹھی پر رکھ کر انگشت شہادت کی ناخن سی پھینکنا ۔

۷۔ منی میں اپنی خیمہ میں واپس آکر یہ دعا پڑھنا:

اللھم بک وثقت و علیک توکلت فنعم الرب و نعم المولی و نعم النصیر

قربانی کی آداب

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں ۔

۱۔ قربانی کی لیی اونٹ یا گائی ورنہ نر دنبہ ہونا چاھیی۔

۲۔ جانور موٹا ہونا چاھیی۔

۳۔ ذبح یا نحر کرتی وقت یہ دعا پڑھی:

وجہت وجہی للذی فطر السماوات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین، ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا

شریک له و بذالک امرت و انا من المسلمین، اللّٰم منک و لک بسم الله والله اکبر، اللّٰم تقبل منی ۔

۴۔ ذبح خود کری اور اگر یه ممکن نه تو چھری پر هاتھ رکھی اور ذبح کرنی والا اس کا هاتھ پکھ کر ذبح کری ورنه ذبح کرتی هوئی دیکھی اور اگر اپنا هاتھ ذبح کرنی والی کی هاتھ پر رکھی تو کوئی حرج نهیں هی ۔

حلق سر مونڈوانی کی مستحبات

حلق میں درج ذیل مستحبات هیں:

۱۔ سر کو دائیں طرف سی منڈوانا شروع کری اور حلق کی وقت یه دعا پڑھی:

اللّٰم اعطنی بکل شعره نورا یوم القیامه

۲ منی میں اپنی خیمه میں اپنی بال دفن کری

۳ حلق کی بعد دا ں ی اور مونچھو ں کی تراش خراش کری اور اپنی ناخن کا ں ی

حج کی طواف اور سعی کی آداب

عمره کی طواف، نماز طواف اور سعی کی، جو آداب بیان هوئی وهی آداب حج کی طواف، نماز طواف اور سعی کی بں ی هیں عید کی دن طواف کرنا مستحب هی جب مسجد کی دروازی پر کں ا هو تو یه دعا پں ی:

اللّٰم اعنی علی نسککٰک و سلمنی له و سلمه لی، اسئلک مساله العلیل

ص: ۳۶۵

الـذلیل المعـترف بـذنبه، ان تغفر لی ذنوبی و ان ترجعنی بحجتی، اللّٰـم انی عبـدک والبلـد بلـدک، والبیت بیتـک، جئت اطلب رحمتک واوم طاعتک متبعا لامرک راضـیا بقدر، اسـئلک مساله المضـطر الیک، المطیع لامر ک المشـفق من عذابک، الخائف لعقوبتک، ان تبلغنی عفوک و تجیرنی من النار برحمتک ۔

پ۔ر حجر اسود کی پـاس آئی اور اسـی مس کرکی هـاتۃ کو بوسا دی اور اگر یه بۃی ممکن نه هو تو حجر اسود کی سامنی کۃۃا هو کر تکبیر کهی اور وه دعـا پۃۃی جو مکه آنی کی بعـد طواف کی وقت پۃۃی تۃی جس کـا بیان، مکه مکرمه اور مسجد الحرام کی داخل هو نی کی آداب، میۃ هو چکا هی ۔

ایام منیٰ کی آداب

ایام تشریق میں منیٰ میں قیام کرنا اور وہاں سے باہر نہ جانا مستحب ہی حتی کہ مستحب طواف کی لیی بھی باہر نہ جایا جائی، منی میں پندرہ نمازوں کی بعد تکبیر کہنا مستحب ہی اور پندرہ نمازوں میں پہلی نماز عید کی دن ظہر کی نماز ہی ہے باقی مہینوں میں دس نمازوں کی بعد تکبیر مستحب ہی ہے بھتر ہی کہ تکبیر اس طرح سے کہی جائی اللہ اکبر اللہ اکبر لااله الا الله و الله اکبر ولله الحمد الله اکبر علی ما ھدانا الله اکبر علی ما رزقنا من بھیمۃ الانام والحمد لله علی ما ابلانا ہے

مستحب ہی کہ فریضہ و نافلہ نمازوں کو مسجد خیف میں پڑھی ابو حمزہ ثمالی نی پانچویں امام علیه السلام سی روایت نقل کی ہی کہ

آپ نی فرمایا که جس نی منی سی باهر جانی سی پهلی مسجد خیف می سو رکعت نماز پ□□ی اسی ستر سال کی عبادت کا ثواب ملی گـا اور جو وهـا□ سو مرتبه سبحان الله کهی گا تو اس کی لیی ایک غلام آزاد کرنی کا ثواب لک□ا جائی گا□ جو سو مرتبه لاـاله الاـ الله کهی گا تو اس کا ثواب ایسا هی که جیسـی کسـی کو موت سـی نجات دینی کا ثواب هی اور جو سـو مرتبه الحمد الله کهی گا اس کو عراقین کی خراج جتنا مال راه خدا می□ صدقه کرنی کی برابر ثواب ملی گا □

مکه معظمه کی آداب

مکه می□ درج ذیل چند چیزی□ مستحب هی□:

۱□ کثرت سی ذکر خدا کرنا اور قرآن پ□□نا

۲□ مکه می□ ایک قرآن ختم کرنا

۳ آب زم زم پی کر یہ پ نا چاهیی:

اللم اجعله علما نافعا و رزقا واسعا و شفاء من کل داء سقم

پر یہ دعا پ ی:

بسم الله و بالله والشکر لله

۴ کثرت سی کعبه کو دیک نا

۵ کعبه کی دس طواف کرنا، تین ابتداء شب می، تین آخر شب می، دو فجر کی بعد اور دو ظهر کی بعد

۶ مکه می قیام کی دوران ۳۶۰ طواف کرنا اور اگر یه ممکن نه تو ۵۲ طواف کرنا اور اگر یه بی ممکن نه هو تو جتنی طواف ممکن هو اتنی طواف کری

پهلی مرتبه حج کرنی والی کی لیی کعبه می داخل هونا مستحب هی که داخل هونی سی پهلی غسل کری اور داخل هوتی

وقت یه دعا پ□□ی:

الل□م انک قلت و من دخله کان آمنا، فآمنی من عذاب النار

اس کی بعد دنو□ ستونو□ کی درمیان سرخ پ□تر پر دو رکعت نماز پر□ی پهلی رکعت مي□ فاتحه کی بعد سوره حم سجده اور دوسری رکعت مي□ سوره حمد کی بعد پوری قرآن سی کوئی ب□ی ۵۵ آیات پ□□ی □

۸□ کعبه کی چارو□ کونو□ مي□ نماز پ□□ی اور نماز کی بعد کهی:

الل□م من تهیا او تعبا او اعد او استعد لوفاده الی □□□□□□□□الخ

مستحب هی که کعبه سی نکلتی وقت تین مرتبه تکبیر کی بعد کهی:

الل□م لا تج□د بلائنا، ربنا ولا تشمت بنا اعدآئنا، فانک انت الضآر النافع

پ□ر باهر آئی اور کعبه رخ هو کر سی□□یو□ کو اپنی بائی□ جانب قرار دی کر سی□□یو□ کی نزدیک دو رکعت نماز پ□□ی□

طواف وداع

جو شخص مکه سی رخصت هونا چاهی اس کیلی مستحب هی که وه طواف وداع بجا لائی اور هر چکر می□ ممکن هو تو حجر اسود اور رکن یمانی کو مس کری اور جب مستجار تک پهنچی تو جو مستحبات صفحه ۳۳۵ پر بیان هو چکی هی□، انهی□ بجا لائی اور خدا سی دعا کری پ□ر حجر اسود کو مس کری اور اپنی شکم کو خانه کعبه سی ملا دی اور اپنا ایک هات□ حجر اسود پر اور دوسرا هات□ دروازی کی طرف رک□ی پ□ر خدا کی حمد و ثنا بجا لائی اور پیغمبر اور ان کی

آل پر درود بھیجی اور کہی:

اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک و نبیک و امینک و حبیبک و نجیک و خیرتک من خلقک، اللھم کما بلغ رسالاتک و جاھد فی سبیلک و صدع بامرک و اوذی فی جنبک و عبدک حتی اتاہ الیقین، اللھم اقلبنی مفلحا منجحا مستجابا لی فافضل ما یرجع بہ احد من وفدک من المغفرہ والبرکہ والرحمہ والرضوان والعافیہ ۔

اور مستحب ھی کہ باب الحناطین سی نکلی جو رکن شامی کی سامنی ھی اور خدا سی دوبارہ آنی کی توفیق طلب کری اور مستحب ھی کہ نکلتی وقت ایک درھم کی کھجور خرید کر فقراء کو صدقہ دی۔

کے بارے میں مرکز

بسم الله الرحمن الرحیم والحمد الله رب العالمین

کوثر وجود زهرائ مرضیه سلام الله علیها کی بارگاه میں پیش ہے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ سوره زمر/ ۹

تعارف:

تعارف:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان، ۲۰۰۷ سے حضرت آیت الله حاج سید حسن فقیه امامی (قدس سره الشریف)، کے زیر نگرانی ، یونیورسٹی اور حوزه علمیه کے علماء اور ماہرین و مفکرین کی مخلصانه اور روزانه کی انتھک کوششوں کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور علمی شعبوں میں اپنی سرگرمیاں شروع کی ہیں

منشور:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان نے اسلامی علوم کے میدان میں محققین ومفکرین کو کتابوں تک تیز رفتار طریقے سے پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے،اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اس میدان میں کام کرنے والے سرگرم ادارے اور مراکزبکھرے ہوئے اور جدا جدا ہیں جن تک رسائی بڑی ناممکن لگتی ہے اس لئے صرف اور صرف علمی فائدے کو مدّنظر رکھتے ہوئے اور ہر طرح کے ذاتی تعصب ،سماجی نقطے اختلاف ،قومی اور قبائلی اختلاف کو پَرے جھٹکتے ہوئےایک پروجیکٹ کا آغاز اس بنیاد پرقائم کیا کہ : »شیعے مراکز اور ادارے کی تخلیق کرے اور شائع کرده تمام کتابوں اور انکےکاموں کو نظم وضبط اور ترتیب وتنظیم دیتے ہوئے انہیں یکجا کردیے « تاکہ اس کوشش کے ذریعے ماہرین اور محققین کے پاس کتابوں اور تحقیقی مقالات کا انبار ہواور انکی جیب میں دنیا جہاں کا کتابخانے موجود ہو تاکہ وہ ہردم اس سے فائدے اٹھا سکیں، تعلیم یافتے نسل اور تمام طبقات کے لئے مفید مواد مختلف زبانوں اور مختلف فارمیٹس میں تیار کرنا اور اسے سائبر اسپیس میں مفت منتشر کرنا اور دلچسپی رکھنے والوں تک پیغام اہلبیت علیہم السلام پہنچانا ہمارا مقصد ہے

ہمارے مقاصد:

اسلامی ثقافت اور معارف ناب ثقلین کا فروغ اور ترویج و توسیع (کتاب الله و اهل البیت علیهم السلام)

لوگوں ،اور خاص طور پر نوجوانوں کی عام حوصلہ افزائی تاکہ وہ مذہبی مسائل زیادہ قریب سے سمجھ سکیں

موبائل، ٹیبلٹ اور کمپیوٹرز میں بیکار اور بے ہودہ مواد کے بجائے مفید مواد کو پہنانا ہے

مدرسے اور یونیورسٹی کےمحققین و مفکرین کے لئے خدمات فراہم کرنا

لوگوں میں مطالعے کی عمومی ثقافت کو عام کرنا

اپنی اشاعتوں کو ڈیجیٹل بنانے کے لئے پبلشروں اور مصنفین کو ترغیب دلانا

پالیسی:

قانونی لائسنس اور اجازت ک مطابق کام کرنا

م فکر اور م سو مراکز ک ساتھ تعلقات و مواصلات

متوازی اور تکراری کام س بچنا

صرف علمی مواد فراہم کرنا

اشاعت ک ذرائع کا ذکر

ظاہر ہ ک تمام کتابو میں مندرج چیزو کی ذمہ داری مصنف پر ہ

ہ

انسانی ٹیمو کی دیگر سرگرمیاں:

کتابیں، کتابچے اور دیگر ایڈیشن کی اشاعت

کتاب پڑھنے ک مقابلو کا انعقاد

مجازی نمائشو کانعقاد: تاریخی، مذہبی جگہو میں پنورما، سیاحت اور ...

اینیمیشن کی تخلیق ،کمپیوٹر کھیل وغیرہ

اس ایڈریس ک ساتھ ویب سائٹ شروع کرنا: www.ghaemiyeh.com

ڈرامائی پروڈکشن، لیکچرز اور ...

مذہبی، اخلاقی اور نظریاتی و عقائدی سوالات ک جواب دینے ک نظام کی شروعات اور حمایت

اکاؤنٹنگ سسٹم، میڈیا بنانے والا، موبائل میکر، بلوتوت خودکار اور دستی نظام، ویب کیوسک، ایس ایم ایس اور ...کی نظام سازی

عوام ک لئے مجازی تعلیمی نصاب اور ٹریننگ کورسز (مجازی)

ٹیچر ٹریننگ کورسز(مجازی)

۱. کمپیوٹرز ،ٹیبلٹ اور موبائل ک لئے گلوبل فارمیٹس میں مختلف قسم ک ریسرچ سافٹ ویئر کی تولید و تخلیق : JAVA

۲. ANDROID

۳. EPUB

۴. CHM

۵. PDF

۶. HTML

۷. CHM

۸. GHB

۱. چار عدد مارک کتاب قائمیہ ک نام س ،ورژن: ANDROID

۲. IOS

۳. WINDOWS PHONE

۴. WINDOWS

تین زبانو فارسی، عربی اور انگریزی میں انسٹی ٹیوٹ کی ویب سائٹ پر مفت میں دستیاب ہیں

اختتامی کلمات:

ہم ہر اس ادارہ، مرکز، مراجع معظم تقلید کے دفاتر، تنظیموں، ناشرین، مصنفین اور تمام معزز بزرگوں اور دوستوں جنہوں نے ہمیں اس مقصد تک پہنچنے میں ہماری مدد کی یا اپنے ہمارا کو ہمارا اختیار میں قرار دیا شکر گذار ہیں

مرکزی دفتر کا پتہ:

اصفہان –خیابان عبدالرزاق - بازارچه حاج محمد جعفر آباده ای - کوچه شهید محمد حسن توکلی -پلاک ۱۲۹- طبقه اول

ویب سائٹ: www.ghaemiyeh.com

ای میل: Info@ghbook.ir

مرکزی دفتر ٹیلی فون: ۰۰۹۸۳۱۳۴۴۹۰۱۲۵

تہران ٹیلی فون: ۸۸۳۱۸۷۲۲ ۰۲۱

تجارت اور فروخت: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

صارفین کے معاملات: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

مرکز تحقیقات رایانه‌ای
قائمیه
اصفهان
www
برای داشتن کتابخانه های‌تخصصی
دیگر به سایت این مرکز به نشانی
www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.ir
مراجعه و برای سفارش با ما تماس بگیرید.
۰۹۱۳ ۲۰۰۰ ۱۰۹